مداح حسنِ خُلق احباب ہی نہیں

اغیار بھی ہیں مانتے

عظمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی



گُل چُنید

حافظ محمد زمان
چشتی سیالوی


مسلم غیر مسلم سب اُن کے گیت گاتے ہیں
فرشِ زمین پر عرشِ بریں پر چرچا کملی والے کا
بسم اللہ الرحمن الرحیم

افضل الذكر





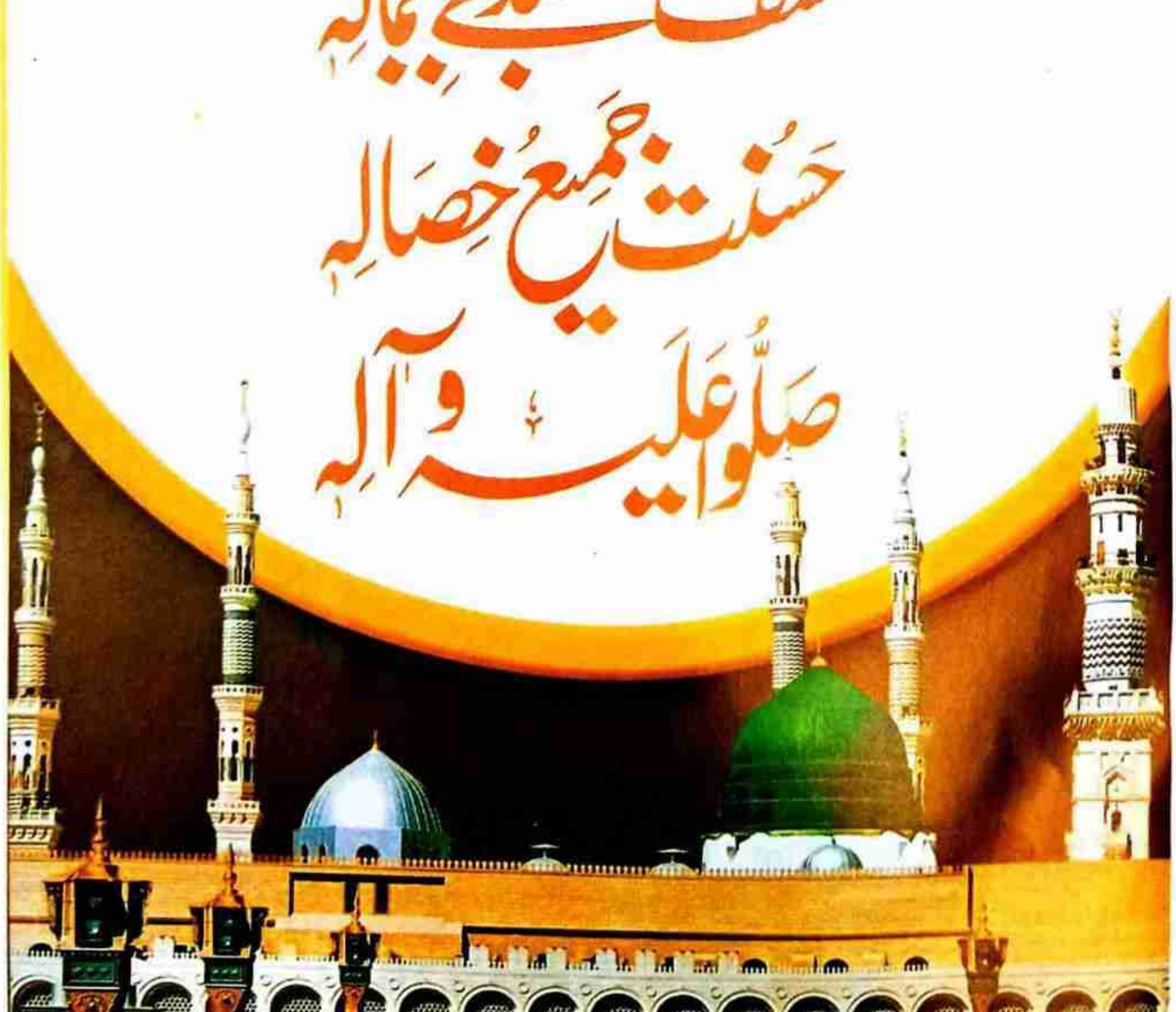
وَاَحسَنُ مِنکَ لَم تَرَ قَطُّ عَینِی

وَاَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقتَ مُبَرَّءً مِّن کُلِّ عَیبٍ

کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَآءُ

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اے پناہِ جہاں سلامُ علیک
تکیۂ بیکساں سلامُ علیک

منزلِ تو مقامِ اَوْ اَدْنیٰ
گردِ راہ کہکشاں سلامُ علیک

اے نسیمِ سحر زمورِ حقیر
با سُلیماں رساں سلامُ علیک

من فتادہ بخاکِ کوئے تو ام
خُذ یدی اے جواں سلامُ علیک

لُطف فرما کہ ما شکستہ تریم
لُطف شایانِ شاں سلامُ علیک

بر ہمہ آلِ پاک و اصحابش
فخر ہر دم بخواں سلامُ علیک

ارمغانِ عقیدت از حضرت صاحبزادہ غلام فخر الدین مدظلہ العالی

سیال شریف

نعت شریف

از حضرت خواجہ قمر الملت والدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

آں جُملہ رسل ہادئ برحق کہ گزشتند
برفضلِ تو اے ختمِ رسل دادہ گواہی

دَر خَلق و دَر خُلق توئی نیّرِ اعظم
لاتُدرک اوصافک لَم تُدرِکماہی

یا احسنُ یا اجملُ یا اکملُ اکرم
واللہُ باخلاقک فی الملأ یُباہی

تو باعث تکوین معاشی و معادی
اے عبدالہ ہست مسلّم تبو شاہی

عالم بہوادا ریت از ہوش برفتہ
آہو شُدہ دریمّ و بصحرا شدہ ماہی

زآفاق پریدی و زافلاک گزشتی
درجاتک فی السدرۃ غیر المتناہی

اُمید بکرمت کہ مکارم شیم تست
مَن کیستم و چیست معاصی و تباہی

آئس نیم از فضل تو اے روحِ خداوند
نظرے کہ ربا ید ز قمر رنج و سیاہی

انتساب

بصد ادب و احترام

اس لئے کہ

باب جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے
فخر کہتے ہوئے جبریل کو یوں پایا گیا

اپنی پلکوں سے در یار پہ دستک دینا
اونچی آواز ہوئی عمر کا سرمایا گیا

سب حسینوں سے حسیں کے نام

وہ نبیوں میں نبی ایسے کہ امام الانبیاء ٹھہرے
وہ حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

الاهداء

سلطان العارفین امام العاشقین شیخ الکاملین
سید السالکین شیخ الاسلام و المسلمین
قمر الملة و الدین قاسم فیضان نبوت

حضرت خواجہ حافظ **محمد قمرالدین** سیالوی نور اللہ مرقدہ
کے حضور
جن کی نگاہ فیض سے ناقص کامل اور کامل رہنما بن گئے

کعبۃ العشاق ماند ایں مقام
ہر کہ ناقص آمد ایں جا شد تمام

یہ عاشقوں کا کعبہ ہے یہاں جو ناقص بھی آیا کامل بنا جن کے در کا میں ادنیٰ سے ادنیٰ گدا ہوں

نازم بچشم خود کہ جمال او دیدہ است
افتم بپائے خود کہ بکوئے او رسیدہ است
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

امیدوار شفاعت محبوب کریم ﷺ
خاکپائے پیر سیال لجپال
حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

نذر عقیدت

اسیران زلف

عاشقوں صادقوں

کے

نام

جن کے بارے میں

غوث قطب تے ارے اریرے
عاشق جان اگیرے ہو
جس منزل تے عاشق پہنچے
غوث نہ پاندے پھیرے ہو
لکھ نگاہ جے عالم دیکھے کدی نہ کنڈی چاہڑے ہو
اک نگاہ جے عاشق دیکھے لکھاں پار اتارے ہو

رُوحِ کتاب

اے دوست بیا زُود بہ خُمخانۂ رُومیؒ

خواہی کہ دِلت پُر شود از مخزنِ اسرار

اے دوست بہت جلد حضرت رُومی کی مجلسِ عرفان میں آجا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل اسرارِ الٰہی کا مخزن بنجائے

اے دوست بیا زُود بہ خُمخانۂ سَعدیؒ

خواہی ز دِلت محو شود ایں ہمہ افکار

اے دوست بہت جلد حضرت سعدیؒ کی مجلسِ تلقین میں آجا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے دل سے تمامی تفکرات مٹ جائیں

اے دوست بیا زُود بہ خُمخانۂ حافِظؒ

از عشق و محبّت اگرت ہست سروکار

اے دوست بہت جلد حضرت حافظؒ شیرازی کے میخانۂ عشق میں آجا۔ اگر تیرے دل کو عشق و محبت سے کچھ لگاؤ ہے

اے دوست بیا زُود بہ خُمخانۂ جامیؒ

از حُبِّ نبی ﷺ گر طلبی سینہ سرشار

اے دوست بہت جلد حضرت جامیؒ کی محفلِ حبِّ نبی میں آجا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل عشقِ رسول ﷺ سے پُر ہو جائے

شمع رسالت

تو شمع رسالت ہے عالم ترا پروانہ   تو ماہ نبوت ہے اے جلوۂ جانانہ
جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے   ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ
دل اپنا چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے   کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ
سرشار مجھے کردے اک جام لبالب سے   تا حشر رہے ساقی آباد یہ مے خانہ
تم آئے چھٹی بازی رونق ہوئی پھر تازی   کعبہ ہوا پھر کعبہ کر ڈالا تھا بت خانہ
مست مے الفت ہے مدہوش محبت ہے   فرزانہ ہے دیوانہ دیوانہ ہے فرزانہ
میں شاہ نشیں ٹوٹے دل کو نہ کہوں کیسے   ہے ٹوٹا ہوا دل ہی مولیٰ ترا کاشانہ
کیوں زلف معنبر سے کوچے نہ مہک اٹھیں   ہے پنجۂ قدرت جب زلفوں کا تری شانہ
اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری   ہے زہر معاصی کا طیبہ ہی شفا خانہ
ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری   بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ
پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا   پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ
ہر آرزو بر آئے سب حسرتیں پوری ہوں   وہ کان ذرا دھر کر سن لیں مرا افسانہ
سنگ در جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی   سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ
گر پڑ کے یہاں پہنچا مر مر کے اسے پایا   چھوٹے نہ الٰہی اب سنگ در جانانہ

سنگ در جاناں ہے ٹھوکر نہ لگے اس کو   لے ہوش پکڑ اب تو اے لغزش مستانہ

وہ کہتے نہ کہتے کچھ وہ کرتے نہ کرتے کچھ   اے کاش وہ سن لیتے مجھ سے مرا افسانہ

اے مفلسو! نادارو! جنت کے خریدارو!   کچھ لائے ہو بیعانہ کیا دیتے ہو بیعانہ

کچھ نیک عمل بھی ہیں یا یوں ہی امل ہی ہے   دنیا کی بھی ہر شے کا تم لیتے ہو بیعانہ

کچھ اس سے نہیں مطلب ہے دوست کہ دشمن ہے   ان کو تو کرم کرنا اپنا ہو کہ بیگانہ

حب صنم دنیا سے پاک کر اپنا دل   اللہ کے گھر کو بھی ظالم کیا بت خانہ

تھے پاؤں میں بے خود کے چھالے تو چلا سر سے   ہشیار ہے دیوانہ ہشیار ہے دیوانہ

آنکھوں میں مری تو آ اور دل میں مرے بس جا   دل شاد مجھے فرما اے جلوۂ جانانہ

آباد اسے فرما ویراں ہے دل نوریؔ   جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

سرکار کے جلووں سے روشن ہے دل نوریؔ
تا حشر رہے روشن نوریؔ کا یہ کاشانہ

ختم الانبیاء تم ہو

کوئی کیا جانے جوتم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو
خدا تو کہہ نہیں سکتے مگر شان خدا تم

نبیوں میں ہو تم ایسے نبی الانبیاء تم ہو
حسینوں میں تم ایسے ہو کہ محبوب خدا تم ہو

تمہارا حسن ایسا ہے کہ محبوب خدا تم ہو
مہ کامل کرے کسب ضیاء وہ مہ لقا تم ہو

علو مرتبت پیارے تمہارا سب پہ روشن ہے
مکین لامکاں تم ہو شہ عرش علا تم ہو

تمہاری حمد فرمائی خدا نے اپنے قرآں میں
محمد اور محمد ، مصطفٰے و مجتبٰی تم ہو

جو سب سے پچھلا ہو پھر اس کا پچھلا ہو نہیں سکتا
کہ وہ پچھلا نہیں اگلا ہوا اس سے ورا تم ہو

تمہیں سے فتح فرمائی تمہیں پر ختم فرمائی
رسل کی ابتدا تم ہو نبی کی انتہا تم ہو

خدا نے ذات کا اپنی تمہیں مظہر بنایا ہے
جو حق کو دیکھنا چاہیں تو اس کے آئینہ تم ہو

تمہیں باطن تمہیں ظاہر تمہیں اول تمہیں آخر
نہاں بھی ہو عیاں بھی مبتدا و منتہا تم ہو

منور کردیا ہے آپ کے جلوؤں نے عالم کو
مہ و خورشید کو بخشی ضیاء نور خدا تم ہو

مٹادی کفر کی ظلمت تمہارے روئے روشن نے
سویرا شرک کا تم نے کیا شمس الضحیٰ تم ہو

جہاں تاریک تھا سارا اندھیرا ہی اندھیرا تھا
تم آئے ظلمتیں تم سے مٹیں بدر الدجیٰ تم ہو

مرا منہ کیا کہ میں مدح وستائش میں زباں کھولوں
مرے آقا تم ایسے کہ ممدوح خدا تم ہو

رفعنا سے تمہاری رفعت بالا ہوئی ظاہر
کہ محبوبان رب میں سب سے عالی مرتبہ تم ہو

علو رتبۂ سرکار عالی سب پہ روشن ہے
مکین لامکاں تم ہو شہ عرش علا تم ہو

شب معراج سے اے سید کل ہوگیا ظاہر
رسل ہیں مقتدی سارے امام الانبیاء تم ہو

نہ ہوتے تم نہ ہوتے وہ کہ اصل جملہ تم ہی ہو
خبر تھے وہ تمہاری میرے مولیٰ مبتدا تم ہو

تمہارے چاہنے والے کو کچھ ایسی محبت ہے
ادھر ہو جائے وہ مولیٰ جدھر صدر الوریٰ تم ہو

تمہارے چاہنے والے اسے محبوب ہیں سارے
کچھ اس انداز کے پیارے حبیب کبریا تم ہو

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن
نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو

یہ کیا میں نے کیا کیوں ڈھونڈ ڈالا عرصۂ محشر
ہمیں معلوم تھا پیارے ہمارا مدعا تم ہو

مگر ایسا نہ کیوں ہوتا کہ محشر میں یہ کھلنا تھا
شفیع مجرماں پیش خدا تنہا شہا تم ہو

گرفتار بلا حاضر ہوئے ہیں ٹوٹے دل لے کر
کہ ہر بے کل کی کل ٹوٹے دلوں کا آسرا تم ہو

خبر لیجے خدارا میرے مولیٰ مجھ سے بے کس کی
کہ ہر بے کس کے کس بے بس کے بس روحی فدا تم ہو

مسلط کر دیا تم کو خدا نے اپنے غیبوں پر
نبی مجتبیٰ تم ہو رسول مرتضیٰ تم ہو

چمک جائے دل نوری تمہارے پاک جلوؤں سے
مٹا دو ظلمتیں دل کی مرے نور الہدیٰ تم ہو

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بحضورِ ختمی مرتبت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

خوشا اے راکبِ رخشِ زمانی ۔۔۔ خوشا سیّاحِ ملکِ لامکانی
ہیں تیرے قافلے کی گردِ انجم ۔۔۔ مہ و خورشید و قفِ سار بانی
یہی تھی غایتِ اسریٰ بعبدہٖ ۔۔۔ کھُلے سِرّ زمین و آسمانی
حجاباتِ تجلّی اُٹھ رہے ہیں ۔۔۔ تامّل ہے نہ عُذرِ لن ترانی
کہیں پائی رفعنا کی بشارت ۔۔۔ کہیں مازاغ کی ہے شادمانی
ترا صدقہ سعادتہائے دارین ۔۔۔ توئی مسعود و تو صاحبقرانی
دمِ قدسی ۔ مسیحائی ۔ کلیمی ۔۔۔ تصدّق تجھ پہ ہر معجز بیانی
ترے ہی حسن کی ہیں جلوہ گاہیں ۔۔۔ وہ ہے دارِ بقا یا دارِ فانی
دو عالم روز و شب در گفتگویش ۔۔۔ جمیع آیات فی الاوصاف و شانہٖ
ترا ذکرِ مُبیں قرآں کے پارے ۔۔۔ ترا منشور ہے سَبَعَ مثانی
تجھی پر ختم کر دی ہر فضیلت ۔۔۔ نہ ہو تا بہ ابد پھر کوئی ثانی
جہنم ہے نشاں تیرے غضب کا ۔۔۔ جناں تیرے ترحُّم کی نشانی

ے مصرعہ اولیٰ حضرت مولانا جامیؒ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سمجھ پائی نہ تیرے مرتبے کو — ہے شرمندہ خرد کی نکتہ دانی
یقیناً سہل و آساں ہے سبھی تک — ترے فیضِ عمومی کی رسانی
ترے احساں نہ بھولیگی یہ دنیا — نہ مرجائے اگر آنکھوں کا پانی
تری مدحت سے میرا نطق عاجز — کرے اک زاغ کیونکر نغمہ خوانی
ہوں تجھ سے ملتجی، نادم خدا سے — ہیں جس پر منکشف جرمِ نہانی
فَاِنِّی خَائِفٌ مغلوبٌ وَجِلٌ — وَاِنِّی مُفلِسٌ مَحرومٌ۔ عانہ
ترے علمِ لدُنّی ہی نے کی ہے — مرے فکر و نظر کی پاسبانی
گہر نکلے نہ لفظوں کے صدف سے — ہے طغیانی پہ دریائے معانی
ترا ہو کے نہیں منّت کشِ غیر — تشخّص ہے مرا یہ بے زبانی
زکوٰۃ اپنے کرم کی دینے والے — گدائے رہ پہ بھی ہو مہربانی
ترے میخانے کے مستوں کی ہو خیر — جنہیں بخشا ہے کیفِ جاودانی
رہیں انوار کے بادل برستے — بڑھے رحمت کے چشموں کی روانی
ہے پُرآشوب مایوسی کا دریا — نہ لے ڈوبے یہ میری ناتوانی
شفق گوں ہو مری اب شامِ پیری — سدا کاذب رہی صبحِ جوانی
عطا فرمایئے اذنِ حضوری — چراغِ صبح دم اب ہے زندگانی

نبیؐ الہاشمیؐ اے نورِ کونینؐ
اثرؔ پر بھی کوئی لمعہ فشانی

○

شعر محمد بن سلیمان الجزولی بہ تصرف

جانِ ایماں ہے محبت تری

قفسِ جسم سے چھٹتے ہی یہ پرّاں ہوگا مرغِ جاں گنبدِ خضرا پہ غزل خواں ہوگا

روز و شب مرقدِ اقدس کا جو نگراں ہوگا اپنی خوش بختی پہ وہ کتنا نہ نازاں ہوگا

اس کی قسمت کی قسم کھائیں فرشتے تو بجا عید کی طرح وہ ہر آن میں شاداں ہوگا

اس کی فرحت پہ تصدق ہوں ہزاروں عیدیں کب کسی عید میں ایسا کوئی فرحاں ہوگا

چمنِ طیبہ میں تو دل کی کلی کھلتی ہے کیا مدینے سے سوا روضۂ رضواں ہوگا

وہ گلستاں ہے جہاں آپ ہوں اے جانِ جناں آپ صحرا میں اگر آئیں گلستاں ہوگا

آپ آجائیں جو چمن سے تو چمن جانِ چمن خاصہ اک خاک بسر دشتِ مغیلاں ہوگا

جانِ ایماں ہے محبت تری جانِ جاناں جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلماں ہوگا

دردِ فرقت کا مداوا نہ ہوا اور نہ ہو کیا طبیبوں سے مرے درد کا درماں ہوگا

جس نے تبرید بتائی خفقاں ہوگا اسے کیا ٹھنڈائی سے علاجِ تپِ ہجراں ہوگا

کہربائی نہ ہو کیوں رنگ مرے چہرے کا جتنا ایقان بڑھا اتنا ہی ترساں ہوگا

نورِ ایماں کی جو مشعل رہے روشن پھر تو روز و شب مرقدِ نوری میں چراغاں ہوگا

اک غزل اور چمکتی سی سنا دے نوریؔ
دل جلا پائے گا میرا ترا احساں ہوگا

خورشید رسالت

آہ پورا مرے دل کا کبھی ارماں ہوگا　　کبھی دل جلوہ گہ سرور خوباں ہوگا

میرے دل پر جو کبھی جلوۂ جاناں ہوگا　　لمعۂ نور مرے رخ سے نمایاں ہوگا

جلوۂ مصحف رخ دل میں جو پنہاں ہوگا　　پارے پارے میں مرے قلب کے قرآں ہوگا

چوندھ جائے گی تری آنکھ بھی مہر محشر　　ان کے ذرہ کو جو دیکھے گا پریشاں ہوگا

دیکھ مت دیکھ مجھے گرم نظر سے خاور　　شوخی چشم سے تو آپ پریشاں ہوگا

حسن وہ پایا ہے خورشید رسالت تو نے　　تیرے دیدار کا طالب مہ کنعاں ہوگا

جلوۂ حسن جہاں تاب کا کیا حال کہوں　　آئینہ بھی تو تمہیں دیکھ کے حیراں ہوگا

کون پوچھے گا بھلا روز جزا وہ بھی مجھے　　ان کی رحمت کے سوا کوئی بھی پرساں ہوگا

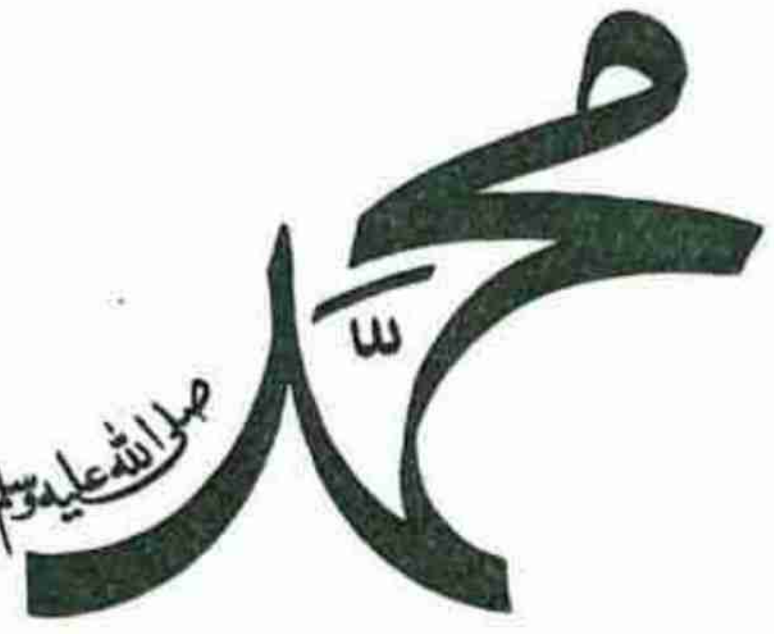
چاک تقدیر کو کیا سوزن تدبیر سے　　لاکھ وہ بخیہ کرے چاک گریباں ہوگا

مجھ کو دعویٰ نہیں عصمت کا مگر بے موقع　　عیب جوئی نہ کرے گا جو سخنداں ہوگا

دل دشمن کے لئے تیغِ دو پیکر ہے سخن　　چشم حاسد کو مرا شعر نمک داں ہوگا

عمر ساری تو کٹی لہو میں اپنی نوریؔ
کب مدینے کی طرف کوچ کا ساماں ہوگا

نہ تھا بے سبب زمانہ تیرے حسن کا فدائی
تیری ہر روش تھی دلکش تیری ہر ادا تھی پیاری



بین الاقوامی غیر مسلموں کی نظر میں

مثال موجود نہیں

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی ذات اور قوم کے لیے نہیں، بلکہ دنیائے ارضی کے لیے ابر رحمت تھے۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں، جس نے احکام خداوندی کو اس عمدہ طریقے سے انجام دیا ہو۔

(ڈاکٹر ڈی رائٹ)

اولین مرتبے کا مستحق

"قارئین میں سے ممکن ہے کچھ لوگوں کو تعجب ہو کہ میں نے دنیا جہان کی مؤثر ترین شخصیات میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سرِفہرست کیوں رکھا ہے اور مجھ سے وجہ طلب کریں گے۔ حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ پوری اِنسانی تاریخ میں صرف وہی ایک اِنسان ایسے تھے جو دینی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے غیر معمولی طور پر کامیاب کامران اور سرفراز ٹھہرے۔

ہارٹ مینخائل

AUTHOR OF
"THE 100"
(A RANKING OF THE MOST INFLUENTIAL PERSONS IN HISTORY)
HART PUBLISHING CO. NEW YORK 1978 (337)

رہنما

موجودہ انسانی مصائب سے نجات ملنے کی واحد صورت یہی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس دنیا کے حکمران (رہنما) بنیں۔

(جارج برنارڈ شا)

نئی زندگی

عرب کو یہی نُور اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لایا۔ عرب کو اِسی کے ذریعے پہلے پہل زندگی ملی۔ بھیڑوں بکریوں کے چرانے والے لوگ جو ازل سے صحراؤں میں بے کھٹکے، بے روک ٹوک گھومتے پھرتے تھے کہ ایک "ہیرو پیغمبر" اُن کی طرف بھیجا گیا۔ ایک پیغام کے ساتھ، جس پر وہ ایمان لا سکتے تھے۔ اور پھر سب نے دیکھا کہ جو کسی کے نزدیک کوئی اہمیت ہی نہ رکھتے تھے۔ دُنیا بھر کے لیے قابلِ ذکر بن گئے۔

(کارلائل)

انسانی عقل و فہم کے مطابق

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنا جو مذہبی نظام قائم فرمایا وہ نہ صرف یہ کہ ان اپنے ساتھیوں کی عقل و فہم کے مطابق تھا اور اس ملک میں پائے جانے والے رسم و رواج اور ان کے ساتھیوں کے جذبات سے ہم آہنگ تھا بلکہ اس سے آگے بڑھ کر وہ عام انسانی حالات و نظریات سے بھی ایسی مناسبت و ہم آہنگی رکھتا تھا کہ جس کے نتیجہ میں تمام اِنسانوں کی نصف آبادی نے اسے قبول کیا۔ اور یہ سب کچھ چالیس سال سے بھی کم عرصہ میں ہو گیا۔

(کاؤنٹ ڈی بولین ولیرز)

عظیم انسان

" وحشی جنگجو عربوں کو وحدت کی لڑی میں پرونے اور ایک زبردست قوم کی صُورت میں کھڑا کر دینے کے لیے ایک عظیم انسان کا ظہور ہوا ۔ اندھی تقلید کے کالے پردے پھاڑ کر اس نے تمام قوموں کے دلوں پر واحد خُدا کی حکومت قائم کی ۔ وہ انسانی لعل کون تھا ؟ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(پنڈت شیو نرائن)

کوئی مثال

ہادی عرب کو ایک ساتھ تین چیزوں کے قائم کرنے کا مُبارک موقعہ ملا ، وطنیت ، اصلاح اعمال ، مذہب ۔ تاریخی دُنیا میں اس قسم کی دوسری کوئی مثال نہیں دکھائی جا سکتی ،،

(ریورینڈ بوسوتھ اسمتھ)

شان

حضرت اسماعیل کی نسل سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوتے ۔ آپ کی شان میں بڑی بات بائبل مقدس میں لکھی ہوئی ہے کہ اس قوم کی بزرگی ہے جس میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوں گے ۔ حضرت اسحٰق کی نسل سے یسوع مسیح پیدا ہوں گے

(ریورینڈ جارج)

دُنیا کا سب سے بڑا انسان کون ؟

دنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے۔ جس نے دس برس کے مختصر زمانہ میں ایک مذہب ، ایک نئے فلسفے ، ایک نئی شریعت ، ایک نئے تمدن کی بنیاد رکھی ، جنگ کا قانون بدل دیا اور ایک نئی قوم پیدا اور ایک نئی طویل مدت والی سلطنت قائم کر دی۔ لیکن ان تمام کارناموں کے باوجود وہ اُمّی اور اَن پڑھ تھے وہ کون ؟ محمد بن عبدُاللہ عرب اور اسلام کا پیغمبر !

(داور مجاعص)

عظیم قوم کے بانی

عظیم ——— محض اس لیے نہیں کہ وہ ایک روحانی پیشوا تھے۔ انہوں نے ایک عظیم ملت کو جنم دیا۔ اور ایک عظیم سلطنت قائم فرمائی ، بلکہ ان سب سے بڑھ کر ایک عظیم عقیدہ کا پرچار کیا۔ اس کے علاوہ اس لئے بھی عظیم تھے کہ وہ اپنے آپ سے بھی مخلص اور وفادار تھے ، اپنی قوم سے بھی مخلص تھے اور اپنے اللہ سے بھی مخلص اور وفادار تھے۔

(لیونارڈ)

فردِ واحد

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان عظیم الشان مصلحین میں سے ہیں۔ جنہوں نے قوموں کے اتحاد کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ ان کے فخر کے لیے یہ بالکل کافی ہے کہ انہوں نے وحشی انسانوں کو نورِ حق کی جانب ہدایت کی، اور اُن کو ایک اتحاد و صلح پسندی اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے والا بنا دیا، اور انکے لیے ترقی و تہذیب کے راستے کھول دیئے۔ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اتنا بڑا کام صرف ایک فردِ واحد کی ذات سے ظہور پذیر ہوا۔

کاؤنٹ ٹالسٹائی۔ روسی فلاسفر

عظیم ہستی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح نگاروں کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ جس کا ختم ہونا ناممکن ہے۔ لیکن اس میں جگہ پانا قابلِ عزت ہے۔

(پروفیسر مارگیولیس)

توازن

پیغمبرِ عرب نے جو تعلیمات دنیائے انسانیت کے سامنے پیش کی ہیں، وہ روحانی اور مادی ہر دو اقسام کی ریاضتوں کو اپنی اپنی جگہ ٹھکانے سے رکھنے والی اور دونوں کے درمیان بہترین توازن قائم رکھنے والی ہیں۔"

مسٹر فن چی۔ بدھ عالم چینی لیڈر

توحید

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات کو ہی یہ خوبی ملی ہے کہ اس میں وہ تمام اچھی باتیں موجود ہیں، جو دیگر مذاہب میں نہیں پائی جاتیں۔"

مسٹر ہولڈرسن

تعلیمات

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پھیلایا ہوا مذہب بالکل واضح اور صاف ہے وہ ایک جامع مانع عقیدہ ہے، جو ایک ہی کتاب یعنی قرآن پاک پر مبنی ہے۔ وہ سختی کے ساتھ توحید کا مذہب ہے۔

(ڈاکٹر کلارک)

عملی پیرائے میں

کوئی چیز عیسائیوں کو اس ضلالت اور گمراہی کے خندق سے، جس میں وہ گرے پڑے تھے نہیں نکال سکتی تھی، بغیر اس آواز کے، جو سرزمین عرب کے غارِ حرا سے آئی۔ اعلاء کلمۃ اللہ جس سے یونانی انکار کرتے تھے، اس آواز نے دُنیا میں پیدا کیا اور ایسے عملی پیرائے میں کیا جس سے بہتر ممکن نہ تھا۔ جیسی انسانیت اور مروت مسلمانوں میں ہے، شاذ و نادر ہی کسی اور قوم میں پائی جاتی ہے۔

(پروفیسر مارلین)

دو چھوٹے جُملے

تمام مسلمان اپنے مذہب کو ان دو چھوٹے جملوں میں بیان کرتے ہیں، جن کا اختصار اور جن کی جامعیت حیرت انگیز ہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ ۔

(ڈاکٹر لیبان)

فطرتِ انسانی کے مطابق

قرآن ایک عام مذہبی، تمدنی، ملکی، تجارتی، دیوانی، فوجداری وغیرہ کا ضابطہ ہے اور ہر ایک امر پر حاوی ہے، مذہبی عبارت سے لے کر جسمانی صحت، جماعت کے حقوق سے لے کر حقوق افراد، اخلاق، جرائم، دنیوی و دینی سزا و جزا وغیرہ تک کے عام احکام قرآن میں موجود ہیں اس میں اصول بھی ہیں، جن کی بنا پر حکومت کی بنیاد پڑی اور اسی سے ملکی قوانین اخذ کئے جاتے ہیں۔ اور روزمرہ کے مقدمات جانی و مالی کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ قرآن ایک بے نظیر قانون ہدایت ہے۔ اس کی تعلیمات فطرت انسانی کے مطابق ہیں۔

جان ڈیون پورٹ
(ہسٹری آف دی ورلڈ)

استقلال، استقامت، عزتِ نفس

اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے۔ جو تمدن کا جھنڈا اڑاتا ہے، جو تعلیم دیتا ہے کہ انسان جو نہ جانتا ہو اس کو سیکھے۔ جو حکم دیتا ہے کہ استقلال، استقامت، عزتِ نفس نہایت لازمی ہیں۔ اس کی خصوصیات شائستگی اور تمدن کی سب سے بڑی بنیاد ہیں۔

(ڈاکٹر ہٹلر)

غارِ حرا سے

کوئی چیز عیسائیان رُوم کو گمراہی وتباہی کے خندق سے، جس میں وہ گرے پڑے تھے، نہیں نکال سکتی تھی، سوائے اس آواز کے جو سرزمین عرب کے غارِ حرا سے آئی۔

(پروفیسر مارس)

تعلیمات

ایک معمولی عقل وسمجھ کا مُسلمان بھی جہاں جاتا ہے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ جو دوسروں پر ضرور اثر کرتی ہیں، صُبح، دوپہر اور شام کو اسلام کے حکم کا نعرہ (اذان) بلند ہوتا ہے اور وہ سَر جو پہلے پتھروں اور حیوانوں کے آگے جُھکا کرتے تھے۔ اب خُدائے واحد کے آگے جھکتے ہیں۔ اسلام نے بنی نوع انسان کے معیارِ اخلاق کو بے حد بلند کر دیا ہے۔

جوزف تھامسن

اِستقلال

حقیقی اور سچے ارادوں کے بغیر یقیناً کوئی اور چیز محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایسا لگاتار اِستقلال کے ساتھ جس کا آپ سے ظہور ہوا، آگے نہیں بڑھا سکتی۔ اور ایسا استقلال جس میں پہلی وحی کے نزول کے وقت سے لے کر آخر دم تک کبھی آپ کے قدم سچائی کے اظہار سے نہ ڈگمگائے۔

(پروفیسر فری مین)

سب سے زیادہ کامیاب

تمام پیغمبروں اور مذہبی شخصیتوں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے زیادہ کامیاب ہیں

(مقالہ نگار انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا)

ایک جنگ بھی

پیغمبر اسلام نے ایک جنگ بھی جارحانہ نہیں کی، بلکہ ہر ایک موقعے پہ مدافعانہ لڑائی لڑنے پر آپ کو مجبور کیا گیا۔

(سوامی برج نرائن سنیاسی)

خون کا ایک قطرہ بھی!

ہر چند کہ بانی اسلام کی ذات والاصفات سراپا رحم و شفقت تھی اور اگر بانی اسلام کے بس میں ہوتا تو سرزمین عرب میں خون کا ایک قطرہ بھی نہ گرنے پاتا۔ غرض جو لڑائیاں ہوئیں، نہایت مجبوری کی حالت میں ہوئیں۔"

(لالہ مہر چند)

سب کے نزدیک

ان سے پہلے کوئی پیغمبر اتنے سخت امتحان سے نہ گزرا تھا جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ کیوں کہ نبوت کے منصب پر سرفراز ہوتے ہی انہوں نے اپنے آپ کو سب سے پہلے اُن لوگوں کے سامنے پیش کیا جو انہیں سب سے زیادہ جانتے تھے اور جو اُن کی بشری کمزوریوں سے بھی سب سے زیادہ واقف ہو سکتے تھے۔ لیکن دوسرے پیغمبروں کا معاملہ برعکس رہا کہ وہ سب جگہ، سب کے نزدیک معزز و محترم ٹھہرے سوائے ان کے جو انہیں اچھی طرح جانتے تھے۔

(گبن)

مستقل مزاجی

ممکن ہے یہ سوچا جائے کہ وہ آدمی، جس نے اتنی بہت سی اور ہمیشہ قائم رہنے والی اصلاحات کیں، اس کا خدائی مشن اس کے ذہن کی محض اختراع تھی اور کیا وہ جھوٹ کو جانتے بوجھتے نبھاتا رہا؟ نہیں ہرگز نہیں! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حقیقت میں سچے مذہبی ادراکات اور روحانی احساسات حاصل تھے جن کے سبب انہوں نے اپنے مشن کو انتہائی مستقل مزاجی، ہمت و استقلال سے آگے بڑھایا اور نہ اس کے جھٹلائے جانے کی پرواہ کی، نہ اس کی راہ میں مصائب و مشکلات کی۔ یہ سچائی یہ حق کی معرفت انہیں ابتدا سے انتہا تک حاصل رہی۔

(ڈیون پورٹ)

سچائی پر

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بلا شک و شبہ اپنے مقصد کی سچائی پر یقین تھا۔ ان کا مشن نہ تو بے بنیاد تھا اور نہ فریب دہی اور جھوٹ پر مبنی تھا بلکہ اپنے مشن کی تعلیم و تبلیغ کرنے میں نہ کسی لالچ یا دھمکی کا اثر قبول کیا اور نہ زخموں اور تکالیف کی شدتیں ان کی راہ کی رکاوٹ بن سکیں وہ سچائی کی تبلیغ مسلسل کرتے رہے۔

(ڈیون پورٹ

دیانت دار

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑے پکے اور سچے دیانت دار مُصلح تھے۔

(ڈاکٹر ای اے فریمن)

توحید کی تعلیم

پیغمبر اسلام نے توحید کی ایسی تعلیم دی، جس سے ہر قسم کے باطل عقائد کی بنیادیں ہل گئیں۔

موتی لال ماتھر ایم اے

صرف ایک ان دیکھے خدا سے محبت

پیغمبرِ اسلام نے قربان گاہوں کو، خداؤں کو، دین و مذہب کے پیرو کاروں کو، خیالات اور افکار کو، عقائد و نظریات کو، بلکہ روحوں تک کو بدل ڈالا۔ پھر صرف ایک کتاب کی بنیاد پر، جس کا لکھا ہوا ہر لفظ قانون تھا، ایک ایسی روحانی اُمت تشکیل کر دی گئی جس میں ہر زمانے، وطن، قومیت کا حامل فرد موجود تھا، وہ ہمارے سامنے مسلم قومیت کی ایک ناقابلِ فراموش خصوصیت یہ چھوڑ گئے کہ صرف ایک ان دیکھے خُدا سے محبت اور ہر معبود باطل سے نفرت

(لا مارٹن)

دس سال

اِسلام کے ذریعے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دس سال کے اندر ہی عربوں کو شدید ترین نفرتوں، انتقامی جذبات، لاقانونیت، عورتوں کی ذلت، سود خوری، شراب خوری اور اِنسانی قربانیوں سے نجات دلائی، پھر اسی مذہب کے ذریعے آسمانوں کی اس بادشاہت کو انہوں نے عملی طور پر اس زمین پر قائم کر دیا جس کی بشارت بڑے ذوق و شوق سے جناب مسیح نے دی تھی۔

(گبن)

فضیلت

جس طرح دُنیا میں اور بزرگ اپنے جلال اور بزرگی کا ایک مستحکم ستون قائم کر گئے ہیں۔ اسی طرح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اپنی فضیلت کا ایسا جھنڈا کھڑا کر گئے ہیں کہ جو ہمیشہ کے لیے ان کی یادگار رہے گا۔ یعنی یہی اسلام کا پرچم، جس کے نیچے اس وقت کروڑ ہا دنیا کے لوگ پناہ گزین ہیں اور انکے نام پر جان دینے کے لیے مستعد کھڑے ہیں۔ یہ ان کی فضیلت کا بڑا عالی شان نشان ہے۔"

(برہمو سماج کے لیڈر۔ شری شردھے پرکاش)

آخری دلیل

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود ہی کبھی معصومیت کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ ایک موقعہ پر تو ایسی وحی نازل ہوئی جس میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک طرزِ عمل پر نکتہ چینی کی گئی کہ انہوں نے ایک نابینا انسان سے بات کرنے میں منہ کیوں موڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود کے بارے میں وحی کو پوری امانت کے ساتھ قوم کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ یہ وہ آخری دلیل ہے جس کی روشنی میں اس بات کی تردید ہوجاتی ہے کہ (نعوذ باللہ) آپ کا دعویٰ سچا نہ تھا، جیسے کہ بالعموم مسیحی اس عظیم عرب کو الزام دیتے ہیں۔

لیتھر

بنی نوعِ انسان کو روشنی دکھلائی

اس کتاب (قرآن مجید) کی مدد سے عربوں نے سکندر اعظم کی اور رومیوں کی سلطنتوں سے بڑی بڑی سلطنتیں فتح کرلیں۔ فتوحات کا جو کام رومیوں سے سینکڑوں برس میں ہوا تھا۔ عربوں نے اسے دسواں حصہ وقت میں انجام پر پہنچا دیا۔ اسی قرآن کی مدد سے شامی اقوام میں صرف عرب ہی باوقار حیثیت سے داخل ہوئے۔ جہاں اہلِ فینیا بطور تاجروں کے اور یہودی لوگ پناہ گزینوں اور قیدیوں کی حالت میں پہنچے تھے۔ ان عربوں نے بنی نوعِ انسان کو روشنی دکھلائی، جبکہ چاروں طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ ان عربوں نے یونان کی عقل و دانش کو زندہ کیا اور مشرق و مغرب کو فلسفہ، طب اور علم ہیئت کی تعلیم دی اور موجودہ سائنس کے جنم لینے میں انہوں نے حصّہ لیا۔

(ڈاکٹر وِکٹر عمانویل ڈلوسس)

چودہ سو برس

" کوئی کتاب چودہ سو برس سے ایسی نہیں کہ اس کی عبارت اتنی مدّت مدید تک خالص رہی ہو۔"

سَر ولیم میور

سچی آزادی

جب ہم اس زمانے پر غور کرتے ہیں ۔جس میں پیغمبر اسلام نے اپنی نبوت اور رسالت کا پرچم بلند کیا اور جس میں ایک ایسا کامل مجموعۂ قوانین تیار کیا گیا ہے جو دنیا کی ملکی، مذہبی اور تمدنی ہدایتوں کے لیے کافی ہے ۔ تو ہم نہایت حیران ہوتے ہیں کہ ایک ایسا عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام جسکی بنیاد کامل اور سچی آزادی پر ہے، کس طرح قائم کیا گیا ہے ؟ پس ہم دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اسلام ایک ایسا مجموعۂ قوانین ہے جو ہر لحاظ سے بہتر ہے ۔

موسیو اوجیل کلوفل

اخلاقی نصیحتیں

مذہب اسلام کا وہ حصہ، جس سے اس کے بانی کی طبیعت صاف نہایت کامل اور انتہائی موثر ہے ۔اس سے ہماری مراد اس کی اخلاقی نصیحتیں ہیں ۔"

(انسائیکلو پیڈیا)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم

مَیں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کو بغور پڑھا ہے ۔جو انہوں نے خلق خُدا کی خدمت اور اصلاح اخلاق کیلئے دی ہے ۔ میری رائے ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم بھی اسلام کی تعلیم کی ہدایتوں پر عمل کرے تو وہ بہت کچھ ترقی کر سکتا ہے ۔ میرے خیال میں موجودہ زمانہ میں سوسائٹی کی اصلاح کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ اسلام کی تعلیم کو رائج کیا جائے ۔

پروفیسر ہوگ ۔جرمن

عرب کا رخ بدل گیا

عرب کے معاشرتی اور مذہبی حالات مختصر طور پر ایسے ہو گئے تھے ۔ جن میں ، اگر ہمیں والٹیئر کی زبان کے استعمال کی اجازت دی جائے ، عرب کا رُخ بدل گیا ، انقلاب آگیا ، انقلاب بھی کیسا ؟ ایسا انقلاب کہ آج تک کسی سرزمین پر نہیں آیا ، مکمل ترین ، اچانک ترین اور سرتاسر غیر معمولی انقلاب

باسورتھ اسمتھ

تاریخ گواہ ہے

پیغمبرِ اسلام کی زندگی زمانہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکتی ہے اور دُنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ وہ لوگ جو حضورؐ پر حملہ کرنے کے عادی ہیں ، دوہری جہالت میں مُبتلا ہیں ، حضورؐ کی زندگی سادگی، شجاعت اور شرافت کی تصویر تھی ۔

مسز اینی بسنٹ

عظیم معمار

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہایت عظیم المرتبت اِنسان تھے ۔ اور ایک مفکر و معمار تھے انہوں نے اپنے زمانہ کے حالات کے مقابلہ کی فکر نہیں کی اور جو تعمیر کی وہ صرف اپنے ہی زمانے کے لیے نہیں کی بلکہ رہتی دُنیا تک کے مسائل کو سوچا اور جو تعمیر کی ، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کی ۔

(میجر آرتھر گلن لیونارڈ)

سچّے رسولؐ

"جہالت! جس کا مظاہرہ اکثر و بیشتر مسیحیوں کی طرف سے، مسلمانوں کے مذہب کے بارے میں ہوتا رہتا ہے افسوسناک امر ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلّم) اس وقت کی اقوام میں ایک خدا پر یقین رکھنے تھے اور دوسرے خداؤں کی نفی کرتے تھے۔ انہوں نے دیانتداری اور دین داری اور پرہیزگاری کو کردار کا سرچشمہ قرار دیا۔ ہر معاملے میں عدل و توازن اور ہر قسم کی تعلیم حاصل کرنے کی تلقین ان کے دین کا حصّہ تھی، لہٰذا محمد (صلی اللہ علیہ وسلّم) ایک رُوحانی قوّت کے مالک اور سچّے رسُول تھے، مجھے اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ وہ خُدا سے ہمکلام ہوتے تھے اور سرچشمۂ روحانیت سے ان پر وحی اترتی تھی۔

(لنڈ سے)

مُدبّر

"حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک جج دماغ رکھنے والے انسان اور بلند مرتبہ سیاسی مدبر تھے۔ انہوں نے جو سیاسی نظام قائم کیا وہ نہایت شاندار تھا"

روسو (بانی انقلاب فرانس)

ہر چیز دن کی روشنی میں جگمگا رہی تھی

یہ صحیح ہے کہ تاریخ کی روشنی میں ہم حیات مسیح کے کچھ واقعات دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن ان تیس سالوں سے کون پردہ اُٹھا سکتا ہے جو انہوں نے نبوت سے پہلے گزارے۔ ان کی گھریلو زندگی کے بارے میں اور اس سلسلہ میں بھلا کیا جانتے ہیں کہ مسند نبوت پر وہ بتدریج فائز ہوئے یا وحی پا کر یکدم خدائی مشن کے حامل بن گئے۔ لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے معاملہ میں صُورت بالکل مختلف ہے یہاں ہمارے پاس اندھیروں کی بجائے تاریخ کی روشنی ہے۔ یہاں ہر چیز دِن کی روشنی میں جگمگا رہی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے متعلق ہم ہر چیز جانتے ہیں۔ ان کی ظاہری اور ان کی پوشیدہ، ان کا بچپن، ان کی جوانی، ان کی اٹھان، ان کے تعلقات، ان کی عادتیں، ابتدائی حالات اور پہلی وحی نازل ہونے تک کا لمحہ، ذہنی سفر اور ارتقاء وغیرہ کے علاوہ بھی اُن کی ظاہری اور پوشیدہ زندگی کے متعلق بھی، اور یہ کہ جب اعلان نبوت کر چکے تو پھر ہم ایک ایسی مکمل کتاب پاتے ہیں جو اپنی ابتدا اپنی حفاظت اور متن وغیرہ کے کئی پہلوؤں کے لحاظ سے بالکل ممتاز و منفرد ہے۔ اور اب تک ایسی کوئی معقول و مستند وجہ سامنے نہیں آئی جس کی بنیاد پر اس کتاب کے خلاف کوئی شدید اعتراض کیا جا سکے۔"

(باسورتھ اسمتھ)

عالمگیر اُخوّت

نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم اس مُعاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی ہیں۔ جس کا سراغ اس سے قبل تاریخ میں نہیں ملتا۔ انہوں نے ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جسے تمام کرۂ ارض پر پھیلنا تھا۔ اور جس میں سوائے عدل اور احسان کے اور کسی قانون کو رائج نہیں ہونا تھا۔ ان کی تعلیم تمام انسانوں کی مُساوات، باہمی تعاون اور عالمگیر اُخوّت تھی۔"

(بلبل ہند سروجنی نائیڈو)

تکمیل

اگر سچے رسُول میں ان علامتوں کا پایا جانا ضروری ہے کہ وہ ایثارِ نفس اور اخلاصِ نیّت کی جیتی جاگتی تصویر ہو اور اپنے نصبُ العین میں یہاں تک محو ہو کہ طرح طرح کی سختیاں جھیلے اور مصیبتیں برداشت کرے لیکن اپنے مقصد کی تکمیل سے باز نہ آئے، لوگوں کی غلطیوں کو فوراً معلوم کرے اور اُنکی اصلاح کے لیے اعلیٰ درجہ کی دانش مندانہ تدابیر سوچے اور ان تدابیر کو قوت سے عمل میں لائے تو میں نہایت عاجزی سے اس بات کے اقرار کرنے پر مجبُور ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خُدا کے سچے نبی تھے اور ان پر وحی نازل ہوئی تھی۔

ڈاکٹر جے ڈبلیو لیٹز

یکساں عزت

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اخلاق وہی تھا جو ایک شریف عرب کا ہو سکتا ہے۔ آپ امیر و غریب کی یکساں عزت کرتے تھے اور اپنے گرد و پیش لوگوں کی خدمت کا بہت خیال رکھتے تھے۔

(مارکس ڈاڈ)

اُف تک نہ کہا

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جتنا ستایا گیا۔ اتنا کسی ہادی اور پیغمبر کو نہیں ستایا گیا۔ ایسی حالت میں کیوں نہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بندوں کے ساتھ شفقت و مروت اور رحم دِلی کی داد دوں، جنھوں نے خود تو ظلم و ستم کے پہاڑ اپنے سر پر اٹھا لیے، مگر اپنے ستانے والے اور دُکھ دینے والوں کو اُف تک نہ کہا، بلکہ ان کے حق میں دُعائیں مانگیں اور طاقت و اقتدار حاصل ہو جانے پر بھی ان سے کوئی انتقام نہیں لیا۔ بانیان مذاہب میں سے زیادہ ناانصافی اور ظلم کسی پر کیا گیا ہے تو بانیٔ اسلام پر اور کوشش کی گئی ہے کہ پیغمبرِ اسلام کو ایک خونخوار اور بے رحم انسان دکھلایا جائے اور خواہ مخواہ دوسروں کو ان سے نفرت دلائی جائے۔ اس کا بڑا سبب یہ ہوا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی پر تنقید کرنیوالوں نے اِسلامی تاریخ اور بانی اسلام کی سیرت کا صحیح طور پر مطالعہ کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی، بلکہ سنی سنائی اور بے بنیاد باتوں کو سرمایہ بنا کر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی۔ اگر وہ اسلامی روایات کو سمجھ لیتے اور سچائی کے اظہار کے لیے اپنے اندر کوئی جرأت و ہمت پاتے، تو وہ یقیناً اپنی رائے تبدیل کرنے پر مجبور ہو جاتے"

(بی ایس رندھاوا)

محبت کرتے ہیں

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور بنی نوع اِنسان پر خُدا کی ایک رحمت تھا۔ لوگ کتنا ہی انکار کریں، مگر آپ کی اصلاحات عظمیہ سے چشم پوشی ممکن نہیں۔ ہم بدھی لوگ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔

پیشوائے اعظم بُدھ مذہب مانگ تونگ صاحب

ایک آدمی

اگر مقصد کی عظمت، وسائل کی قلت اور حیرت انگیز نتائج! ان تین باتوں کو انسانی غور و فکر کا معیار بلند مانا جاتے تو کون ہے، جو تاریخ کی کسی قدیم یا جدید شخصیت کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابل لانے کی ہمت کر سکے، لوگوں کو شہرت ہوئی کہ انہوں نے فوجیں بنا ڈالیں، قوانین وضع کیے اور سلطنتیں قائم کر ڈالیں لیکن غور طلب یہ ہے کہ انہوں نے حاصل کیا کیا؟ صرف مادی قوتوں کی جمع پونجی؟ وہ تو ان کی آنکھوں کے سامنے لٹ گئی۔ بس صرف یہی ایک آدمی ایسا ہے جس نے یہی نہیں کہ فوجوں کو مُرتب کیا، قوانین وضع کئے اور مملکتیں، سلطنتیں قائم کیں، بلکہ اس کی نگاہِ بلند نے لاکھوں افراد ایسے پیدا کر دیئے۔ جو اس وقت کی دُنیا کی ایک تہائی آبادی پر مشتمل ہے۔

(لا مارٹن۔ ۔)

اگر کوئی کتاب کام آئے گی

" پت ان پوجا دن منجم جب دِن کا ہے جینود ہود ہو تاک چڑھا دن
سوچ نہ ہوئے کل پران کتب قرآن پوتھی پنڈے رے پر آن "

یعنی پوجا پاٹ کام نہیں دے سکتی، چھوت چھات بیکار ہے، جنیو اشنان، ماتھے پر تلک لگانا کچھ کام نہ آتے گا، اگر کوئی کتاب کام آئے گی، تو وہ قرآن ہے۔ جس کے پوتھی پران کچھ بھی نہیں۔

(گرو نانک صاحب)

امن کا پیغام

ہم نے تلوار کا چرچا بہت سنا ہے اور مثال کے طور پر جہاد کا مسئلہ ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ گویا اسلام کی نشرو اشاعت اور اس کی بقاء و ترقی کا انحصار تلوار پر ہے۔ ایسا کہنا خود اسلام کی تردید کرتا ہے۔ اس غلط اور شر انگیز عقیدے کے حامیوں نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کے واقعات کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور صداقت سے آنکھیں بند کر لیں۔ اسلام میں تلوار کی جو جگہ ہے وہ کسی مذہب میں بھی ہو سکتی ہے۔ اسلام میں تلوار کا استعمال جائز ہے مگر صرف وہیں تک، جہاں تک صداقت اور سچائی کی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔ اسلام میں امن و آشتی اور صلح و راستی کی جگہ تلوار سے کہیں بالاتر ہے۔ اسلام تلوار کا نہیں امن کا پیغام ہے۔

لالہ رام ورما۔ ایڈیٹر۔ اخبار تیج دہلی

ذاتی مفاد کی ہر علامت کو مٹا ڈالا

فتح مکہ کے اس موقع پر یہ بات ان کے حق میں جائے گی کہ اس وقت جب کہ اہلِ مکہ کے ماضی کے انتہائی ظالمانہ سلوک پر انہیں جتنا بھی طیش آتا کم تھا اور ان کے انتقام کی آگ کو بھڑکانے کے لیے کافی تھا۔ مگر انہوں نے اپنے لشکر و سپاہ کو ہر قسم کے خون خرابے سے روکا اور اپنے اللہ کے سامنے انتہائی بندگی و اطاعت کا مظاہرہ کیا اور شکرانہ بجالائے۔ صرف دس بارہ آدمی ایسے تھے۔ جنہیں پہلے ہی ان کے وحشیانہ رویے کی وجہ سے جلاوطن کر دیا گیا اور ان میں سے بھی صرف چار کو قتل کیا گیا۔ لیکن دوسرے فاتحوں کے وحشیانہ طرزِ عمل کے مقابلہ میں، اسے بہر حال انتہا درجہ کی شرافت و انسانیت سے تعبیر کیا جائے گا۔ مثلاً صلیبیوں کے مظالم ۱۰۹۹ء میں فتح یروشلم کے موقعہ پر انہوں نے ستر ہزار سے زائد مسلمان مرد، عورتوں اور بچوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا یا وہ انگریز فوج جس نے صلیب کے زیرِ سایہ لڑتے ہوئے ۱۸۷۴ء میں افریقہ کے سنہری ساحل پر ایک شہر کو نذرِ آتش کر ڈالا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح درحقیقت دین کی فتح تھی۔ سیاست کی فتح تھی۔ انہوں نے ذاتی مفاد کی ہر علامت کو مٹا ڈالا اور ظالمانہ نظامِ سلطنت کو جڑ سے اکھاڑ دیا اور جب قریش کے مغرور و متکبر سردار عاجزانہ گردنیں جھکائے مجرموں کی طرح کھڑے تھے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ "تمہیں مجھ سے کیا توقع ہے؟"

"رحم۔ اے سخی و فیاض بھائی! رحم" وہ بولے۔

ارشاد ہوا "جاؤ آج تم سب آزاد ہو!"

(ارتھر گلمین)

فیاضی

حضرت محمدؐ اپنی ازواج کے ساتھ ایک قطار میں بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے معمولی مکانوں میں رہتے تھے .... وہ آگ خود جلا لیتے، فرش کی جھاڑ دے لیتے، تھوڑا بہت کھانا جو کچھ بھی گھر میں موجود ہوتا، اس میں وہ لوگ ہمیشہ شریک ہوتے جو وہاں موجود ہوتے، ان کے گھر کے باہر ایک چھپر (صفہ) تھا جہاں ایسے متعدد غریب افراد موجود رہتے جن کی گزر بسر کا تمام تر انحصار انہی کی فیاضی پر منحصر تھا۔

(لین پول)

شادیاں

عالم شباب میں آپؐ کی یہ حالت تھی کہ آپؐ تازہ شادی کے بعد کئی کئی روز تک گھر سے غیر حاضر رہ کر تزکیہ نفس اور ریاضت کشی میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کے سوا جتنی خواتین آپؐ کے عقد میں آئیں، سب کی سب بیوہ تھیں۔ ان حالات پر فرداً غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شادیاں نکاح کی خاطر نہ تھیں بلکہ کسی اخلاقی ذمہ داری کی ادائیگی کی خاطر تھیں۔

(حکم چند کمار)

بندے اور خُدا کے تعلقات

مجھ کو کسی وقت یہ خیال بھی نہ ہوا کہ اسلام کی ترقی تلوار کی مرہون منت ہے بلکہ اسلام کی کامیابی رسُول اللہ کی سادہ ، بے لوث ، ایفائے وعدہ ، اپنے اصحاب و پیروؤں کی غیر معمولی حمایت ، خُدا پر پکا یقین اور ذاتی جرأت و استقلال سے وابستہ ہے ۔ نبی کا کام کبھی آسان نہیں ہوتا ۔ اچھے اور دور رس طریقوں کو وضع کرنا نسبتاً آسان ہے ۔ لیکن ان پر عمل کرنا ہر ایک کا کام نہیں ہے اور پھر جب کہ یہ عظیم الشان کام اپنے ہی خاندان اور قبیلے سے شروع کرے ، جس کے لوگ اس کی زندگی کی کمزوریوں سے بھی واقف ہوتے ہیں ۔ لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کام شروع کر دیا تھا ۔ حالانکہ وہ اپنا نام بھی نہیں لکھ سکتے تھے ۔ تاہم انہوں نے اس امر میں رہنمائی کی جو انسان کی زندگی میں سب سے زیادہ اہم ہے ، یعنی بندے اور خُدا کے تعلقات ۔

(ڈاکٹر ایڈبر منگھم)

سادہ طرز و انداز

یہ بات انکی زندگی کے ہر واقعہ سے ثابت ہے کہ انکی زندگی اغراض و مفاد پرستی سے پورے طور پر خالی تھی ، اور اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اپنی نگاہوں کے سامنے دین کے مکمل قیام و استحکام اور لامحدود اختیارات حاصل ہو جانے کے بعد بھی انہوں اپنی ذات اور انا کی تسکین کا کوئی سامان بہم نہیں پہنچایا بلکہ آخر وقت تک اسی سادہ طرز و انداز کو برقرار رکھا جو پہلے دن سے انکے رہن سہن سے نمایاں تھا ۔

(ڈیون پورٹ)

اعتراف کرتے ہی بنتی ہے

غیر مسلم مصنفوں کا بُرا ہو، جنھوں نے قسم کھائی ہے کہ قلم ہاتھ میں لیتے وقت عقل کو چھٹی دے دیا کریں گے اور آنکھوں پر تعصب کے پتھر رکھ کر ہر واقعہ کو اپنی ناسمجھی اور تعصب کے رنگ میں رنگ کر دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ آنکھیں چکاچوند ہو جاتی ہیں اور ان کے گستاخ اور کج رقم قلموں کو اعتراف کرتے ہی بنتی ہے کہ واقعی اس نفس کش پیغمبر نے جس شان استغناء سے دولت، عزت، شہرت اور حُسن کی طلسمی طاقتوں کو اپنے اصول پر قربان کیا، وہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔

(امی لکشمن رائے)

بُرے رواج کو مٹانے کے لیے

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کثرت ازدواج کے متعلق بہتان باندھا گیا ہے۔ لیکن یہ محض غلط ہے۔ بے شک آپؐ نے کتنی بیویاں کی تھیں مگر زمانے کے برے رواج کو مٹانے کے لیے اور لوگوں کو ترغیب دینے کے لیے، وہ بھی بیوہ، کنواری، غلام اور لاوارث عورتوں کو اپنے نکاح میں لائیں اور آپؐ کے نمونہ کی پیروی کریں۔ آپؐ نے اپنی نفسانی خواہش کے لیے نکاح نہیں کئے۔ آپ میں نفسانی خواہش کی کوئی بھی دلیل یا علامت نہیں پائی جاتی۔

(بی ایس کشالیہ، ڈی، ای لندن)

سیدھا سادا اور مضبوط دین !

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک رسُول تھے نہ کہ صُوفی ۔ وہ جو ان کے گرد جمع ہوئے اور جو ملت اسلامیہ کے اوّلین ارکان تھے ۔ وہ قانون کی اطاعت پر ، توحید الٰہی پر راضی تھے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات اور ان کے اسوہ کی پیروی پر اکتفا کرنے والے تھے ۔ وہ مطمئن تھے کہ وہ ایک سیدھے سادے اور مضبوط دین کے پیرو ہیں جو مختصر عبادات اور چند رسومات پر مشتمل تھا ۔

(گارڈ فرے ڈی ممبائنز)

حسین امتزاج

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں صفات و کمالات کا جو حسین امتزاج موجُود تھا ۔ اسکی تین سمتیں تھیں ۔ ایک نبوت کا فیضان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دوسرے سیاست و حکمرانی میں ان کی بصیرت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور تیسرے ایک منتظم کی حیثیت سے ان کی مہارت و دانائی اور تمام عہدوں پر موزوں اور قابل ترین افراد کا انتخاب ۔ جب کوئی اسلام کی ابتدائی تاریخ اور سیرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جس حد تک نظر ڈالتا ہے وہ اسی حد تک ان کی کامیابیوں پر حیران رہ جاتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ ان کے پیچھے ایک خدا پر انہیں پکا اعتقاد نہ ہوتا اور اگر وہ اس یقین محکم سے مستفید نہ ہوتے کہ وہ خُدا کے بھیجے ہوتے ہیں تو شاید تاریخ انسانیت کا ایک اہم اور قابلِ ذکر باب تحریر ہو جانے سے رہ جاتا ۔

(واٹ)

عمل بھی

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اخلاق عالیہ کی تلقین ہی نہیں کی، بلکہ ان اصولوں پر عمل بھی فرمایا۔ ان کی زندگی ایثار و قربانی کی زندگی تھی۔

(ڈاکٹر جے کارام برہما)

انسانی عظمت کا کوئی پیمانہ

آئین و قانون ساز، سپہ سالار، فاتح اصُول و نظریات، بیسیوں علاقائی سلطنتوں کے معمار دینی و روحانی حکوُمت کے بانی، یہ ہیں محمد رسُول اللہ ___ اور اِنسانی عظمت کے ہر پیمانے کو سامنے رکھ کر ہم پوچھ سکتے ہیں، ہے کوئی جو اُن سے زیادہ بڑا، ان سے بڑھ کر عظیم ہو؟"

(لامارٹن)

دردمندی

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دردمندی کا دائرہ انسان ہی تک محدُود نہ تھا بلکہ جانوروں پر بھی ظلم و ستم توڑنے کو بہت بُرا کہا ہے۔

(ایس مارگولیوتھ)

قرآن مجید

قرآن کے مطالب ایسے ہمہ گیر اور ہر زمانے کے لیے اس قدر موزوں ہیں کہ زمانہ کی تمام صداقتیں خواہ مخواہ اس کو قبول کرلیتی ہیں اور وہ محلوں، ریگستانوں، شہر اور سلطنتوں میں گونجتا پھرتا ہے۔"

(ڈاکٹر سموئیل جانسن)

قرآن کا مذہب امن و سلامتی کا مذہب ہے۔

پادری دال رمیس ڈیڈی

قرآن وہ کتاب ہے، جس میں مسئلہ توحید کو ایسی پاکیزگی اور نفاست اور جلال و عظمت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کے سوا کسی مذہب میں نہیں۔"

(پروفیسر ایڈورڈ مونٹے)

قرآن کی فصاحت و بلاغت روز نئے نئے مسلمان پیدا کرلیتی ہے۔"

ڈاکٹر لیبان (تمدن عرب)

قرآن مجید

قرآن کی یہ حالت ہے کہ اس کی دلفریبی بتدریج فریفتہ کرتی ہے ، پھر حیران کرتی ہے ۔ اور آخر کار وجد کی سی کیفیت طاری کر دیتی ہے ۔ اسی طرح یہ کتاب تمام زبانوں میں اثر کرتی رہے گی ۔

گوئٹے جرمن فلاسفر

قرآن کے احکام عقل و حکمت کے مطابق واقع ہوئے ہیں کہ اگر انسان انہیں چشمِ بصیرت سے دیکھے ، تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے کفیل ہو سکتے ہیں ۔

(برٹش انسائیکلوپیڈیا)

قرآن میں عقائد و اخلاق اور اُن کی بنا پر قانون کا مکمل مجموعہ ہے ۔

ڈاکٹر لڈولف کرہیل

پیغمبر اسلام کے مبعوث ہوتے ہی

محمد(صلی اللہ علیہ وسلم) سے قبل عربوں کی ذہنی و دماغی صلاحیتیں ناکارہ ہو چکی تھیں، وہ شاعری اور مذہبی مباحث میں مبتلا تھے۔ مگر پیغمبر اسلام کے مبعوث ہوتے ہی ان کی قومی اور نسلی کامیابیوں نے ان میں وہ ولولہ پیدا کر دیا کہ تھوڑے ہی دنوں کے اندر ان کے ذہن اور دماغ میں وہ روشنی اور چمک دمک پیدا ہو گئی کہ یونانیوں کے بہترین دور کے لگ بھگ پہنچ گئی۔ یعنی انہوں نے ایک نئے زاویے اور قوت تازہ کے ساتھ علم کے اس ذخیرہ کو باقاعدہ نشو ونما دینی شروع کی، جس کا کام یونانیوں نے شروع کیا تھا اور شروع کر کے چھوڑ دیا تھا! ان عربوں نے ہی انسانوں کے اندر سائنس کی

تحقیقات کی تحریک کو نئے سرے سے زندہ کیا۔

موجُودہ دنیا کو علم و اقدار کی جو نعمتیں حاصل ہوئی ہیں، وہ عربوں کے ذریعے ملی ہیں جو تاریخ تمام اعلیٰ لٹریچر اور ٹھوس فلسفے کی جڑ بنیاد ہے اور یہی مضمون تھا جس میں اوّلین عرب مصنفین نے امتیاز حاصل کیا۔

"اسلام میں فلسفیانہ علوم کا عظیم الشان انبار لگ گیا تھا۔ ان کے علاوہ کوفہ، بغداد، قاہرہ، قرطبہ میں عظیم الشان یورنیورسٹیاں قائم تھیں۔ ان یونیورسٹیوں نے تمام دنیا میں اجالا کر دیا۔ اسلامی فلسفہ کا رنگ و روغن جامعہ قرطبہ ہی کے ذریعے سے پیرس اور آکسفورڈ اور شمالی اطالیہ کی یونیورسٹیوں پر چڑھا۔"

بارہویں صدی تک علم الحساب میں صفر کا پتہ تک نہ تھا۔ مگر اس زمانہ میں ایک عرب ماہر علم ریاضیات محمد امین موسیٰ نے صفر ایجاد کیا۔ اس نے سب سے پہلے اعشاریہ استعمال کیا اور مفرد اعداد کی قیمت کا تعین ان کی حیثیت کے مطابق کیا۔ الجبرا انہی کی پیدا کی ہوئی چیز ہے ستاروں کے علم کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ علم نجوم کے متعلق بہت سے آلات بناتے۔ جو آج تک استعمال ہوتے ہیں۔ فنِ ادویہ میں وہ یونانیوں سے بہت بڑھ گئے تھے۔ انہوں نے جو کتاب الادویہ مرتب کی تھی وہ آج تک جوں کی توں موجود ہے۔ ان کے علاج کے بہت سے طریقے ایسے تھے۔ جن پر آج تک عمل درآمد ہو رہا ہے ان کے جراح بے حس کرنے والی دواؤں کا استعمال جانتے تھے اور دنیا میں مشکل سے جو جراحی عمل ہوتے ہیں ان میں ان کے آپریشن بھی شامل ہیں۔ اسی طرح کیمیا میں انہوں نے نہایت عمدہ ابتدا کی اور بہت سے نئے اوزار اور نئے مرکبات مثل الکحل وغیرہ دریافت کئے۔ فنِ تعمیر میں بھی وہ دُنیا سے بازی لے گئے اور ہر قسم کی دھات سے کام لیتے تھے اس طرح پارچہ بافی میں کوئی ان سے آگے نہ بڑھ سکا۔ وہ رنگ آمیزی کے فن سے بھی واقف تھے اور کاغذ کی صنعت بھی انہی کی کوششوں کا پھل ہے۔"

مسٹر ایچ۔جی۔ویلز۔ مورخ انگلستان

غیر مسلم اردو نعت گو شعراء

بھگت کبیرداس بنارسی

کبیرداس نے ایک عجیب و غریب قطعہ کہا تھا۔جس میں ایک ایسا قاعدہ بیان کیا ہے جس کی رو سے دنیا کے تمام الفاظ اور جملوں سے "محمدؐ" کا عدد (۹۲) برآمد ہوگا۔ یہ قطعہ اس تاثر کا غماز ہے کہ دنیا جہاں کی کوئی چیز نام محمدؐ سے خالی نہیں ہے۔

قطعہ یہ ہے۔

عدد نکالو ہر چیز سے چوگن کرلو وائے
دو ملا کے پچگن کرلو۔بیس کا بھاگ لگائے
باقی بچے کے نوگن کرلو۔دو اسمیں دو اور ملائے
کہت کبیر سنو بھئی سادھو نام مُحمّدؐ آئے

تشریح :۔ جو لفظ بھی آپ فرض کریں اسکے عدد بحساب ابجد نکال لیجیے۔پھر اس عدد کو چار سے ضرب دیجئے۔حاصل ضرب میں دو کا عدد ملا دیجئے۔پھر اس حاصل جمع کو پانچ سے ضرب دیجئے۔اور پھر اس حاصل ضرب کو بیس سے تقسیم کر دیجئے، تقسیم کے بعد جو عدد باقی بچے اس کو ۹ سے ضرب دیجئے اور پھر اس حاصل ضرب میں دو کا عدد ملا دیجئے۔بس اس وقت جو عدد حاصل ہوگا وہ ۹۲ کا عدد ہوگا جو کہ محمدؐ کا عدد ہے۔اس طرح جس لفظ سے بھی آپ تجربہ کریں بالکل صحیح پائیں گے

گرو نانک ــــ جی

اٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سنڑے سول
دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت ہوئے رسول

ترجمہ:۔ وہ شخص آٹھوں پہر بھٹکتا پھرے اور اس کے سینے میں درد اُٹھتا رہے۔ وہ دوزخ میں کیوں نہ پڑے۔ جب اس کے دل میں رسول کی چاہ نہ ہو۔

م محمدؐ من توں، من کتاباں چار
من خدائے رسول نوں سچا اے دربار

ترجمہ:۔ تو حضرت محمدؐ کو مان اور چاروں کتابوں کو بھی مان تو خدا اور رسول دونوں کو مان کیونکہ خدا کا دربار سچّا ہے۔ (جنم ساکھی)

از جناب منشی دُرگا سہائے سرور جہاں آبادی

دل بیتاب کو سینے سے لگالے آجا — کہ سنبھلتا نہیں کم بخت سنبھالے آجا
پاؤں ہیں طول شب غم نے نکالے آجا — خواب میں زلف کو مکھڑے سے لگالے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا

نہیں خورشید کو ملتا ترے سائے کا پتہ — کہ بنا نور ازل سے ہے سراپا تیرا
اللہ اللہ ترے چاند سے مکھڑے کی ضیاء — کون ہے ماہ عرب کون ہے محبوب خدا
اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا

دل ہی دل میں مرے ارمان کھلے جاتے ہیں — خاک پر گر کے در اشک رلے جاتے ہیں

تیری رسوائی پہ کم بخت تلے جاتے ہیں　　ہوں سیہ کار مرے عیب کھلے جاتے ہیں

کملی والے مجھے کملی میں چھپالے آجا

کان میں کچھ جوادھر عذر زناکت نے کہا　　مرحبا بڑھ کے ادھر شاہد وحدت نے کہا

آبلائیں تری لوں جوشِ محبّت نے کہا　　پہنچا محبوب تو مشاطۂ قدرت نے کہا

خلوت راز میں اے ناز کے پالے آجا

سرکشن پرشاد۔ شاد

کان عرب سے لعل نکل کر سرتاج بنا سرداروں کا

نام محمدؐ اپنا رکھا سلطان بنا سرداروں کا

باندھ کے سر پر سبز عمامہ کاندھے پر رکھے کالی کملی

ساری خدائی اپنی کرلی مختار بنا مختاروں کا

تیرا چرچا گھر گھر ہے جلوہ دل کے اندر ہے

ذکر ہے تیرا لب پر جاری دلدار بنا دلداروں کا

بوبکر و عمر عثمان و علی تھے چاروں عناصر ملّت کے

کثرت وحدت میں جیسے حال وہ تھا ان چاروں کا

کسب تجلی کرتے تھے چاروں مہر نبوّت سے

بخت رسا تھا برج شرف میں تیرے چار یاروں کا

بادۂ عرفاں ملتا ہے ساقی کے میخانے سے

شادؔ مقدر فضل سے جاگا اب میخواروں کا

پنڈت کیفؔی دہلوی۔ برجموہن دتاتریہ

ہو شوق نہ کیوں نعت رسولِ دوسرا کا
مضمون ہو عیاں دل میں جو لولاک لما کا
تھی بعثتِ محمود خداوند کو منظور
تھا پھل وہ بشارت کا نتیجہ نہ دُعا کا
پہنچایا ہے کس اوجِ سعادت پہ جہاں کو
پھر رتبہ ہو کم عرش سے کیوں غارِ حرا کا
معراج ہو مؤمن کو نہ کیوں اس کی زیارت
ہے خلدِ بریں روضۂ پُر نور کا خاکہ
دے علم و یقیں کو مرے رفعت شہِ عالم
نام اونچا ہے جس طرح حِرا اور صفا کا
ہے حامی و ممدوح مرا شافعِ محشر
کیفؔی مجھے اب خوف ہے کیا روزِ جزا کا

دلو رام۔ کوثری

عظیمُ الشّان ہے شانِ محمدؐ
خُدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ
کتب خانے منسوخ کئے سارے
کتاب حق ہے قرآنِ محمدؐ
نبی کے واسطے سب کچھ بنا ہے
بڑی ہے قیمتی جانِ محمدؐ

شریعت اور طریقت اور حقیقت — یہ تینوں ہیں کنیزانِ محمدؐ
فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں — غلامانِ، غلامانِ محمدؐ
نبی کا نطق ہے نطق الٰہی — کلام حق ہے فرمانِ محمدؐ
خدا کا نور ہے نورِ پیمبر — خدا کی شان ہے شانِ محمدؐ
علیؓ ان میں وصیِ مصطفےٰ ہے — علیؓ ہے رنگ بستانِ محمدؐ
علیؓ و فاطمہؓ، شبیر و شبر — بسا ان سے گلستان محمدؐ

بتاؤں کوثری کیا شغل اپنا
میں ہوں ہر دم ثنا خوانِ محمدؐ

ہری چند۔ اختر

کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اسکے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا
شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصرِ کسریٰ کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا درِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

کہہ دیا لا تقنطو اختؔر کسی نے کان میں
اور دل کو سربسر محوِ تمنّا کر دیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیّا کر دیا
اِک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

جگن ناتھ - آزادؔ

سلام اس ذاتِ اقدس پر سلام اس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جسکے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر
سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمین بنکر
پیامِ دوست بنکر صادق الوعد الامیں بنکر
سلام اس پر جلائی شمع عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لئے بیتاب سجدوں کو جبینوں میں
سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ
مئے حکمت کا چھلکایا جہاں میں جس نے پیمانہ
بڑے چھوٹے میں جس نے اخوّت کی بِنا ڈالی
زمانے سے تمیز بندہ و آقا مِٹا ڈالی
سلام اس پر فقیری میں نہاں تھی جسکی سلطانی
رہا زیرِ قدم جس کے شکوہ و فرخاقانی

سلام اس ذاتِ اقدس پر حیاتِ جاودانی کا
سلام آزادؔ کا آزاد کی رنگین بیانی کا

رانا بھگوان داس

نبیِؐ مکرّم شہنشاہِ عالی ۔۔۔ بہ اوصاف ذاتی و شانِ کمالی
جمالِ دو عالم تری ذاتِ عالی ۔۔۔ دو عالم کی رونق تری خوش جمالی
خدا کا جو نائب ہوا ہے یہ انساں ۔۔۔ یہ سب کچھ ہے تری ستودہ خصالی
تو فیاضِ عالم ہے دانائے اعظم ۔۔۔ مبارک ترے در کا ہر اک سوالی
نگاہِ کرم ہو نواسوں کا صدقہ ۔۔۔ ترے در پہ آیا ہوں بنکر سوالی
میں جلوے کا طالب ہوں اے جانِ عالم ۔۔۔ دکھادے دکھادے وہ وہ شانِ جمالی
ترے آستانے پہ میں جان دونگا ۔۔۔ نہ جاؤں نہ جاؤں نہ جاؤں گا خالی
تجھے واسطہ حضرتِ فاطمہؓ کا ۔۔۔ مری لاج رکھ لے دو عالم کے والی

نہ مایوس ہونا یہ کہتا ہے بھگوانؔ
کہ جودِ محمدؐ ہے سب سے نرالی

کنور مہندر سنگھ بیدی سحرؔ

تکمیلِ معرفت ہے محبّت رسول کی ۔۔۔ ہے بندگی خدا کی اطاعت رسول کی
ہے مرتبہ حضور کا بالائے فہم و عقل ۔۔۔ معلوم ہے خدا ہی کو عزت رسول کی
تسکینِ دل ہے سرورِ کون و مکاں کی یاد ۔۔۔ سرمایۂ حیات ہے الفت رسول کی

انسانیت۔ محبّت باہم۔ تمیز، عقل جو چیز بھی ہے سب ہے عنایت رسول کی
فرمانِ ربّ پاک ہے فرمان مصطفیٰ احکام ایزدی ہیں ہدایت رسول کی

اتنی سی آرزو ہے اے ربّ دو جہاں
دل میں رہے سحرؔ کے محبت رسول کی

رگھوپتی سہائے فراقؔ۔گورکھپوری

انوار بے شمار معدود نہیں رحمت کی شاہراہ مسدود نہیں
معلوم ہے تم کو محمّدؐ کا مقام
وہ اُمّتِ اسلام میں محدود نہیں

تلوک چند محرومؔ

مبارک پیشوا جس کی ہے شفقت دوست دشمن پر
مبارک پیش رو جس کا ہے سینہ صاف کینے سے

انہی اوصاف کی خوشبو ابھی اطرافِ عالم میں
شمیمِ جانفزا لاتی ہے مکّہ اور مدینے سے

عرش حق کی طرف جب چلے مجتبیٰ ﷺ
جلوہ آرا تھا ہر سمت نور خدا

کہکشاں سے بنا اک نیا راستہ
فرش خاکی سے تا سدرۃ المنتہیٰ

احتراماً تھے استادہ جن و ملک
نغمہ گر حور و غلماں تھے صل علیٰ

نعرہ کرتے تھے سب اصفیاء اتقیاء
آج دولہا بنا سید الانبیاء

عرش اعظم سے آنے لگی یہ صدا
مرحبا مصطفیٰ ﷺ مرحبا مصطفیٰ ﷺ

زد میں گردوں ہی کیا، ماہ و انجم بھی ہیں
کس نے جانا ہے یاں عشق کا مرتبہ

پہنچے معراج میں جب رسول خدا
کائنات دو عالم سے آئی صدا

جب خودی کی حقیقت سے پردہ اٹھا
پھر کہاں دوسرا میں رہا دوسرا

حسن اور عشق ہیں آج پردہ کشا
فرش پر مصطفیٰ ﷺ عرش پر کبریا

شان معراج سے بس یہ عقدہ کھلا
مرکز عشق ہیں خاتم الانبیاء ﷺ

'لانبی بعدی' ہے قول محبوب حق
ورد اس کا ہے بھگوان صبح و مسا

تارا چند تارا لاہوری

جو رکھتا دل میں اپنے نور عشق مصطفیٰ ﷺ ہو گا
تو قندیل فلک کی طرح سینہ پر ضیاء ہو گا

اثر اک اک سخن میں اس کے ہو گا' اسم اعظم کا
وظیفہ جس کا روز و شب درود مصطفیٰ ﷺ ہو گا

غبار اس روضہ اقدس کا ماتھے پر لگاؤں گا
گزر اپنا مدینہ میں اگر مثل صبا ہو گا

کدورت دل کی یوں ہر گز نہ جائے گی' نہ جائے گی
مگر گرد مدینہ سے یہ آئینہ صفا ہو گا

کوئی اس روضہ اقدس کا بتلا دے اگر رستہ
بھلا ہو گا' بھلا ہو گا' بھلا ہو گا' بھلا ہو گا

عبادت جان کر حکم پیمبر کی اطلاعت کر
خدا کے حکم سے خالی نہ حکم مصطفیٰ ﷺ ہو گا

لوائے حمد کا پنجہ جو چمکے گا قیامت میں
اسی کے نور سے تارا کا بھی تارا چڑھا ہو گا

ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں، جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللہ اللہ، موت کو کس نے مسیحا کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا درِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسنِ کائنات
اب کسی نے اس کو عالَم آشکارا کر دیا

آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
"اِک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا"

کہہ دیا "لا تقنطوا" اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سربسر محوِ تمنا کر دیا

(پنڈت ہری چند اختر)

سلام اس فخرؐ دوراں پر

سلام اس ذات اقدس پر، سلام اس فخرِؐ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر
سلام اس پر، جو حامی بن کے آیا غم نصیبوں کا
رہا جو بے کسوں کا آسرا، مشفق غریبوں کا
سلام اس پر جو آیا رحمت للعالمینؐ بن کر
پیام دوست لے کر، صادق الوعد و امیں بن کر
سلام اس پر کہ جس کے نور سے پُرنور ہے دنیا
سلام اس پر کہ جس کے نُطق سے مسحور ہے دنیا
سلام اس پر کہ جس نے بے زبانوں کو زباں بخشی
سلام اس پر کہ جس نے ناتوانوں کو تواں بخشی
سلام اس پر، جلائی شمعِ عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لئے بے تاب سجدوں کو جبینوں میں
بڑے چھوٹے میں جس نے اک اخوت کی بنا ڈالی
زمانے سے تمیزِ بندہ و آقا مٹا ڈالی
سلام اس ذات اقدس پر حیات جاودانی کا
سلام آزادؔ کا آزادؔ کی رنگیں بیانی کا

(پنڈت جگن ناتھ آزاد)

میں بھی تب کتنا خوش نما ہوتا

تیرے ہوتے جنم لیا ہوتا — کوئی مجھ سا نہ دوسرا ہوتا
سانس لیتا تو اور میں جی اٹھتا — کاش مکہ کی میں فضا ہوتا
ہجرتوں میں پڑاؤ ہوتا میں — اور تو کچھ دیر کو رُکا ہوتا
تیرے حجرے کے آس پاس کہیں — میں کوئی کچا راستہ ہوتا
بیچ طائف بوقت سنگ زنی — تیرے لب پہ سجی دعا ہوتا
کسی غزوہ میں زخمی ہو کر میں — تیرے قدموں میں جا گرا ہوتا
کاش اُحد میں شریک ہو سکتا — اور باقی نہ پھر بچا ہوتا
تیری کملی کا سوت کیوں نہ ہوا — تیرے شانوں پہ جھولتا ہوتا
چوب ہوتا میں تیری چوکھٹ کی — یا تیرے ہاتھ کا عصا ہوتا
تیری پاکیزہ زندگی کا میں — کوئی گمنام واقعہ ہوتا
لفظ ہوتا کسی میں آیت کا — جو تیرے ہونٹ سے ادا ہوتا
میں کوئی جنگجو عرب ہوتا — اور تیرے سامنے جھکا ہوتا
میں بھی ہوتا تیرا غلام کوئی — لاکھ کہتا نہ میں رہا ہوتا

سوچتا ہوں تب جنم لیا ہوتا　　جانے پھر کیا سے کیا ہوا ہوتا

چاند ہوتا تیرے زمانے کا　　پھر تیرے حکم سے بٹا ہوتا

پانی ہوتا اداس چشموں کا　　تیرے قدموں میں بہہ گیا ہوتا

پودا ہوتا میں جلتے صحرا میں　　اور تیرے ہاتھ سے لگا ہوتا

تیری صحبت مجھے ملی ہوتی　　میں بھی تب کتنا خوش نما ہوتا

مجھ پہ پڑتی جو تیری چشم کرم　　آدمی کیا میں معجزہ ہوتا

ٹکڑا ہوتا میں ایک بادل کا　　اور تیرے ساتھ گھومتا ہوتا

آسمان ہوتا عہد نبویؐ کا　　تجھ کو حیرت سے دیکھتا ہوتا

خاک ہوتا میں تیری گلیوں کی　　اور تیرے پاؤں چومتا ہوتا

پیڑ ہوتا کھجور کا میں کوئی　　جس کا پھل تو نے کھا لیا ہوتا

بچہ ہوتا غریب بیوہ کا　　سر تیری گود میں چھپا ہوتا

رستہ ہوتا تیرے گزرنے کا　　اور تیرا رستہ دیکھتا ہوتا

بت ہی ہوتا میں خانہ کعبہ میں　　جو تیرے ہاتھ سے فنا ہوتا

مجھ کو خالق بناتا غار حسنؔ　　اور میرا نام بھی حرا ہوتا

حسن نثار

اٰمَنّا بِرَسُولِ اللّٰہ

لَامَوجُودَ اِلّا اللّٰہ لَامَشْہُودَ اِلّا اللّٰہ
لَامَقْصُودَ اِلّا اللّٰہ لَا مَعْبُودَ اِلّا اللّٰہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ہے موجود حقیقی وہ ہے مشہود حقیقی وہ
ہے مقصود حقیقی وہ معبود حق و حقیقی وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ھو ھو ھو ھو ھو ھو ھو اَللّٰہ ھُوَ اَللّٰہ
تیرا جلوہ ہے ہر سو تو ہی تو ہے تو ہی تو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

حق ھو حق ھو حق ھو حق رَبِّ نَاس وَرَبِّ فَلَق
غیر نہیں تیرا مطلق بھولوں گا میں یہ نہ سبق

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ رنگ باطل اس سے فَقْ
قلب مبطل سن کر شق قلب مسلم کی رونق

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

رَبِّیُ حَسْبِیُ جَلَّ اللّٰــہ مَـــافِیُ قَلْبِیُ اِلَّا اللّٰـــہ

حق حق حق اَللّٰــہ اَللّٰــہ رب رب رب سُبْحَانَ اللّٰہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

لَیْــسَ کَـمِثْلِــہٖ شَیْئٌ لَیْـــسَ لَـــہٗ کُـفُوًا اَحَدٌ

اس سے بُن ہے وہ نہیں بُن اَبْــصِــرُاِسْــمَــعْ دیکھ اور سن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

لَیْـــس الْھَـــادِیْ اِلَّا ھُــو کہتا ہے یہ ہر بُن مو

سنتا ہوں میں از ہر سو لَیْــسَ سِوَاکَ یَا مَنْ ھُو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

بُن کو بنایا ہے اس نے بُن کو جمایا ہے اس نے

بُن کو اگایا ہے اس نے باغ کھلایا ہے اس نے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

اَلـــلّٰـــہ الٰـــہ وربّ واحــد فــرد و واحــد وتــر و صمد

جس کا والد ہے نہ ولد ذات و صفات میں بیحد و عد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ایک حقیقی ہے وہ احد ایک نہیں وہ جو ہے عدد

پاک ہے وہ از صورت و حد کَیْفَ یُصَـوَّر کَیْفَ یُحَد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

مُنعِم وحَقّ وسَمِیع وبَصِیر   باقِی بَارِیٰ بَرّ وخَبِیر
جَامِع مَانِع مَنار و کَبِیر   رَافِع نَافِع حَیّ و قَدِیر
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

حَکَم وعَدل وعَلِیّ وعَظِیم   دَیَّان ورَحْمٰن ورَحِیم
قُدُّوس وحَنَّان وحَلِیم   فَتَّاح ومَنَّان وکَرِیم
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

وَالی وَلِی مُتَعَالِیٰ حَکِیم   وَھَّاب ورَزَّاق وعَلِیم
مَـ [illegible] یَومِ دِین وجَحِیم   مَالِک مُلکِ خُلد و نَعِیم
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

وہ ہے عَزِیز و مُجِیب شَکُور   وہ ہے بَدِیع و قَرِیب صَبُور
وہ ہے مَتِین وحَسِیب غَفُور   وہ ہے مُعِین ورَقِیب ضرور
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

وہ ہے مُقَدِّم اورغَفَّار   وہ ہے مُھَیمِن اورجَبَّار
وہ ہے مُؤَخِّر اورقَھَّار   وہ ہے بَاسِط اورسَتَّار
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

نُور مُصَوِّر اورظَاھِر   بَاطِن اَوّل اوراٰخِر
وَاجِد مَاجِد اورقَادِر   مُؤمِن مُتَکَبِّر قَاھِر
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

تـوّاب و مُـغـنِـی هَـادِی　　　مُـقْسِـط مُـحیِیْ مُمِیْت غَنِی
مُـنْتَـقِـم و قَیُّـوْم وقَـوِی　　　مُقْتَـدِر و وَاسِـع مُـحْصِـی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

مُبْدِیّ وجَلِیْل وحَفِیْظ ومَجِیْد　　　مُـعْطِیّ ووَکِیْل وسَلام و مُعِیْد
وہ ہےلَطِیْف ووَدُوْد ووَحِیْد　　　اورشَهِیْـد وحَـمِیْـد و رَشِیْد

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

وہ ہےجَوَّاد عَفُوّ عَطُوف　　　ازلی ابدی ہے مَـعْـرُوْف
یَصْـرِفْ عنّاجَمِیْعَ صَرُوْف　　　مَـوْلَـی الْـکُلِ وَهُوَ رَؤُف

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

وہ ہے محیط انس و جاں　　　وہ ہے محیط جسم و جاں
وہ ہے محیط کل ازماں　　　وہ ہے محیط کون و مکاں

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

وہ ہےمُقِیْـط ومعِـزّ ومُذِل　　　وہ ہے حَفِیْـظ ونَصِیْر اے دل
باد و آتش و آب و گل　　　سب کا وہ ہی ہے فاعل

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

مادّے اس نے پیدا کئے　　　اس کے امر کن سے بنے
دور و تسلسل کے جھگڑے　　　امر حق سے قطع ہوئے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

قابض و باعث ، خالق ہے خافض و وارث ، رازق ہے
جو ہے اس کا عاشق ہے غیرِ ناطق ناطق ہے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

کوئی نہ اس سے سابق ہے کوئی نہ اس سے لاحق ہے
کون ثنا کے لائق ہے ناطق غیرِ ناطق ہے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

سب ہیں حادث وہ ہے قدیم کوئی نہیں ہے اس کا ندیم
پیدا اس نے کئے ہیں فخیم اور اسی نے بنائے لئیم
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ایک ہی ہے وہ بے شک ایک بندہ اس کا ہر بد و نیک
کافر دل میں اس سے اٹیک اپنے دل کی ہے یہی ٹیک
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ساجھی نہ اس کا کوئی شریک وہی مَلِک ہے وہی ملیک
پاک مکاں سے اور نزدیک دیکھے سنے پست و باریک
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

وہ ہے منزہ شرکت سے پاک سکون و حرکت سے
کام ہیں اس کے حکمت سے کرتا ہے سب قدرت سے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ایک وجود حقیقی تھا غیر سراسر فانی ہوا
حق بیں نظر سے جب دیکھا برملا کہہ اٹھے عقلا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

باقی وجود حقیقت تھا باقی یکسر منفی ہوا
کہہ اٹھے یہ بعض عرفا ما فی جبی الا اللہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

ہر ہر ذرہ ہر قطرہ شاہد ہے ہر ہر لمحہ
اس کی قدرت وصنعت کا یکتائی و وحدت کا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

اللہ واحد و یکتا ہے ایک خدا بس تنہا ہے
کوئی نہ اس کا ہمتا ہے ایک ہی سب کی سنتا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

ایک نہ ہوتا گر اللہ کیسے رہتے ارض و سما
ہوتا نہ اک محتاج اک کا کس لئے یہ اس سے ملتا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

سوتا پیتا کھاتا نہیں اس کا رشتہ ناتا نہیں
اس کے پتا اورماتا نہیں اس کے جورو جاتا نہیں

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

جہل و ظلم و کذب و زنا　　خواری میخواری سَرِقہ
اس سے ممکن جس نے کہا　　لا ریب اس نے کفر بکا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

روح نہیں ہے وہ نہ جسیم　　مُقِیم ہے وہ نہ قسم و قسیم
اس کے صفات و اسما قدیم　　یہ ہے اپنا دین قویم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ہے وہ زمان و جہات سے پاک　　وہ ہے ذمیم صفات سے پاک
وہ سارے مُحالات سے پاک　　وہ ہے سب حالات سے پاک

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

پاک ہے عیبوں سے مولیٰ　　عیب کو اس سے علاقہ کیا
عیب اس کا صالح نہ ہوا　　ہو مُتعلَّق قدرت کا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

روشن ہے یہ جیسے دن　　اس کا تلوُّث نا ممکن
واقع کہتا ہے موہن　　اور پھر بنتا ہے مومن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

مَنْ اَصدَق مِنہُ قِیْلا　　مَنْ اَصدَق مِنہُ حَدِیْثا
کیسا کیسا رب نے کہا　　منکر ایک نہیں سنتا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

صدق رب جب واجب ہے کذب محال اے خائب ہے
جمع دو ضد کب جائز ہے عقل کہاں تری غائب ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

اس کا کھائے او منکر اور غرائے او کافر
کون ہے دیتا او غادر اس کے سوا ہاں او فاجر

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

میں ہوں بندہ وہ مولیٰ کون ہے اپنا اس کے سوا
میں ہوں اس کا وہ ہے مرا جس نے بنایا اور پالا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

چار عناصر پیدا کئے جو سب آپس میں ضد تھے
ایک گرہ میں کیسے بندھے یکجا کیسے جمع ہوئے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

آنکھوں میں وہ ہے سر میں وہ دل میں وہ ہے جگر میں وہ
سمع میں وہ ہے بصر میں وہ طبع میں وہ ہے فکر میں وہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

نور میں وہ ہے نظر میں وہ شمس میں وہ ہے قمر میں وہ
ابر میں وہ ہے گہر میں وہ کوہ میں وہ ہے حجر میں وہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

پروانہ میں ہے پر میں وہ　　　شمع میں وہ ہے شرر میں وہ
داء و دوا و اثر میں وہ　　　نفع میں وہ ہے ضرر میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

تخم میں وہ ہے شجر میں وہ　　　شاخ میں وہ ہے ثمر میں وہ
ماہ میں وہ ہے بدر میں وہ　　　بحر میں وہ ہے بر میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

سوز میں وہ ہے ساز میں وہ　　　ناز میں وہ انداز میں وہ
حسن بت طنّاز میں وہ　　　عشق کے راز و نیاز میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

تو میں وہ ہے من میں وہ　　　جان میں وہ ہے تن میں وہ
آبادی میں ہے بَن میں وہ　　　سِر میں وہ ہے عِلَن میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

جز میں وہ ہے کل میں وہ　　　رنگ و بوئے گل میں وہ
افغان بلبل میں وہ　　　نغمات قلقل میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

قرب و لقاء و وصل میں وہ　　　بعد و فراق و فصل میں وہ
فرض میں وہ ہے نفل میں وہ　　　اصل میں وہ ہے نقل میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

فتح و ضم و جر میں وہ　　پیش و زیر و زبر میں وہ
این و آن و دِگر میں وہ　　اس میں اس میں ہر میں وہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

بلبل طوطی پروانہ　　ہر اک اس کا دیوانہ
قمری کس کا مستانہ　　کون چکور کا جانانہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

شمع و گل و سرو و صرات　　ہیں مرآتِ لحاظِ ذات
ورنہ ہیہات و ہیہات　　پوچھتا کوئی ان کی بات

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

خود گلِ کوزہ و کوزہ گر　　خود کوزہ و خود کوزہ بر
قول رومی کر باور　　ایماں ہے اے کورہ کر

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

جلوے اس کے ہیں ہر جا　　ذات ہے اس کی جا سے ورا
قدرت سے وہ ان میں ہوا　　ذات میں ہے وہ سب سے جدا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

نت نئے جلوے ہیں ہر آن　　کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَان
خود ہی درد و خود درماں　　خود ہی دست و خود داماں

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

ہر دل میں ہے اس کی لگن آنکھوں میں وہ نور افگن
کیا صحرا اور کیا گلشن مہر وجود کی ایک کرن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

سرو و سنبل اور سمن شمشاد و صنوبر اور سوسن
نرگس نسریں سارا چمن اس کی ثنا میں نغمہ زن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

مولیٰ دل کا زنگ چھڑا قلب نوری پائے جلا
دل کو کردے آئینہ جس میں چمکے یہ کلمہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

اپنے کرم سے رب کریم ہم پہ کیا احسان عظیم
بھیجا ہم میں بفضل عمیم بحر کرم کا در یتیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

اپنے مظہر اول کو اپنے حبیب اجمل کو
پہلے نبی افضل کو پچھلے مرسل اکمل کو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

وہ جنہیں اَنفَس فرمایا بہتر برتر اعلیٰ کیا
وہ رتبہ ان کو بخشا کوئی نہیں جو پا سکتا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ایسی فضیلتیں ان کو دیں جن کا مثل امکاں میں نہیں
روح روانِ خلدِ بریں نخلِ جہاں کے اصل تئیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

نائب حضرت حق متیں شاہنشاہ چرخ و زمیں
والی تخت عرش بریں راحت جان و قلب حزیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

موج اول بحر قِدَم موج آخر بحر کرم
سب سے اعلیٰ اور اعظم سب سے اولیٰ اور اکرم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

جن کو بنایا اپنے لئے سب کو بنایا جن کے لئے
کب انہیں دے کے ان سے لئے پر سب چھوڑے تیرے لئے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

نور سے اپنے پیدا کیا نورِ حبیبِ ربِ علا
پھر اس نور کو حصے کیا ان سے بنایا جو ہے بنا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ذات کا اپنی آئینہ بے مثل و نظیر و بے ہمتا
خَلق کیا قبل از اشیا اور نبوت کر دی عطا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

جب حق کو ہوا یہ منظور عالم پر فرمائے ظہور
ہو خود معروف و مذکور جلباب خفا کردے دور

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

قالب آدم خلق کیا روح در آئے حکم ہوا
روح در آئی جب دیکھا پتلے میں ہے نور خدا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

آدم و عالم پیدا ہوئے نور سے سارے ہویدا ہوئے
جو جو اس پر شیدا ہوئے رب کے وہی گرویدہ ہوئے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

لوح جبین سیدنا آدم میں وہ نور خدا
جب طالع ہوا تو ان کا طالع قسمت بھی چمکا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

نور خدا کی برکت تھی رہنے کو جنت پائی
ندرت دولت علم ملی اور آدم ہوئے حق کے نبی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

حق نے علم اسما دیا جو نہ ملائک کو بخشا
وہ ملکہ فرمایا عطا ان پر ان کو غلبہ دیا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

آدم کو شرف ایسا ملا　　آدمی اشرف خلق ہوا
ان کو خلیفہ حق نے کیا　　تاج کرامت سر پہ رکھا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

واسطہ یہ اس نور کا تھا　　حضرت انساں قبلہ بنا
سارے فرشتوں نے سجدہ　　پیش صفی اللہ کیا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

پاک گروہ مقدس کا　　ایک علامہ معلم تھا
قوم جن سے تھا پیدا　　تھا اسے غرّہ عبادت کا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

حب سجدہ کا حکم ہوا　　سب نے کیا اس نے نہ کیا
اور متکبر نے یہ بکا　　یہ مٹی میں انگارا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

اس کو آب و گل سوجھا　　منکر ہوکر شیطاں بنا
جن کے سبب وہ حکم ہوا　　اس نے وہ نور نہیں دیکھا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

یاری جو نور نہیں کرتا　　دیکھتے کیسے فوق سما
نام حبیب و نام خدا　　ساق عرش پہ لکھا ہوا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

جوش پہ آیا رحم کا دریا　　جب سیدنا آدم نے دیا
واسطہ اس نور خدا کا　　مقبول ہوئی یوں توبہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

جب حضرت کا جی نہ لگا　　تنہائی سے گھبرا اٹھا
دل جمعی کے لئے حوا　　خلق کی بے مثل و ہمتا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

حوا سے جب آدم کا　　عہد مہر درود ہوا
آدم سے وہ نور خدا　　زوجہ کو تفویض ہوا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

پیشانی شیث میں آیا　　صلبوں رحموں میں ہوتا
پیشانی نوح میں آیا　　پھر ایسے ہی آگے بڑھا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

حضرت نوح نجی اللہ　　آدم ثانی عالم کا
یار نہ گر یہ نور ہوتا　　ان کا سفینہ کب ترتا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ابراہیم خلیل اللہ　　آگ میں جن کو ڈالا گیا
ان کا حامی نور ہوا　　نار کا بقعہ باغ بنا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

طاہر صلبوں میں ہوتا　　پاک ارحام میں رہتا ہوا
ہونا چاہا جلوہ نما　　بطن آمنہ میں آیا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

آمنہ نے یہ فرمایا　　حمل کی کلفت تھی نہ ذرا
جتنا قریں از وضع ہوا　　میں سنتی زیادہ مرحبا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ماہ اول میں آدم　　دوسرے میں ادریس افخم
تیسرے میں نوح اکرم　　چوتھے میں خلیل ارحم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

پانچویں میں اسمٰعیل　　چھٹویں میں کلیم جلیل
ساتویں میں داؤد جمیل　　ہشتم میں سلیمان جلیل

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ماہ نہم حضرت عیسیٰ　　آئے مجھ کو مژدہ دیا
اس مولود مبارک کا　　اور روح اللہ نے بھی کہا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

سن لو جب یہ نور خدا　　پیدا ہو تو تم اس کا
نام پاک احمد رکھنا　　صلّی علیہ دائما

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

اور کسی نے یہ بھی کہا　　خوا ب میں مجھ سے آمنہ
پیٹ میں تیرے امت کا　　سردار ہے اللہ اللہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

پیٹ میں تھے جب یہ سرکار　　اس سے پہلے کے اذکار
خشک تھے سب برگ و اشجار　　سوکھ گئے تھے سب اثمار

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

بے ساز و برگی کے سوا　　کوئی پھلا اور پھولا نہ تھا
بطن میں جلوہ فرما تھا　　جبکہ ہوا وہ نور خدا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

قوم مصائب کی تھی شکار　　اور آفتوں سے تھی دو چار
اور ظلموں کی تھی بھر مار　　ایک کو اک کرتا ناچار

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

جور و جفا تھا ان کا شعار　　نیتیں رکھتے تھے وہ خوار

(ناتمام ہے)

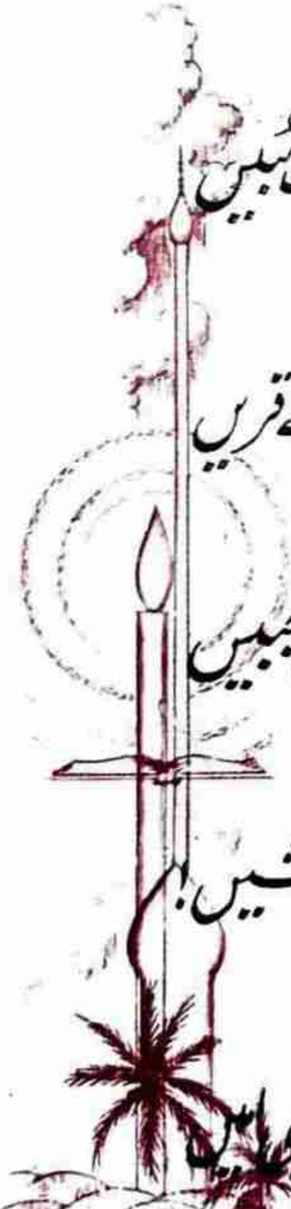
حق نے پیدا کیے جتنے بھی زمانے میں حسیں
آپؐ سا اُن میں، مگر اے شہِ دیں! کوئی نہیں

کُن کی یہ بزم سجی آپؐ کے صدقے میں حضورؐ!
لوحِ ہستی پہ درخشندہ ہیں انوارِ جبیں!

اوّلیں نعت نگار آپؐ کا خود ربِّ قدیر،
آپؐ کی شان میں قرآن کی آیاتِ مُبیں

آپؐ ہیں باعثِ نزدیکیٔ عبد و معبود،
اُدھر اللہ سے واصل، اِدھر انساں کے قریں

آپؐ کا کتنا حسیں قول ہے ہرگز نہ جُھکے
کسی اِنسان کے آگے، کسی انساں کی جبیں



صاحبِ تاج و سریر آپؐ کے آگے لرزاں
ایسا دیکھا نہیں دُنیا نے کوئی فرش نشیں!

کون ہے ذاتِ محمدؐ کے علاوہ عابدؔ
جس کو بدخواہ بھی صادق کہیں، دشمن بھی امیں



یہی سہارا ہے اِس جانِ ناتواں کے لیے
کہ دل میں عشق ہے سرکارِؐ دوجہاں کے لیے

درُود سے دلِ تاریک میں اُجالا ہے
چراغ ڈھونڈ لیا ہم نے اِس مکاں کے لیے

زمیں پہ اُن کی حکومت، فلک پہ راج اُن کا
حضُورؐ رحمت و رافت یہاں وہاں کے لیے

بلائیں کاش مدینے میں سرورِؐ عالم
جبینِ شوق تڑپتی ہے آستاں کے لیے

مرے حضُورؐ کے قدموں کو اُس نے چُوما ہے
بہت بڑا ہے یہ اعزاز آسماں کے لیے

ہزار ہا صلوات اُس پہ، جس نے بتلایا
رَوا ہے سجدہ فقط ذاتِ کُن فکاں کے لیے

خدا کے آخری پیغامبر کا دیں ہے اٹل
یہ تا قیامِ قیامت ہے انس وجاں کے لیے

یہ دین ایسے مقامات پر بھی پہنچے گا -!
ترس رہے ہیں جو توحید کی اذاں کے لیے

نبیؐ کی نعت، کوئی کھیل تو نہیں عابد
"سفینہ چاہیئے اِس بحرِ بے کراں کے لیے"

اِس بات کی گواہی تو اغیار نے بھی دی

اُسؐ کا ہی دین دہر میں ہے دینِ اعتدال

بُوجہل و بُولہب ہیں حقیر اُسؐ کے دین میں

ممتاز ہیں صہیبؓ و ابُورافعؓ و بلالؓ

اصحاب سارے اُس کے، دل و جاں کا ہیں قرار

ٹھنڈک ہماری آنکھوں کی اُس کی تمام آل

محوِ ثنائے خواجۂ بدر و حنین ہوں !

عابدؔ ہے مجھ پہ کس قدر یہ لطفِ ذوالجلال



کبھی تو مَیں بھی دیکھوں، یا نبیؐ! وہ شہرِ لاثانی

مدینہ، جس کے ذرّوں میں ہے مہر و مہ کی تابانی

نمونہ ہے تمام انسانیت کے واسطے اب بھی

ترا حُسنِ تکلّم، مہرِ اُلفت، خندہ پیشانی



ترا رُتبہ خدائی میں ہے سب سے برتر و اعلیٰ

تری توصیف میں نازِل ہوئیں آیاتِ قرآنی

خُدا نے تیرے ہی صدقے میں دو عالم بنائے ہیں

نہ کیوں ممنون ہو تیری ہمیشہ نسلِ انسانی

تری چوکھٹ سے وابستہ ہے جو بھی یا رسُول اللہ!

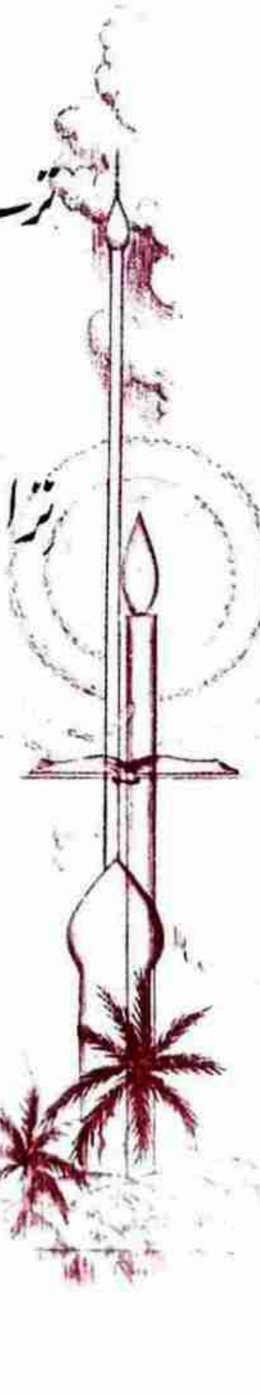
اُسے دُنیا میں کوئی غم، نہ عقبیٰ میں پریشانی

ترے اسمائے عالی کیوں نہ ہوں وردِ زباں ہر دم
کہ ہو جاتی ہے اِس اَذکار سے مشکل میں آسانی

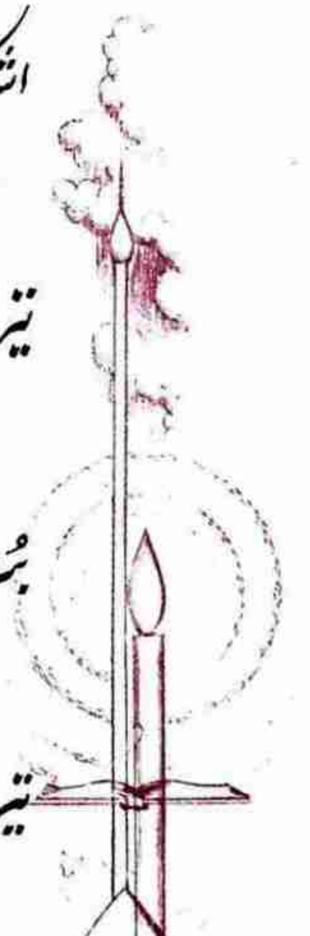
ہے رنگ و نسل کی تفریق سے بالا تری اُمّت
کہ وہ مصری، نہ تورانی، نہ ایرانی، نہ افغانی

ترے خُدّام کو اللہ نے یہ مرتبہ بخشا
کہ اُن کے پاؤں کی ٹھوکر میں ہے اورنگِ سلطانی

ترا عابد کرے جتنا بھی فخر اس بات پر کم ہے
کہ بخشی ہے اُسے اللہ نے تیری ثنا خوانی



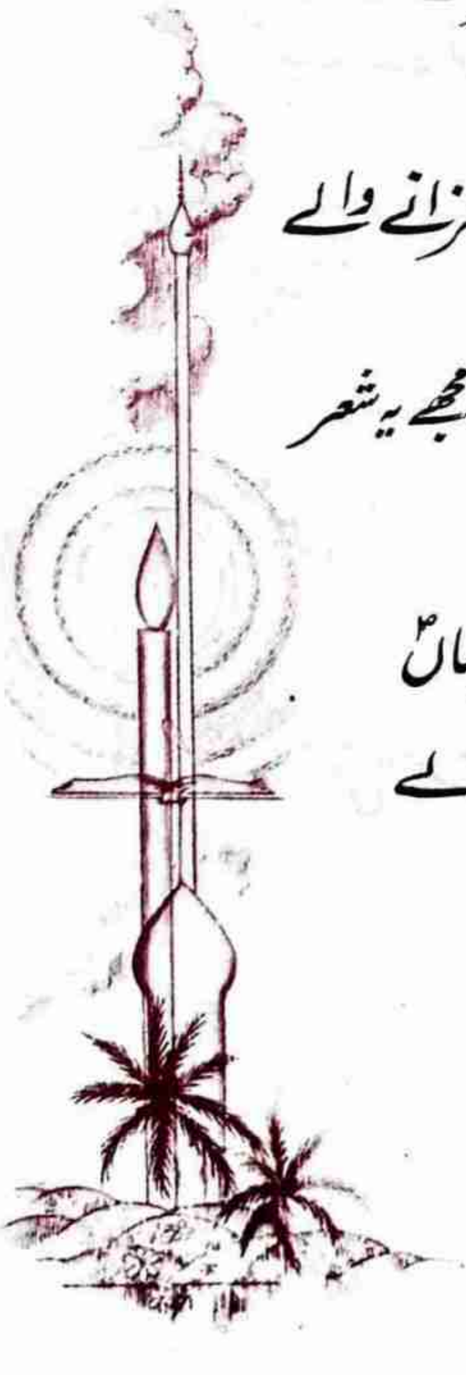
خلق کو خالقِ اکبر سے ملانے والے
حق کا پیغام زمانے کو سُنانے والے
آج اُمّت کی بھی سوئی ہُوئی تقدیر جگا
کُرۂ ارض کی تقدیر جگانے والے
اشک افشانیٔ اُمّت پہ بھی ہو ایک نظر
رونے والوں کو محبّت سے ہنسانے والے
تیری اُمّت کی بھی اب دُور ہو فرقہ بندی
تفرقے سارے زمانے کے مٹانے والے
بُت تعصّب کے بھی اُمّت کے دلوں سے نکلیں
حرمِ کعبہ سے اصنام ہٹانے والے
تیری اُمّت کی تباہی پہ تُلی ہے دُنیا
ساری دُنیا کو تباہی سے بچانے والے



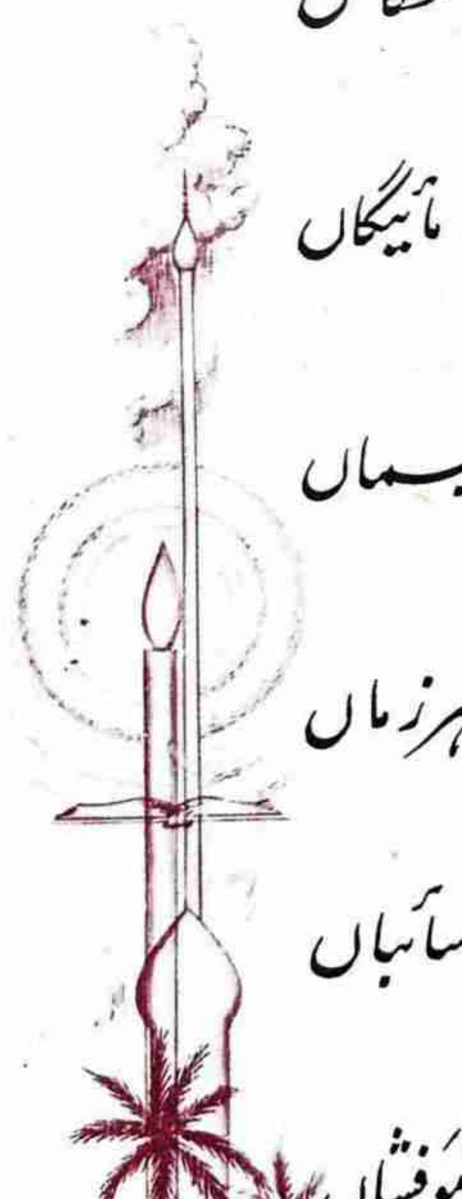
نام لیوا ترے محتاج ہوئے غیروں کے
علم و تہذیب زمانے کو سکھانے والے
کتنے ہی ملکوں میں محکوم ہیں تیرے شیدا
نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑانے والے
تیری اُمّت نہ ہو دُنیا میں کسی کی محتاج
فخرِ کونینؐ ! اے رحمت کے خزانے والے

روزنامہ مشرق میں یہ نعت پڑھ کر حضرت نظیؔر لدھیانوی نے مجھے یہ شعر لکھ کر بھجوایا۔ (عابد نظامی)

مژدہ اے عابدِ خوش بخت کہ شاہِ دوجہاںؐ
اپنے دربار میں ہیں تجھ کو بُلانے والے



لکھ اے قلم نعتِ شہِ انس و جاں
جس کے لیے خَلق ہوئے کُل جہاں
جس کو کہا حق نے رؤف و رحیم
فخرِ رُسُل، سرورِ کون و مکاں
اُمّی، مگر واقفِ اسرارِ کُل !!
بندہ، مگر مایۂ بے مائیگاں
جس کو ملی آخری روشن کتاب
خالقِ کونین کا وہ ترجماں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جس کی زباں پر یہ رہا ہر زماں
وہ کہ بلا سایہ تھا جس کا وجُود
سب کے لیے ہے جو مگر سائباں
مہر و مہ و کاہکشانِ فلک
اُس کی بدولت ہیں سبھی ضَوفشاں



نَصب اُسی کا ہے عَلَم چرخ پر
سِکّہ اُسی کا ہے زمیں پر رواں
لاکھوں سلام اُس پہ ہوں جس کے طفیل
مجھ پہ ہوئی ذاتِ خدا مہرباں
شکرِ خدا اُس کا ثنا خواں ہوں میں
جس کا ثنا خواں ہے خدائے جہاں
ذکرِ نبیؐ راحتِ قلبِ حزیں !
مجھ کو ملی عابد اسی سے اماں



یہ پھل پھول لگنا تمہاری عطا ہے

دلوں کو یہی زندگی بخشتا ہے ترا درد. الفت ہی دل کی دوا ہے
گلستان دنیا کا کیا ذکر آقا کہ طوطی ترا سدرہ پر بولتا ہے
مریض معاصی کو لے چل مدینہ مدینہ ہی عصیاں کا دارالشفا ہے
جو واصل ہے تم تک تو واصل ہے حق تک جو تم سے پھرا ہے وہ حق سے پھرا ہے
نماز اور روزے، زکوٰۃ اور حج سب ہیں مقبول سب جب تمہاری ولا ہے
عمل سب اکارت تمہارے عدو کے کہ ارشاد ربی جَعَلْنَا هَبَا ہے
محبت تمہاری محبت خدا کی عداوت تمہاری خدا سے دغا ہے
وہ کیسی ہی جھیلے مشقت ادا میں ادا کچھ نہیں ہے وہ سب کچھ قضا ہے
محبت تمہاری ہے ایمان کی جاں اگر یہ نہیں ہے تو ایماں ہوا ہے
کرے لاکھ دعوائے ایمان دشمن منافق کا دعوائے ایماں دغا ہے
خدا پر بھی ایماں اسی کو ہے حاصل جسے جان ایمان تجھ سے ولا ہے
خدا کے یہاں ہے سر افراز اتنا تری بارگہ میں جو جتنا جھکا ہے
اَغِثْنَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ اَغِثْنَا تباہی میں بیڑا ہمارا پھنسا ہے
یہ سچ ہے بد اعمالیوں ہی نے اپنی ہمیں روز بد یہ دکھایا شہا ہے
بہت نام لیوا ہوئے قتل و غارت خبر کیا نہیں تم سے کیا کچھ چھپا ہے
تصور میں بھی جو نہ تھے وہ مظالم ہوئے اور ابھی تک وہی سلسلہ ہے
نہ دیکھا تھا جو چشم گردوں نے اب تک ترے بندوں نے وہ ستم اب سہا ہے
چھنے مال و دولت ہوئے قتل و غارت ہزاروں کا ناموس لوٹا گیا ہے

لکھو کھا کیئے ٹھنڈے سفا کیوں سے   مگر ظالم اب تک بھی گرما رہا ہے

جو حق چاہتا ہے یہ وہ چاہتے ہیں   جو یہ چاہتے ہیں وہ حق چاہتا ہے

مگر مولیٰ اب تو سزا پا چکے ہم   کرم کیجئے اب یہی التجا ہے

نکوکار بندے ہی کیا ہیں تمہارے   یہ بدکار بھی آپ ہی کا شہا ہے

نہ کیجے نظر اس کی بدکاریوں پر   کرم کیجئے جو شعار آپ کا ہے

جو پہلے تھے آقا غلام آج ٹھہرے   غلام اپنے آقا کا آقا بنا ہے

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوىٰ سے ہے روشن   زبان مقدس پہ حق بولتا ہے

انہیں کی رسائی ہے ذات خدا تک   سوا ان کے کوئی بھی اس تک رسا ہے؟

دو عالم کو کردوں میں اس سر پہ صدقے   نثار مدینہ جو سر ہو چکا ہے

اگر چہ ہے مکہ کی عظمت مسلم   مگر میرا دل طیبہ ہی پر فدا ہے

ہے معراج قسمت حضوری یہاں کی   ہمیں آپ کا روضہ عرش علا ہے

نکوکار ہے آپ کا بد ہے کس کا   وہ بھی آپ کا ہے جو بد ہے برا ہے

کہاں تک سہیں ہم مخالف کے طعنے   خبر لیجئے وقت صبر آزما ہے

مقدر کے تم ہو مقدر تمہارا   جو مرضی تمہاری ہے وہ قدر و قضا ہے

خدا کی جو مرضی وہ مرضی تمہاری   جو مرضی تمہاری خدا کی رضا ہے

ہے اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ اس کا   ترے ہاتھ میں ہاتھ جس نے دیا ہے

أَنَا قَاسِمٌ سے ہے روشن جہاں میں   جسے جو ملا وہ تمہارا دیا ہے

حبیب خدا ہے یہاں جلوہ فرما   یہ گنبد نہیں برج عرش خدا ہے

بتقدیر قادر مقدر وہ پایا   کہ مرضی ہی گویا قدر اور قضا ہے

یہاں بھیک لینے نہ کیوں آئے دنیا   شہنشاہ عالم کی دولت سرا ہے

خدا ہی کی قدر اس نے ہرگز نہ جانی — ترے رتبے میں جس کو چون و چرا ہے
نہ اہل نظر کا بنے سجدہ گہ کیوں — جہاں نقش پائے حبیب خدا ہے
اسی در کا محتاج ہے سارا عالم — اسی در سے پلتا پلے گا پلا ہے
یہ کون و مکاں یہ زمین و زماں سب — بنے تیری خاطر تو وجہ بنا ہے
بنایا تجھے ایسا خالق نے تیرے — کہ ذات خدا کا تو ہی آئینہ ہے
بنایا تمہیں اپنا مظہر خدا نے — جہانوں کو مظہر تمہارا کیا ہے
یہ چاہت ہے محبوب تیری خدا کو — جو تو چاہے وہ بھی وہی چاہتا ہے
کچھ ایسا سنوارا ہے تجھ کو خدا نے — کہ تو ہی خدائی کا دولہا بنا ہے
تمہارے ہی دم کی ہیں ساری بہاریں — تمہارے ہی دم سے یہ نشو و نما ہے
تمہارا ہی رنگ اور تمہاری ہی بو تو — ہے ان پھولوں میں ورنہ پھر اور کیا ہے
چمن ہونا سیراب و شاداب ہونا — یہ پھل پھول لگنا تمہاری عطا ہے
اسی دم سے آباد سارے جہاں ہیں — اسی دم سے سارا وجود و بنا ہے
ہے زیر نگیں تیرے ملک الٰہی — تو ہی شاہ والائے قصر دنیٰ ہے
تو وہ تاجور ہے کہ تاج رفعنا — ترے فرق اقدس پہ حق نے دھرا ہے
مہ و خور چمکتے دمکتے ہی نہ یوں — یہ تیری چمک ہے یہ تیری ضیا ہے
ستاروں کی آنکھوں میں ہے نور کس کا — تمہاری چمک ہے تمہاری ضیا ہے

(یہ نعت پاک ناتمام ہے)

قلم دیا ہے خدا نے تری ثنا کے لیے
ہزار بار ہے شکر اُس کا، اِس عطا کے لیے

تری غلامی کی صورت میں بخش دی شاہی
خدا کا کتنا کرم ہے یہ اِس گدا کے لیے

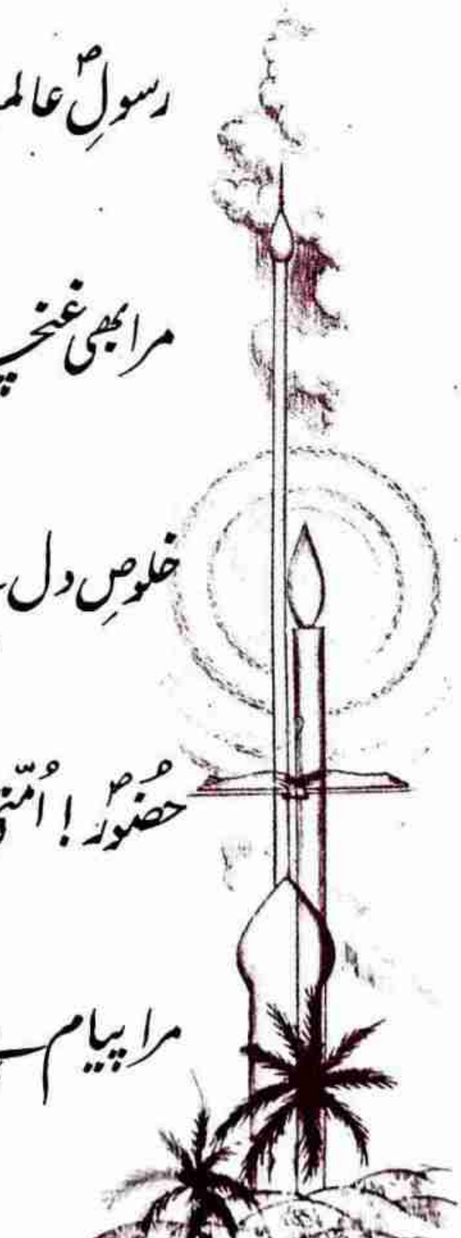
رسولِؐ عالمیاں! تیری اقتدا میں نماز
بہت بڑا تھا یہ اعزاز انبیاؑ کے لیے

مرا بھی غنچۂ امید اب تو کھل جائے
ترس رہا ہوں ترے شہر کی ہوا کے لیے

خلوصِ دل سے کیے جاؤ ذکرِ صلِّ علیٰ
کہ یہ وظیفہ بہت ہے ہر ابتلا کے لیے

حضورؐ! اُمّتی رُسوا ہیں آج دنیا میں
حضورؐ! اُن پہ نگاہِ کرم خدا کے لیے

مرا پیام ہے ہر نعت گو کو یہ عابد
پڑھے کتابِ مُبیں مدحِ مصطفیٰؐ کے لیے



خوشبو ہے دو عالم میں

خوشبو ہے دو عالَم میں تیری اے گُلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں تیرے اوصافِ حمیدہ
تجھ سا کوئی آیا ہے، نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالَم کا جریدہ
مضمر تیری تقلید میں عالَم کی بھلائی
میرا یہی ایمان ہے، یہی میرا عقیدہ
اے ہادیٔ برحقؐ! تیری ہر بات ہے سچّی
دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے تیرے لب سے شنیدہ
اے رحمتِ عالمؐ! تیری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے مرا قلبِ تپیدہ
تو روحِ زمین، روحِ چمن، روحِ بہاراں
تو جانِ بیاں، جانِ غزل، جانِ قصیدہ
ہے طالبِ الطاف مرا حالِ پریشاں
محتاجِ توجّہ ہے مرا رنگِ پریدہ
خیرات مجھے اپنی محبت کی عطا کر
آیا ہوں ترے در پہ بہ دامانِ دریدہ
یوں دور ہوں تائب میں حریم نبویؐ سے
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخِ بریدہ

(حفیظ تائب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تضمیناتِ رازیؔ

برکلامِ امام احمد رضا خان فاضل بریلی قدس سرہ العزیز

علم ، اخلاص ، عمل ، عشق ، خیالات بلند
کیا سے کیا بخشے خدا نے ہیں کمالات بلند
تختِ اقلیمِ سخن پر ہے رضاؔ کا قبضہ
میرزا داغؔ کا تصدیق پہ ہے ہات بلند

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

خِلق میں سب سے یکتا ہمارا نبی
خُلق میں سب سے اچھا ہمارا نبی
خَلق کا ہے سہارا ہمارا نبی

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

واقفِ حدِّ سدرہ ہمارا نبی
صاحبِ سیرِ اسرا ہمارا نبی
لامکاں تک ہے پہنچا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

دورِ ظلمت میں مہرِ درخشاں ہوا
وہ تب و تابِ ہستی کا عنواں ہوا
جوہرِ رفعتِ شانِ انساں ہوا

بزمِ آخر کا شمعِ فروزاں ہوا
نورِ اوّل کا جلوا ہمارا نبی

جس کا ہے مسندِ اختصا پر جلوس
جس کا ہے ہر حدِ انتہا پر جلوس
جس کا ہے تختِ اوجِ دنیٰ پر جلوس

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی

تھیں زبور و اناجیل و تورات میں
ضوفشاں وہ چمکتی ہوئی آیتیں
سامنے کیا ''کتابِ مبیں'' جل سکیں

بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع، وہ لے کر آیا ہمارا نبی

جس کے ہونے سے پیدا ہوئی کائنات
جس کے دستِ تصرف میں ہیں شش جہات
کہیے جس ذات کو منبعٔ معجزات

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

کیا اُٹھیں عقل کی نقش آرائیاں
ہے پرے لفظ و معنی سے یہ داستاں
واہ کیا لامکاں کی تھیں پیمائیاں

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں
سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی

رقص کرتی ہے مہکی ہوئی موجِ گُل
ہو کے ٹکراتے ہیں مست مینا و مُل
ہر طرف شہرہ ہے ہر طرف شور و غُل

خلق سے اولیا سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

جس کی زلفوں کے چھینٹے وجود و عدم
جس کی آنکھوں کی گردش حدوث و قِدم
جس کا شیدا عرب جس پہ قرباں عجم

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیحِ دل آرا ہمارا نبی

صبحِ فردوس یا عشوۂ حور ہو
مصر، کنعاں کے جلوؤں سے مخمور ہو
کوئی کیا ہی سہی کتنا مشہور ہو

ذِکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکیں ، حسنِ والا ہمارا نبی

وہ کہ مقصودِ حرفِ دعائے خلیل
جس کا صدقہ ہوا زمزمِ اسمعیل
موج در موج ہے جو سخا کی دلیل

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

جیسے صحفِ بقا ایک ہے ویسے ہی
جیسے قبلہ روا ایک ہے ویسے ہی
جیسے دینِ ہدیٰ ایک ہے ویسے ہی

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی

زلفِ عالم بگڑتی ، سنورتی رہی
فکر پر گرد جمتی ، اترتی رہی
نوعِ آدم پھسلتی ، سنبھلتی رہی

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی

اپنی چادر کو جتنا ہو پھیلایئے
آیئے مانگیے پایئے جایئے
کور عقلوں کو جا کر یہ سمجھایئے

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

نقشِ مہرِ ہدایت اُبھرتے رہے
نور افشانیوں کے رہے سلسلے
منزلیں جن سے پاتے رہے قافلے

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

جن کی تقدیس پر سارے قدسی نثار
جن سے شانِ نیابت ہوئی آشکار
جن کو بخشا خدا نے ہر اک اقتدار

ملکِ کونین میں انبیا تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

عالمِ جاں میں بس بزم آرا وہ ہے
جس میں بستے ہیں ہم ساری دنیا وہ ہے
حسنِ زیبائے چشمِ تماشا وہ ہے

لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی

سارے اجلوں سے اُجلا سمجھیے جسے
سارے نکھروں سے نکھرا سمجھیے جسے
سارے ستھروں سے ستھرا سمجھیے جسے

سارے اچھوں سے اچھا سمجھیے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

سارے تختوں کا آقا سمجھیے جسے
سارے شاہوں کا مولا سمجھیے جسے
حاکمِ کل رعایا سمجھیے جسے

سارے اونچوں سے اونچا سمجھیے جسے
ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

رازدانِ ازل علم میں کاملو
عہدِ میثاق کے شاہد و عارفو
گوشِ حیرت ہیں وا میرے کچھ تو کہو

انبیا سے کروں عرض کیوں مالکو
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

آیا شکلِ بشر جو اُتر کے ، وہ ہے
جس کے پیغام صدقِ خبر کے ، وہ ہے
جس کو سجدے شجر کے حجر کے ، وہ ہے

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے ، وہ ہے
نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

سب مہکتے گلوں میں ہی مہکا کیے
سب سنورتی رُتوں میں ہی سنورا کیے
سب برستی فضاؤں میں برسا کیے

سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے
اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

جس کی آمد سے باطل ہوا مسترد
جس نے کی شرحِ تفہیم ذاتِ احد
جس نے بخشا بشر کو جمالِ خرد

جس نے مردہ دلوں کو دی عمرِ ابد
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

عاصیو فکرِ محشر نہ کی جے کہ ہیں
آیئے جامِ تسکین پی جے کہ ہیں
چاکِ دامانِ رازؔی کو سی جے کہ ہیں

غمزدوں کو رضؔا مژدہ دی جے کہ ہیں
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے

مسند فروزِ منصبِ اعلیٰ کہوں تجھے
فرماں روا میں ملکِ خدا کا کہوں تجھے
آقائے جسم و جانِ رعایا کہوں تجھے

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

تجھ کو ''وجودِلا'' کی میں تردید گہ کہوں
تجھ کو نوازشات کی تحدید گہ کہوں
حرفِ طلب کشید کی تشدید گہ کہوں

حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں
جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تجھے

وادیٔ نور کی کوئی موجِ صبا کہوں
وجہِ نمود و حسنِ کشودِ نوا کہوں
مقصودِ سازِ نغمۂ قالوا بلیٰ کہوں

گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں
درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

طورِ کلیم پر سرِ فاراں کو دوں شرف
حسنِ جناں پہ جلوۂ جاناں کو دوں شرف
صد ہا چمن پہ چاکِ گریباں کو دوں شرف

صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف
بے کس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

چھنتی ہیں تیرے شیشۂ پیکر کی تابشیں
عالم ہیں تیرے گوہرِ جوہر کی تابشیں
بے مثل تیرے جلوۂ انور کی تابشیں

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

نقطہ کہوں ، مدارِ خطِ ہر طرف کہوں
پردہ کہوں ، ظہور کہوں ، نشر و لف کہوں
باراں کہوں ، گہر کہوں ، شکلِ صدف کہوں

بے داغ لالہ یا قمرِ بے کلف کہوں
بے خار گلبنِ چمن آرا کہوں تجھے

جانِ ستم زدہ پہ یہ احساں کروں شہا
تریاقِ زہرِ نابۂ عصیاں کروں شہا
کارِ حسابِ حشر کو آساں کروں شہا

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے

سوئے مطافِ قدسیاں اب لے چلا جنوں
جلوہ فروغِ جامِ جہندہ نما پیوں
محتاجِ خضر ، ذوقِ تمنا نہ میں کروں

اس مردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں
تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

اے نازشِ جمالِ گلستانِ آگہی
جانِ خیال و معنیٔ رنگِ سخنوری
مدحت تری کلامِ الٰہی میں آ پڑی

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

پلکوں پہ کائناتِ تمنا ہے آ جمی
اے چشمِ گریہ ناک چھلکنا نہ تو ابھی
اے دل تڑپ نہ اتنا ادب کی ہے جا یہی

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثنا خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

کوئی تو راہِ شرک کی کھائی میں جا پڑا
کوئی قیاس خود پہ انہیں کرتا مر گیا
رازؔی فدا کہ فصلِ ممیّز ہوئی ادا

لیکن رضؔا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا

غم کے ماروں کی طرف مطلعٔ باران گیا
شکوۂ گردشِ ایام کا امکان گیا
ہے کوئی اُن کے کرم سے تہی دامان گیا؟

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشاں گیا
ساتھ ہی منشئ رحمت کا قلم دان گیا

اپنے جرموں کا اٹھائے ہوئے نقصان گیا
دربدر ٹھوکریں کھاتا میں پریشان گیا
کوئی سنتا ہی نہیں سننے سے ہر کان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے آقا مرے مولیٰ ترے قربان گیا

صبح آئی نہ کبھی ، شامِ تمنا ہی رہی
بسملِ شوق تہِ دامِ تمنا ہی رہی
جنبشِ اشک کہ پیغامِ تمنا ہی رہی

آہ وہ آنکھ کہ ناکامِ تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پُر ارمان گیا

لوحِ تقدیر بنا صفحۂ مسطور رہا
علم ہے نور تو یہ نور علیٰ نور رہا
قبلۂ جلوۂ انوارِ سرِ طور رہا

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

اُن کا انعام ہے مجھ پر ہے اُنہیں کا اکرام
نسل در نسل ہوں میں آلِ پیمبر کا غلام
بدعقیدوں کو تو میں دور سے کرتا ہوں سلام

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

کچھ حمیت نہ سہی کچھ تمھیں غیرت نہ سہی
کچھ مروت نہ سہی تم میں شرافت نہ سہی
اہلِ سنت نہ سہی ، اہلِ نجابت نہ سہی

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

مانگنے کی جو کوئی تیری ہے حد مانگ اُن سے
مانگنے سے ترا بڑھ جائے گا قد مانگ اُن سے
تو غلام اُن کا ہے جا جا کے سند مانگ اُن سے

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اہلِ حق کیوں نہ کریں تجھ پہ تعجب آخر
کیوں ترے دل کو نہیں اُن سے تقرب آخر
باعث بے ادبی ہے یہ تسلب آخر

اف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

جن کو جینا تھا اے رازؔی وہ تو جینے پہنچے
مئے خوش رنگ بھرے جام وہ پینے پہنچے
عشق کو جتنے بھی لازم تھے قرینے ، پہنچے

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

جو اعیانِ ثابت ہیں کہلانے والے
قلم سے سرِ لوح تک آنے والے
وہ کیفِ ھبا میں بکھر جانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

نہ آداب و پاسِ وفا و شریعت
ہے ہر فردِ عصیاں بقیدِ خجالت
بہ لوحِ جبیں داغِ رسوائے امت

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

لبِ ہستی حرفِ دعا تجھ کو رکھے
اجابت جمالِ ادا تجھ کو رکھے
عمل کی جزا مدّعا تجھ کو رکھے

مدینے کے خطّے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تو آثارِ اسما کا نقشہ ہے واللہ
تو کُن کے دوائر کا نقطہ ہے واللہ
تو بے میم احمد کا جلوہ ہے واللہ

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

اشارہ کریں وہ سواری کو روکو
مجھے دیکھ کر جب وہ فرمائیں بولو
کروں گا میں محشر میں یوں عرض لوگو

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جابجا تھانے والے

حضور اُن کے گردن کو خم رکھ کے چلنا
تو سانسوں کی رفتار کم رکھ کے چلنا
تو آنکھیں بہ اندازِ نم رکھ کے چلنا

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

قطاروں میں ہے اب ہجومِ گداگر
چھلکتے ہیں ہاتھوں میں کوثر کے ساغر
عجب دل ربا دیکھ پیاسوں کا منظر

چل اٹھ جبہ فرسا ہو ساقی کے در پر
درِ جود اے میرے ستانے والے

احادیث و قرآں کو عقلوں پہ پرکھیں
مفاہیم لفظ و معانی کو بدلیں
اطاعت میں حصرِ فقد کو نہ سمجھیں

ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

یہ دورِ شب و روز چلتا رہے گا
عدم رنگ اپنا بدلتا رہے گا
زمانہ انہیں زندہ لکھتا رہے گا

رہے گا یونہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

وہ پیشِ حساب اُن کی امت اب آئی
وہ پُرزور اُن کی حمایت اب آئی
کرم پر وہ مائل طبیعت اب آئی

لو آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

اے رازؔی نہ بحثوں میں تم جاں کھپانا
برا دور ہے اپنا ایماں بچانا
یہ ہے بات گُر کی یہ سب کو بتانا

رضؔا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں

چشمِ جنوں سے کس نے پردے اٹھا دیے ہیں
چہرے غموں کے مارے اب مسکرا دیے ہیں
دائم خموش تھے جو وہ چہچہا دیے ہیں
بادِ صبا نے گلشن جنبش میں لا دیے ہیں
اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل دیے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

پھیلی ہوئی ہیں خطۂ کثرت پہ اُن کی آنکھیں
ہر آن سائباں ہیں امت پہ اُن کی آنکھیں
رہتی ہیں سائلوں کی حاجت پہ اُن کی آنکھیں
پیہم رہی ہیں مائل شفقت پہ اُن کی آنکھیں
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بجھا دیے ہیں روتے ہنسا دیے ہیں

مشہور گرمِ فتنہ بازار اس کا کتنا
اعمالِ بے جزا کا انبار اس کا کتنا
کوتاہیٔ عمل اور اظہار اس کا کتنا
ہر زخم حد سے گہرا ہر بار اس کا کتنا
اک دل ہمارا، کیا ہے آزار اس کا کتنا
تو نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیے ہیں

خیر کثیر اُن کے جب دستِ گنج میں ہو
پھر کیوں سکوت نطقِ ہر مدح سنج میں ہو
فالج میں مبتلا ہو کوئی قولنج میں ہو
بیمارِ مصطفےٰ ہو اور شش و پنج میں ہو
اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

دل جاں طوافِ کوئے جانانہ کرتے ہوں گے
بابِ عطا نہ کیا کیا ہر روز کھلتے ہوں گے
کیا کیا نہ جلوے بہرِ خیرات ملتے ہوں گے
بے دام بھی وہاں پر داموں میں بکتے ہوں گے
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیے ہیں

وہ فخر فرشیوں کے وہ ناز عرشیوں کے
قاسم وہ رفعتوں کے ناصر وہ پستیوں کے
خاتم نبوتوں کے رہبر وہ اُمّیوں کے
مظہر جمالِ حق کے ساقی وہ مستیوں کے
اسراء میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیے ہیں

جب سمتِ قبلہ بدلے چاہو تمہاری جانب
پھر کیوں نہ مغفرت کا رخ ہو تمہاری جانب
حق نے کہا ہے جاؤ ہم کو تمہاری جانب
جرموں کو لا رہے ہیں رو رو تمہاری جانب
آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہی پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیے ہیں

خلدِ بریں کی جانب جاتے اے خوش نصیبو
برخاست بزمِ محشر کر کے اے جانے والو
اک بار پیچھے مڑ کر ہم جیسوں کو بھی دیکھو
ہیں گردِ راہ ہم بھی ہم کو بھی ساتھ لے لو
دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پُرخار بادیے ہیں

دنیا میں کوئی تیری ایسا بھی فرد ہو گا
امت کے واسطے جو تصویرِ درد ہو گا
روئے عتاب تیرا اب بھی نہ زرد ہو گا
راتوں کو کون ایسا آتش نبرد ہو گا
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفیٰ ﷺ نے دریا بہا دیے ہیں

تاریک آئینوں میں چہرہ کسی نے مانگا
حسنِ ادا کی خاطر لہجہ کسی نے مانگا
ارض و سما کی حد کا قبضہ کسی نے مانگا
افشائے لامکاں کا جلوہ کسی نے مانگا
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں در بے بہا دیے ہیں

کہنے کو کہہ رہے ہیں کتنے ہزار عالم
مدحِ شہِ عرب میں رطب اللسان پیہم
لہرا رہا ہے کس کی فکرِ رسا کا پرچم
رازیؔ نے جو کہا ہے کہتے ہیں آج وہ ہم
ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیے ہیں

☆

وہ دل نہیں نہ جس میں ہو اُلفت حضور ﷺ کی
وہ لب نہیں نہ جن پہ ہو مِدحت حضور ﷺ کی

روزِ ازل سے آپ ہیں اللہ کے نبی
روزِ ابد تلک ہے یہ بعثت حضور ﷺ کی

قرآن اصل میں ہے ثنائے شہِ زمن
آیات میں ڈھلی ہوئی قامت حضور ﷺ کی

جن پر خدا اور اُس کے فرشتے پڑھیں درود
وہ ذاتِ مصطفیٰ ہے وہ عترت حضور ﷺ کی

بدر کمال بن کے وہ لائے خدا کا نور
ہے تیرگی میں چاندنی طلعت حضور ﷺ کی

گلزار ہست و بُود میں اُن سے ہے رنگ و بُو
مہکی ہوئی ہے دہر میں نکہت حضور ﷺ کی

سچے خدا کا راستہ دکھلا دیا ہمیں
ہے رہنمائے راستی دعوت حضور ﷺ کی

کلمہ پڑھا کے دامنِ رحمت میں لے لیا
اُمت پہ کس قدر ہے یہ نعمت حضور ﷺ کی

پایا ہے جس نے دین، خدا کے حبیب کا
کتنی وہ خوش نصیب ہے اُمّت حضور ﷺ کی

چرچا ہے کُو بکُو مِرے آقا کا چار سُو
پہنچی کہاں کہاں نہیں شہرت حضورﷺ کی

لاہوت تک سجائے گئے آسماں سبھی
ہے کس قدر خدا کو بھی چاہت حضورﷺ کی

"قَوْسَیْنِ" تک کا فاصلہ آتا ہے کچھ سمجھ
"اَدْنٰی" میں فوقِ فہم ہے قربت حضورﷺ کی

فرمایا "اِذْ رَمَیْتَ" وَلٰے ذاتِ حق "رَمَا"
ہے ماورا گماں سے بھی طاقت حضورﷺ کی

اُنگلی اُٹھا کے چاند کو دو نیم کر دیا
اللہ رے یہ عظمت و رفعت حضورﷺ کی

دیتے ہیں سنگ زن کو بھی آقا مِرے دُعا
ہے جاں کے دشمنوں پہ بھی شفقت حضور ﷺ کی

مدّاح حُسنِ خلق کے احباب ہی نہیں
اغیار بھی ہیں مانتے عظمت حضور ﷺ کی

تبلیغ دیں ، سیاست و جنگ و سکون میں
غالب رہی بصیرت و حکمت حضور ﷺ کی

گھر بار اپنا چھوڑ دیا دیں کی راہ میں
قربانیوں کا درس ہے ہجرت حضور ﷺ کی

قرآنِ پاک میں بصراحت ہے یہ لکھا
طاعت ہے کردگار کی ، طاعت حضور ﷺ کی

مطلوبِ مصطفیٰ ہے خدا کی رضا فقط
اَللہ کی رضا کو ہے رغبت حضور ﷺ کی

کر بیٹھیں لوگ جس گھڑی ظلم اپنی جان پر
ہے حکم ، ہوں وہ حاضرِ خدمت حضور ﷺ کی

بخشش خدائے پاک سے پس وہ کریں طلب
چاہیں پئے نجات شفاعت حضور ﷺ کی

ہو گی قبول توبہ بھی اور اس پہ مستزاد
رحمت خدائے پاک کی برکت حضور ﷺ کی

کیا کام کر دکھائے محمد ﷺ کی آل نے
کیا کام کر گئی ہے یہ نسبت حضور ﷺ کی

تطہیر کررہا ہے خدا آپ ہی بیاں
کتنی بلند شان ہے عترت حضور ﷺ کی

اَللہ رے جماعتِ اَصحابِ مصطفےٰ
محکم بنائے دین ہے قوّت حضور ﷺ کی

مینار بن گیا وہ ہدایت کے نُور کا
پائی ہے جس چراغ نے صحبت حضور ﷺ کی

دنیا و آخرت میں اُسے مل گئی فلاح
اپنائی جس غلام نے سنّت حضور ﷺ کی

سیرت کا عکس ہو مرے طرز حیات میں
آنکھوں کے سامنے رہے صورت حضور ﷺ کی

آؤ سجائیں محفلِ میلاد دوستو!
ہے ایک عیدِ عاشقاں وصلت حضور ﷺ کی

آؤ کہ ہم سمیٹ لیں بھربھر کے جھولیاں
بکھری ہے کائنات میں رحمت حضور ﷺ کی

یا رب مجھے اب اذنِ دیار حبیب دے
مجھ سے سہی نہ جائے ہے فرقت حضور ﷺ کی

مل جائے گا سوالِ نکیرین کا جواب
ہو گی لحد میں جس گھڑی رُویَت حضور ﷺ کی

الطافؔ جب تلک کہ زُباں میں سکت رہے
زیبِ سخن رہے مرِے سیرت حضور ﷺ کی

☆☆☆☆☆

اس لمحۂ پُرنور کے

نام

جب آیتِ صلوٰۃ وسلام

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo

نازل ہوئی

○

السلام! اے رہنمائے مرسلاں — آستانت سجدہ گاہ عاشقاں

السلام! اے شافع روز جزا — عفوکن عصیان ما بہرِ خدا

السلام! اے حب تو آب حیات — نورِ پاکت اصل جملہ کائنات

سلام پہنچے سلام پہنچے

الٰہی محبوبِ کل جہاں کو دل و جگر کا سلام پہنچے
نَفس نَفس کا درود پہنچے نظر نظر کا سلام پہنچے

بساطِ عالم کی وسعتوں سے جہانِ بالا کی رفعتوں سے
مَلک مَلک کا درود پہنچے بشر بشر کا سلام پہنچے

حضورؐ کی شام شام مہکے حضورؐ کی رات رات جاگے
ملائکہ کے حسین دلوں سے سحر سحر کا سلام پہنچے

زبانِ فطرت ہے اس پہ ناطِق ببارگاہِ نبیؐ صادق
شجر شجر کا درود پہنچے حجر حجر کا سلام پہنچے

رسولِؐ رحمت کا بارِ احسان تمام خلقت کے دوش پر ہے
تو ایسے محسن کو بستی بستی نگر نگر کا سلام پہنچے

یہ التجا ہے کہ روزِ محشر گناہگاروں پہ بھی نظر ہو
شفیعِ رحمت کو ہم غریبوں کی چشمِ تر کا سلام پہنچے

نفیس کی بس یہی دُعا ہے فقیر کی اب یہی صدا ہے
سوادِ طیبہ میں رہنے والوں کو عمر بھر کا سلام پہنچے

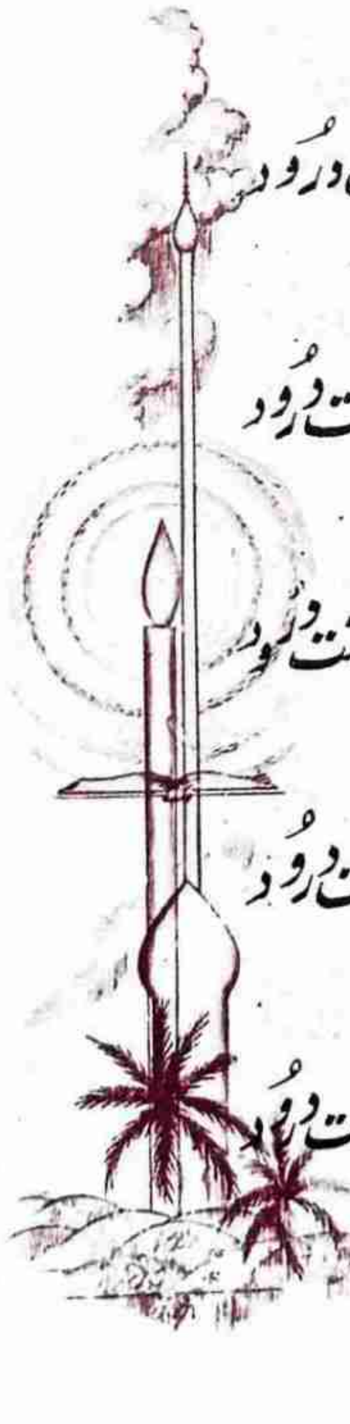
(سید انور حسین نفیس رقم)

محفلِ کُن کی ابتدا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود
سلکِ رُسُل کی انتہا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

پڑھتے ہیں آپؐ پر سلام، نوری ملائکہ تمام
پڑھتا ہے عرش پر خدا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

کون و مکاں کے تاجدار، محفلِ ہست کی بہار
مظہرِ شانِ کبریا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

آپؐ کا اے شہِ اُمَمؐ، کتنا بڑا ہے یہ کرم
حقﷻ سے ہمیں ملا دیا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود



جو بھی ملا کریمﷻ سے، بارگہِ رحیمﷻ سے!
آپؐ کے ہاتھ سے ملا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

فیض رسانِ بے کساں، عُقدہ کشائے مجرماں
کون ہے آپؐ کے سوا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

آپؐ کی ذات سے عزیز، ہم کو نہیں ہے کوئی چیز
آپؐ پہ مال و جاں فدا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

جاری رہے گا سکہ تیرا

ماہ طیبہ نیر بطحا صلی اللہ علیک وسلم
تیرے دم سے عالم چمکا صلی اللہ علیک وسلم

تو ہے مظہر رب اجمل ظل ہیں تیرے سارے مرسل
کون ہے ہم سر تیرا شاہا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو پیارے اصل ہماری سارا جہاں ہے فرع تمہاری
تم سب کی ماہیت گویا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو آقا معرّف حق کے جلوے ہو نور مطلق کے
تم ہو حجت رب بر اعدا صلی اللہ علیک وسلم

تو ہے نائب رب اکبر پیارے ہر دم تیرے در پر
اہل حاجت کا ہے میلہ صلی اللہ علیک وسلم

حق نے بنایا ایسا تونگر اکبر و اوسط و اصغر و سرور
تیرے در پر حاضر حملہ صلی اللہ علیک وسلم

ہر شے میں ہے تیرا جلوہ تجھ سے روشن دین و دنیا
بانٹا تو نے نور کا باڑا صلی اللہ علیک وسلم

ایماں تیری عظمت والفت اور تصدیق و جزم نسبت
مومن وہ جس نے پایا صلی اللہ علیک وسلم

بے شبہہ ہے زین طاعت حق یہ کہ ہے عین عبادت
حق کے پیارے تصور تیرا صلی اللہ علیک وسلم

تیری ضیا سے عالم چمکا سبحان اللہ ماشاء اللہ
جلوۂ حق ہے جلوہ تیرا صلی اللہ علیک وسلم

نور مجسم تیرے دم سے نوری صدقے روز ہیں پاتے
مہر و ماہ و انجم آرا صلی اللہ علیک وسلم

تو چاہے وہ جو رب چاہے رب چاہے وہ جو تو چاہے
چاہا تیرا رب کا چاہا صلی اللہ علیک وسلم

جتنے سلاطیں پہلے آئے سکے ان کے ہو گئے کھوٹے
جاری رہے گا سکہ تیرا صلی اللہ علیک وسلم

تاج سلطاں بن کر چمکا تیرے نقش پا کا جلوہ
تو ہے نور ذات مولا صلی اللہ علیک وسلم

تیرے گھر کا بچہ بچہ سارا گھرانا سید والا
نوری مورت نور کا پتلا صلی اللہ علیک وسلم

کی ہے ابر غم نے چڑھائی ماہ طیبہ تیری دہائی
بدر دجیٰ ہو جلوہ فرما صلی اللہ علیک وسلم

غم کی کالی گھٹائیں چھائیں رنج والم کی بلائیں چھائیں
شمس ضحیٰ ہو جلوہ فرما صلی اللہ علیک وسلم

خارِ غم کیسا چبھتا ہے کیسی خلش ہے دل دکھتا ہے
پیارے دل سے نکالو کانٹا صلی اللہ علیک وسلم

رافع تم ہو دافع تم ہو نافع تم ہو شافع تم ہو
رنج و غم کا پھر کیا کھٹکا صلی اللہ علیک وسلم

میں ہوں بے بس توہی بس ہے میں ہوں بےکس توہی کس ہے
کس لے کمر اور بہر مدد آ صلی اللہ علیک وسلم

سر پر بادل کالے کالے درد عصیاں کے ہیں چھالے
دم گھٹتا ہے میرے مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم

میں ہوں تنہا بن ہے سونا دزدِ ایماں سر پر پہنچا
میری خبر لے میرے مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم

حال ہمارا جیسا زبوں ہے اور وہ کیسا اور وہ کیوں ہے
سب ہے تم پر روشن شاہا صلی اللہ علیک وسلم

ہر ذرہ پر تیری نظر ہے ہر قطرہ کی تجھ کو خبر ہے
ہو علم لدنی کے تم دانا صلی اللہ علیک وسلم

عیب سے تم کو پاک کیا ہے غیب کا تم کو علم دیا ہے
اور خود حق بھی تم سے چھپا کیا صلی اللہ علیک وسلم

تو میرے ایماں کو جلا دے جانِ مسیحا دل کو جلا دے
مردہ ہے دل میرا آقا صلی اللہ علیک وسلم

حد سے بڑھ گئے عصیاں میرے تو دھو دے آب رحمت سے
بحر رحمت جوش پہ آجا صلی اللہ علیک وسلم

کیسی زبانیں سوکھ گئی ہیں پیاس سے باہر آئی ہوئی ہیں
ابر کرم دیدے اک چھینٹا صلی اللہ علیک وسلم

مہر محشر سر پر سرور پھونکے دے ہے ہم کو یکسر
مہر سے کر گیسو کا سایا صلی اللہ علیک وسلم

منہ تک میرے پسینہ پہونچا ڈوبا ڈوبا ڈوبا ڈوبا
دامن میں لے لیجے آقا صلی اللہ علیک وسلم

آدم سے تا حضرت عیسیٰ سب کی خدمت میں ہو آیا
نفسی سب نے ہی فرمایا صلی اللہ علیک وسلم

میرے آقا میرے مولا آپ سے سن کر اِنّی لَهَا
دم میں ہے دم میرے آیا صلی اللہ علیک وسلم

روشن ہو گیا اس سے سرور پیش داور شافع محشر
میرے مولا تم ہو تنہا صلی اللہ علیک وسلم

وقت ولادت تم نہیں بھولے وقت رحلت یاد ہی رکھے
اپنے بندے تم نے شاہا صلی اللہ علیک وسلم

آؤ آؤ میری خبر کو واروں تم پر قلب و جگر کو
میں بھی ہوں تمہارا بندہ صلی اللہ علیک وسلم

میری آنکھوں میرے سر پر میرے دل پر میرے جگر پر
پائے اقدس رکھ دو شاہا صلی اللہ علیک وسلم

تیرے نقش قدم نے سرور پتھر موم بنائے یکسر
موم بنا دل سنگیں میرا صلی اللہ علیک وسلم

آپ کا جلوہ ہر جزو کل میں آپ کے رنگ و بو ہر گل میں
آپ کی بو سے عالم مہکا صلی اللہ علیک وسلم

کون گیا ہے عرش علا تک کس کی رسائی ذات خدا تک
تم نے پایا اعلیٰ پایا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو اول تم ہو آخر تم ہو باطن تم ہو ظاہر
حق نے بخشے ہیں یہ اسما صلی اللہ علیک وسلم

بَارَکَ شَرَّفَ مَجَّدَ کَرَّمَ نَوَّرَ قَلْبَکَ اَسْریٰ عَلَّم
رب نے تم کو کیا کیا بخشا صلی اللہ علیک وسلم

صاحب دولت تم ہی تو ہو قاسم نعمت تم ہی تو ہو
تم ہو سارے جگ کے داتا صلی اللہ علیک وسلم

اَنْتَ الرَّافِع اَنْتَ النَّافِع اَنْتَ الدَّافِع اَنْتَ الشَّافِع
اِشْفَعْ عِنْدَ الرَّبِّ الْاَعْلیٰ صلی اللہ علیک وسلم

نْتَ الْاَوَّل اَنْتَ الْاٰخِر اَنْتَ الْبَاطِن اَنْتَ الظَّاهِر
اَنْتَ سَمِیِ الْمَوْلیٰ تَعَالیٰ صلی اللہ علیک وسلم

مَنْ لِّیْ نَاصِرِ مَالِیْ وَالِیْ غَیْرُکَ مَالِیْ فَانْظُرْ حَالِیْ
وَاسْمَعْ قَالِیْ یَامَوْلَایْ صلی اللہ علیک وسلم

اَنْتَ الْقَاسِم رَبُّکَ مُعْطِیْ تم ہی نے سب کو نعمت دی
دے دو مجھ کو میرا حصہ صلی اللہ علیک وسلم

اَنْتَ شَفِیْعِیْ اَنْتَ وَکِیْلِیْ اَنْتَ حَبِیْبِیْ اَنْتَ طَبِیْبِیْ
اَنْتَ کَفِیْلِیْ یَا مَوْلَانَا صلی اللہ علیک وسلم

حاضر در ہے نوریؔ مضطر آپ کا یہ موروثی ثناگر
ابن رضاؔ ہے خواہاں رضا کا صلی اللہ علیک وسلم

پیکرِ حسن تمام

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام اے سرورِ عالی مقام

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام اے رہبرِ جملہ انام

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام اے مظہرِ ذات السلام

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام اے پیکرِ حسن تمام

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

یَاحَبِیْبَ اللّٰہ اَنْتَ مَہْبَطُ الْوَحْیِ الْمُبِیْں

اِنِّیْ مُذْنِب سَیِّدِیْ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْں

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اَنْتَ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْں

یَا نَبِیَّ اللّٰہ اَنْتَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْں

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے شہ عرش آستاں اے سرور کون و مکاں
اے مرے ایمانِ جاں اے جانِ ایمانِ زماں
اے مرے امن و اماں اے سرور ہر دو جہاں
میں ہوں عاصی سرورا اور تم شفیعِ عاصیاں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے کہ تیری ذاتِ عالی سرّ ہر موجود ہے
اے وہ سرور جس پہ صدقے بود ہر نابود ہے
اے وہ جس کا در درِ فیض و سخا و جود ہے
اے وہ جس کا باب دشمن پر بھی نامسدود ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے وہ جس کا رب ہے شاہد اور وہ مشہود ہے
اے وہ جس کا رب ہے حامد اور وہ محمود ہے
اے وہ جس کا رب ہے قاصد اور وہ مقصود ہے
اے کہ جس کا جود ایسا ہے کہ لامقصود ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

قبلۂ کونین ہیں سرکار امام القبلتین
آپ ہیں فتحِ خدا سے فاتحِ بدر و حنین
دور در سے جو ہوا تو پھر کہاں یہ امن و چین
ہم پہ بھی چشمِ کرم ہو سیدی بہر حسین

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے شہنشاہ دو عالم شافع روز قیام
زینت گلزار طیبہ مرجع ہر خاص و عام
حاضر در آج ہیں سرکار کے رضوی غلام
از پے احمد رضا مقبول ہو ان کا سلام

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

مع تضمین سید حبیب احمد حبیب

مجتبیٰ شان قدرت پہ لاکھوں سلام حق نما سر وحدت پہ لاکھوں سلام
دل ربا نور طلعت پہ لاکھوں سلام مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

میرے آقا و مولا پہ دائم درود سب کے ملجا و ماویٰ پہ دائم درود
نور عرش معلیٰ پہ دائم درود شب اسریٰ کے دولھا پہ دائم درود
نوشہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

جسکی خوشبو سے رستے مہکنے لگیں جس پہ جی جان کونین صدقے کریں
عطر کی جا عرق جس کا حوریں ملیں جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

ان کی ہر ایک پیاری ادا پر درود جلوۂ عارض دل ربا پر درود
اور دنداں کی نوری ضیاء پر درود نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پر لاکھوں سلام

ہے بلا شک جو سلطان دنیا و دیں جس کے دربان ہیں جبریل امیں
سامنے جس کے کعبے کی خم ہے جبیں عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

شاہ دنیا و دیں' داد رس ' داد گر   فخر جملہ رسل' صدر جملہ بشر
ساقی کوثر و مالک بحر و بر   صاحب رجعت شمس و شق القمر

نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

جس سے ظلمت کدے جگمگانے لگیں   جس کی نکہت سے مرجھائی کلیاں کھلیں
جس سے مردہ امیدوں کو جانیں ملیں   جسکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

کفر میں جس نے چمکائے حق کے دیئے   جس سے دنیا و دیں سارے روشن ہوئے
جسکے چاند اور سورج نے صدقے لئے   جس سے تاریک جگمگانے لگے

اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

جسکی عظمت کے آگے فرشتے جھکیں   جس پہ گلہائے خوبی کے سہرے سجیں
جس کو اشجار و حیوان سجدے کریں   جس کے آگے سر سروراں خم رہیں

اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

جس سے پائی مہ و مہر نے بھی ضیاء   کہکشاں جس کی نورانیت پر فدا
جس کے آگے زمیں بوس ارض و سما   جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا

اس جبیں سعادت پہ لاکھوں سلام

نور توحید کا جلوہ طیبہ کا چاند   عرش کی آنکھ کا تارا طیبہ کا چاند
آمنہ بی کا مہ پارا طیبہ کا چاند   جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس سے حکمت کے چشمے ہمیشہ بہیں   جس سے پوشیدہ اسرار عالم کھلیں
جس کی حق گوئی کا غیر بھی دم بھریں   وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جس سے توحید کا درس سب کو ملا   جس نے اعلان حق آ شکارا کیا
شان جس کی ہے ماینطق عن ھویٰ   وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا

چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

کیوں نہ ہو ٹھیک عالم کا نظم و نسق   راستی کا ملے کیوں نہ سب کو سبق
صبح چمکی ہوا رات کا سینہ شق   لیلتہ القدر میں مطلع الفجر حق

مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

عرشیوں کی پہنچتی ہے جن تک اذان   جن کی سمع مبارک ہے معجز نشان
سب کی فریاد سے باخبر جو ہر آن   دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

چشم مازاغ ان کی وہ صل علیٰ   جس سے مخفی نہیں کوئی بھی شے ذرا
کتنی دلکش ہے اس کی یہ پیاری ادا   جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

قاب قوسین ہے جن کی شان جلی   جن پہ قربان ہے دل سے فردوس بھی
ہر ادا جن کی زمنآ ہے شیوۂ دلبری   جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی

ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے عالم منور ہوا　　جس کی کونین میں ہے درخشاں ضیاء
جس کو معراج کا تاج عزت ملا　　جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کی نزہت پہ قربان جان جناں　　جن سے شرمندہ لعل یمن بے گماں
جن پہ ہر وقت وحی الٰہی رواں　　پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

طور پر جلوہ آرائی وہ کس کی تھی　　لن ترانی کی آواز تھی کس نے دی
ہوش و فہم و خرد گم یہاں ہیں سبھی　　کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

ہیں وہ قاسم اگرچہ ہے معطی خدا　　جس کو جو کچھ ملا وہ انہیں سے ملا
جوش پر ان کا ہر دم ہے جود و عطا　　ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

جو کہ پیش خدا سب سے اول جھکی　　اور جو روز جزا سب کی حامی بنی
جس کو ہر حال میں فکر امت رہی　　جو کہ عزم شفاعت پہ کھچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

جسکے محتاج ہوں سارے شاہ و گدا　　جس کے ٹکڑوں سے پلتی ہو خلق خدا
اور پھر اس پر عالم ہو یہ زہد کا　　کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جس سا شہ زور کوئی بھی پیدا نہیں　　جس کا مثل اور عالم میں دیکھا نہیں
جس سے بڑھ کر ہمارا سہارا نہیں　　جس کو باردو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

جنکی برکت سے لاکھوں کی پیاسیں بجھیں　　جن کا دم سلسبیل اور کوثر بھریں
چاند سورج اشاروں پہ جن کے چلیں　　نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

ملاء اعلیٰ کے ان پر کروڑوں درود　　شاخ طوبیٰ کے ان پر کروڑوں درود
جان سدرہ کے ان پر کروڑوں درود　　ان کے مولا کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

جن کا نام مبارک ہے بی فاطمہ　　جو خواتین عالم میں ہیں عالیہ
عابدہ، زاہدہ، ساجدہ، صالحہ　　سیدہ، زہرہ، طیبہ، طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

جس نے راہ خدا میں کٹایا گلا　　جس نے سر کی ہے اقلیم صبر و رضا
جس کا مقتل بنی وادی کربلا　　اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا
بے کس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

وہ نساء نبی طیبات و خلیق　　جن کے پاکیزہ تر سارے طور و طریق
جو بہر حال نور خدا کی رفیق　　اہل اسلام کی مادران شفیق
بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام

جس میں بے اذن جا سکتا کوئی نہیں جسکی تقدیس سارے جہاں سے بڑی
جس کی وحی الٰہی سے عزت بڑھی عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

جس کو قرب شہنشاہ طیبہ ملا حسن خدمت کا ممتاز تمغہ ملا
جن کو حق کی رضا کا عطیہ ملا وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

کون ہے دل سے ان کا جو شیدا نہیں کس کے وردِ زباں ان کا کلمہ نہیں
حشر میں کس کو ان کا سہارا نہیں ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

اہل باطل ہوں جل جل کے یارب کباب روز افزوں ہو ان کا یونہی التہاب
اور بہر حضور رسالت مآب بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

کاش برپا ہو جس وقت روز جزا اور دولھا بنیں وہ شفیع الوریٰ
ہو کسی کی یہ پوری حبیب التجا مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

ملتجى حبيبك العاصى
منك يا سيدا سلام عليك

يا شفيعَ الورٰى سلام عليك   يا نبىَ الهدٰى سلام عليك
خاتم الانبياء سلام عليك   سيد الاصفيا سلام عليك
اعظم الخلق اشرف الشرفا   افضل الازكيا سلام عليك
واجب حبك على المخلوق   يا حبيب العلٰى سلام عليك
احمد ليس مثلك احد   مرحبا مرحبا سلام عليك
كشفت منك ظلمة الظلما   انت بدر الدجى سلام عليك
انك مقصدى وملجائى   انك مدعا سلام عليك
سيدى يا حبيبى مولائى   لك روحى فدا سلام عليك
صلوات الله على المصطفٰى   افضل الانبيا سلام عليك

صل وسلم علٰى محمد
صلى الله عليه وسلم

○

يا نبى سلام عليك   يا رسول سلام عليك
يا حبيب سلام عليك   صلوات الله عليك
السلام عليك زين الانبيآء   السلام عليك اتقى الاتقيآء
السلام عليك اصفى الاصفيآء   السلام عليك ازكى الازكيآء

السلام علیک یا خیر الانام　　السلام علیک یا بدر التمام
السلام علیک یا نور الظلام　　السلام علیک یا کل المرام
السلام علیک یا نبی التقی　　السلام علیک یا نبی النقی
السلام علیک یا نبی الحفی　　السلام علیک یا نبی الوفی
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک

تضمین بر سلامِ رضا

مخزنِ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام　　مَعدنِ فیض و راحت پہ لاکھوں سلام
مَصدرِ نور و نکہت پہ لاکھوں سلام　　''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام''

شمع ایوانِ عصمت پہ روشن درود　　نجمِ راہِ ہدایت پہ روشن درود
ماہتابِ شریعت پہ روشن درود　　''مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام''

باعثِ رونقِ لالہ زارِ حرم　　حاملِ دولتِ اختیارِ حرم
صاحبِ مسندِ اعتبارِ حرم　　''شہریارِ ارم تاج دارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام''

زائرِ حُسنِ اقصیٰ پہ دائم درود　　سائرِ بزمِ سدرہ پہ دائم درود
ناظرِ ربِّ یکتا پہ دائم درود　　''شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشہء بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام''

صدرِ ایوانِ رحمت پہ عرشی درود گوہرِ دُرجِ رأفت پہ عرشی درود
شاہِ بزمِ نبوت پہ عرشی درود ''عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی زیب و نُزہت پہ لاکھوں سلام''

عینِ رحمت ہے جس کا مقدس وجود جس کے زیرِ نگیں آسمانِ کبود
عقل سے ماورا سلطنت کی حدود ''نورِ عین لطافت پہ اَلطف درود
زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام''

عظمت دو جہاں جس کے قدموں میں خَم وجہِ ایجادِ کرسی و لَوح و قلم
قبلہ محترم ، کعبہ مُحتشم ''سروِ نازِ قدم ، مغزِ رازِ حکم
یکّہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام''

ساغرِ نُطق سے ہو چھلکتا درود خانۂ دل سے نکلے چمکتا درود
آئے میری زباں پر مہکتا درود ''نقطۂ سِرِّ وحدت پہ یکتا درود
مرکزِ دَورِ کثرت پہ لاکھوں سلام''

مرحبا قوتِ دستِ خیرُالبشر اک اشارے پہ دنیا اِدھر سے اُدھر
عینِ منشائے ربُّ العُلیٰ سَربَسَر ''صاحبِ رجعتِ شمس و شقّ القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام''

جس کے زیرِ قدم عظمتِ دوسرا جس کے زیرِ اثر ہر جہت ہر فضا
جس کے زیرِ نگیں ساری خَلقِ خدا ''جس کے زیرِ لِوا آدم و مَن سِوا
اُس سزائے سِیادت پہ لاکھوں سلام''

رفعتِ آسماں ، قعرِ فرشِ زمیں ، رُودِ کوثر ، گلستانِ خُلدِ بریں
سب مکان و مکیں سب مُچناں و مُچنیں ''عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام''

شاہِ لَولاک محبوبِ ربِّ وَدُود ، سید و سرورِ محفلِ ہست و بُود
باعثِ بعثتِ نوح و یعقوب و ہُود ''اصلِ ہر بود و بہبود و تخمِ وُجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام''

راز دارِ مشیّت پہ بے حد درود ، پرتَوِ نورِ قدرت پہ بے حد درود
حسنِ صبحِ وِلادت پہ بے حد درود ''فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دَورِ رسالت پہ لاکھوں سلام''

عینِ شہکارِ قدرت پہ نوری درود ، حسنِ آثارِ قدرت پہ نوری درود
آئینہ دارِ قدرت پہ نوری درود ''شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام''

عکسِ آئینۂ ذاتِ ربِّ جلیل ، نقطۂ حسن ، شرحِ جمال و جمیل
مثلِ ربِّ عُلیٰ آپ اپنی دلیل ''بے سَہیم و قَسیم و عَدِیل و مَثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام''

شاہِ اقلیمِ حکمت پہ غیبی درود ، شہرِ علمِ حقیقت پہ غیبی درود
کاشِفِ رازِ غَیبت پہ غیبی درود ''سرِّ غیبِ ہدایت پر غیبی درود
عطر جَیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام''

لامکاں کی ضیافت پہ لاکھوں درود　　اُدْنُ مِنّیْ کی لذت پہ لاکھوں درود
حق تعالیٰ کی رویت پہ لاکھوں درود　　''ماہِ لاہُوتِ خَلوَت پہ لاکھوں درود
شاہِ ناسُوتِ جَلوَت پہ لاکھوں سلام''

دُرِّ الطاف و جود و عطا پر درود　　فیض و اکرام کے منتہا پر درود
روحِ ایثار و جانِ سخا پر درود　　''کنزِ ہر بے کس و بے نوا پر درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام''

دین و ایمان و عرفاں کی حد پر درود　　محوِ ایثار و وقفِ مدد پر درود
گیسوؤں پر سلام اور خَد پر درود　　''پرتَوِ اسمِ ذاتِ اَحَد پر درود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام''

آمدِ شاہِ والا پہ امجد درود　　صاحبِ لطفِ بے حد پہ بے حد درود
سَرمدی شانِ رفعت پہ سرمد درود　　''مطلعِ ہر سعادت پر اَسعَد درود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام''

دستگیری میں مُطلق نہیں پیش و پَس　　وقفِ حاجت روائی ہے اک اک نفَس
بے نوا کی نوا یعنی بے کس کے کس　　''خَلق کے دادرس، سب کے فریادرس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام''

مجھ سے اَحقر کی نسبت پہ لاکھوں درود　　مجھ سے اَسفل کی عظمت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے زر کی عزت پہ لاکھوں درود　　''مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام''

مرحبا شانِ محبوبِ ربُّ العُلیٰ اَوجِ عرشِ معلّیٰ بھی ہے زیرِ پا
اُدْنُ مِنّیْ کی گونجی ہوئی ہے صدا ''شمعِ بزمِ دَنا ، ھُو میں گم کُن اَنا
شرحِ متنِ ھُوِیّت پہ لاکھوں سلام''

یہ سماں تھا خود اپنی نظیر آپ ہی عرش کو پھر نہ ایسی سعادت ملی
عبد و معبود کی ساتھ جلوہ گری ''انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام''

شافعِ حشر پر تا بہ محشر درود بڑھتے رتبہ پہ پہلے سے بڑھ کر درود
روز اَفزُوں کرم پرفزُوں تر درود ''کثرتِ بعدِ قلت پہ اکثر درود
عزتِ بعدِ ذلت پہ لاکھوں سلام''

عاصیوں کی شفاعت پہ اعلیٰ درود بے بسوں کی اِعانت پہ اعلیٰ درود
چشمۂ لطف و راحت پہ اعلیٰ درود ''ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی مِنّت پہ لاکھوں سلام''

جود و بخشش کے دریا پہ بے حد درود مُونسِ دل گرفتہ پہ بے حد درود
ہم غلاموں کے مولا پہ بے حد درود ''ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام''

روحِ اِیقانِ مؤمن پہ بے حد درود شاہِ ذیشانِ مؤمن پہ بے حد درود
داد و درمانِ مؤمن پہ بے حد درود ''فرحتِ جانِ مؤمن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام''

شاہِ لَولاک ، سرکارِ والا نسب　اصلِ جُملہ اُصُول و قوانینِ رب
جن کے باعث ہے کونین کی تاب وتب　''سبب ہر سبب مُنتہائے طلب
عِلّتِ جُملہ عِلّت پہ لاکھوں سلام''

کثرتِ ابرِ رحمت پہ اکثر درود　ساری خلقت سے برتر پہ برتر درود
رُوئے انور پہ قرباں منور درود　''مصدرِ مظہرِیّت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدرِیّت پہ لاکھوں سلام''

فضلِ حق سے بہار آئی ، کلیاں کھِلیں　رحمتِ کبریا چھائی ، کلیاں کھِلیں
لی گلستاں نے انگڑائی ، کلیاں کھِلیں　''جسکے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھِلیں
اس گُلِ پاکِ مَنبَت پہ لاکھوں سلام''

ہے دراز اس قدر سایۂ عاطفت　ان کی مِنّت پذیرِ کرم شش جِہت
ہر کوئی طالبِ دامنِ عافیت　''قدِ بے سایہ کے سایۂ مَرحَمت
ظلِّ ممدودِ رأفت پہ لاکھوں سلام''

مرحبا عظمتِ سرورِ سروراں　حَبّذا حشمتِ مَرجعِ عاشقاں
بہرِ تعریف و توصیف و ذکر و بیاں　''طائرانِ قدس جس کی ہیں قُمریاں
اس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام''

جس کا دربار ہے زینۂ حق نُما　جس کی خیرات گنجینۂ حق نُما
جس کی ہر بات تخمینۂ حق نُما　''وصف جس کا ہے آئینۂ حق نُما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام''

شاہِ لَولاک ، سرکارِ والا نسب اصلِ جُملہ اُصُول و قوانینِ رب
جن کے باعث ہے کونین کی تاب وتب ''سبب ہر سبب مُنتہائے طلب
عِلّتِ جُملہ عِلّت پہ لاکھوں سلام''

کثرتِ ابرِ رحمت پہ اکثر درود ساری خَلقت سے برتر پہ برتر درود
رُوئے انور پہ قرباں منور درود ''مصدرِ مظہرِیّت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدرِیّت پہ لاکھوں سلام''

فضلِ حق سے بہار آئی ، کلیاں کِھلیں رحمتِ کبریا چھائی ، کلیاں کِھلیں
لی گلستاں نے انگڑائی ، کلیاں کِھلیں ''جسکے جلوے سے مرجھائی کلیاں کِھلیں
اس گُلِ پاکِ مَنبَت پہ لاکھوں سلام''

ہے دراز اس قدر سایۂ عاطفت ان کی مِنّت پذیرِ کرم شش جِہت
ہر کوئی طالبِ دامنِ عافیت ''قدِ بے سایہ کے سایۂ مَرحَمت
ظلِّ ممدودِ رأفت پہ لاکھوں سلام''

مرحبا عظمتِ سرورِ سروراں حَبّذا حشمتِ مَرجعِ عاشقاں
بہرِ تعریف و توصیف و ذکر و بیاں ''طائرانِ قدس جس کی ہیں قُمریاں
اس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام''

جس کا دربار ہے زینۂ حق نُما جس کی خیرات گنجینۂ حق نُما
جس کی ہر بات تخمینۂ حق نُما ''وصف جس کا ہے آئینۂ حق نُما
اس خُدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام''

بہرِ تعظیم اہلِ جناں خَم رہیں　　بہرِ تکریم ہفت آسماں خَم رہیں
بہرِ تسلیم دونوں جہاں خَم رہیں　　''جس کے آگے سرِ سروراں خَم رہیں
اس سرِ تاجِ عزت پہ لاکھوں سلام''

شرحِ بدر الدّجیٰ ، گیسوئے مُشک سا　　سایۂ حق نُما ، گیسوئے مُشک سا
عکسِ فضلِ خدا ، گیسوئے مُشک سا　　''وہ کرم کی گھٹا ، گیسوئے مُشک سا
لکۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام''

جس کے جلووں کی دھوم از اُفق تا افق　　مہر لیتا ہے تابانیوں کے سبق
سینۂ شب ہے جس کی قرابت سے شق　　''لیلۃُ القدر میں مطلعِ الفجرِ حق
مانگ کی اِستقامت پہ لاکھوں سلام''

بھیک لینے نبی کے سرِ پاک سے　　ماہ و انجم اتر آئے اَفلاک سے
لعل جھڑتے ہیں زلفِ طرَب ناک سے　　''لختِ لختِ دِل ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام''

وصفِ گوشِ نبی سے ہے قاصر زبان　　چار جانب ہے شاہِ دو عالم کا دھیان
کل جہاں سے نرالی سماعت کی شان　　''دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام''

باوقار و جلال و جمال و کمال　　بہرِ انساں ہے توصیف اس کی محال
صافِ نورٌ علیٰ نور کی اک مثال　　''چشمۂ مہر میں مَوجِ نورِ جلال
اُس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام''

جس کے سر پر ہدایت کا سہرا رہا   دینِ حق کی سیادت کا سہرا رہا
مومنوں کی کفالت کا سہرا رہا   ''جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام''

بہرِ تعظیم و توقیر دنیا جھکی   عظمتِ قیصر و شانِ کسریٰ جھکی
چاندنی بھی لیے عزمِ سجدہ جھکی   ''جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام''

ابرِ رحمت ہے بالائے چتونِ مژہ   سائبانِ کرامت ہمہ تن مژہ
مثلِ شب ہے سرِ روزِ روشن مژہ   ''ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام''

منبعِ فضل و احساں پہ برسے درود   فیض و راحت کے عنواں پہ برسے درود
بارشِ لطفِ یزداں پہ برسے درود   ''اشکباریٔ مژگاں پہ برسے درود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام''

مرحبا دیدۂ شاہِ دینِ ھُدیٰ   راز اِفشا ہے نورٌ علیٰ نور کا
پُتلیوں سے عیاں جلوۂ کبریا   ''معنیٔ قَدْ رَاٰی مقصدِ ما طغیٰ
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام''

گِھر کے اس طرح ابرِ کرم آ گیا   زندگانی میں لُطفِ اُتَم آ گیا
فردِ عصیاں کی قامت میں خَم آ گیا   ''جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام''

تابِشِ عینِ شمسُ الضحیٰ پر درود　　جلوۂ چشمِ بدرُ الدجیٰ پر درود
صاحبِ وصفِ نورُ الہدیٰ پر درود　　"نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام"

کہکشاں دیکھ لے تو اُسے شرم آئے　　جلوۂ طورِ سینا بھی سر کو جھکائے
تاب جن کی نہ مہرِ جہاں تاب لائے　　"جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
اُن عِذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام"

جلوۂ حسنِ قدرت پہ بے حد درود　　مہرِ فاراں کی زینت پہ بے حد درود
خالِ رُوئے کرامت پہ بے حد درود　　"ان کے خَد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رِشاقت پہ لاکھوں سلام"

جس کے جلوے نگاہوں کو بھانے لگے　　جس سے نظریں اندھیرے چرانے لگے
جس سے بھٹکے ہوئے راہ پانے لگے　　"جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام"

ظِلِّ حق پر فروزاں درخشاں درود　　شاہِ ذیشاں پہ قرباں درخشاں درود
ضَوفشاں، نور اَفشاں درخشاں درود　　"چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صَباحت پہ لاکھوں سلام"

وہ کتابِ جہاں کا انوکھا وَرق　　جس کی مِدحت سرائی ہے کارِ اَدَق
جس کی خوشبو کا چرچا طبق در طبق　　"شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عَرَق
اس کی سچی بُراقت پہ لاکھوں سلام"

رخ پہ انوارِ قدرت ہیں پرتو فگن   دھوم قریہ بہ قریہ چمن در چمن
تجزیہ کیا کرے قوتِ فکر و فن   ''خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام''

وجہِ تسکیں پئے عالمِ آب و گل   شاد ہے دیکھ کر ہر دلِ مضمحل
ضوفشانی میں مصروف ہے مستقل   ''ریشِ خوش معتدل، مرہمِ ریشِ دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام''

صحنِ بستانِ تقدیس کی رازداں   قامتِ سرورِ دیں کے شایانِ شاں
جب کھلیں تو ہو بحرِ معانی رواں   ''پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام''

جس کے بے مثل خطبات وحیِ خدا   جس کی جملہ ہدایات وحیِ خدا
جس پہ اُتری ہے دن رات وحیِ خدا   ''وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام''

بحرِ الطاف و رحمت تہِ آسماں   صاف تسنیم و کوثر کی نہریں رواں
ہیں کرم یاب عالم کے تشنہ دہاں   ''جسکے پانی سے شاداب جان وجناں
اس دہن کی تراوت پہ لاکھوں سلام''

بے بہا نعمتِ ذاتِ یزداں بنے   لطف واحسان ورحمت کا عنواں بنے
دردِ غم کے لئے عینِ درماں بنے   ''جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام''

جس زُباں سے فصاحت کے دریا بہیں　　سامنے جس کے اہل زباں خم رہیں
کاٹ جس کی نہ کفار و مشرک سہیں　　"وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام"

موجِ دریائے حکمت پہ بے حد درود　　شرحِ رازِ حقیقت پہ بے حد درود
شُستگی و سَلاست پہ بے حد درود　　"اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بَلاغت پہ لاکھوں سلام"

عینِ گفتارِ قدرت پہ لاکھوں درود　　حسنِ وعظ و نصیحت پہ لاکھوں درود
طرزِ تبلیغِ وحدت پہ لاکھوں درود　　"اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبہ کی ہیبت پہ لاکھوں سلام"

وہ دعا جو ہو منسوبِ ذاتِ رسول　　ہے پیام طَرَب بہرِ قلبِ مَلُول
سَہل اس کے لئے فضلِ حق کا حُصُول　　"وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبُول
اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام"

ہوں اندھیرے نہاں قلبِ رَنجُور کے　　صاف نظّارے آئیں نظر دور کے
صاعقے جن پہ قربان ہوں طور کے　　"جن کے گُچھّے سے لَچّھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نُزہت پہ لاکھوں سلام"

دربدر خوار ہوتے ہوئے ہنس پڑیں　　تخمِ غم دل میں بوتے ہوئے ہنس پڑیں
چین و آرام کھوتے ہوئے ہنس پڑیں　　"جسکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام"

جس پہ قربان ہوں بُلبُلانِ جہاں　　جس کے عاشق ہوں فردوس کے نغمہ خواں
ہوں فدا جس پہ سو جاں سے نُطق و بیاں　　"جس میں نہریں ہوں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام"

کنزِ توقیر و اِعزاز ، کانِ شرف　　فرشِ خاکی پہ ہیں آسمانِ شرف
جن کے آگے ہیں خَم صاحبانِ شرف　　"دوش بر دوش ہے جن سے جانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام"

پُشتِ اقدس پہ ہے ضَوفگن مستقل　　وہ نشاں جو نہ ہو گا کبھی مُنفَصِل
ختمِ بعثت کے عنوان پر مشتمل　　"حجرِ اَسودِ کعبۂ جان و دل
یعنی مُہرِ نبوّت پہ لاکھوں سلام"

پَرتَوِ کُل صفاتِ خدائے غفور　　ہے عیاں کی خبر اور نہاں کا شعور
جسکی قدرت میں یکساں ہیں نزدیک و دور　　"رُوئے آئینۂ علمِ پُشتِ حضور
پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام"

آگہی اور عرفاں کا گوہر دیا　　جو دیا آپ نے سب سے برتر دیا
ایک قطرہ جو مانگا سمندر دیا　　"ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
مَوجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام"

کوئی جس کا جہاں بھر میں ہمتا نہیں　　جس کا ہمسر فلک نے بھی دیکھا نہیں
وہ ہے جیسا قوی کوئی ویسا نہیں　　"جس کو بارِ دو عالم کی پَروا نہیں
ایسے بازو کی قوّت پہ لاکھوں سلام"

لطف و بخشش کے ایواں کے دونوں سُتُوں　　قصرِ تکمیلِ ایقاں کے دونوں سُتُوں
حجرۂ علم و عرفاں کے دونوں سُتُوں　　"کعبۂ دین و ایماں کے دونوں سُتُوں
ساعِدَینِ رسالت پہ لاکھوں سلام"

جس کی ہر قوس شرحِ زَبورِ کرم　　جس کے قبضہ میں سارے اُمورِ کرم
پے بہ پے ہو رہا ہے ظہورِ کرم　　"جس کے ہر خط میں ہے مَوجِ نورِ کرم
اس کفِ بحرِ ہمّت پہ لاکھوں سلام"

تشنہ لب عافیت پائیں ، دریا بہیں　　پھول صحرا میں کِھل جائیں، دریا بہیں
ندیاں جوش پر آئیں ، دریا بہیں　　"نور کے چشمے لہرائیں ، دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام"

زنگِ دل کی صفائی کے چمکے ہلال　　تا بہ خالق رسائی کے چمکے ہلال
خَلق کی ناخدائی کے چمکے ہلال　　"عیدِ مشکل کُشائی کے چمکے ہلال
ناخُنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام"

باعثِ کُن فِکاں پر مُرصّع درود　　سرورِ این و آں پر مُسَجَّع درود
گام در گام ، موقع بہ موقع درود　　"ذکرِ رفعِ جلالت پہ اَرفع درود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام"

کُن کے اَوراق کا پہلا مضموں کہوں　　یا خدا کا انہیں سِرِّ مَکنوں کہوں
چاہتا ہوں کوئی لفظ مَوزوں کہوں　　"دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام"

مرحبا سرورِ دو جہاں کی غِذا　　سادگی جس پہ قربان ، ایسی غِذا

نَقرُو فَخرِی کی تفسیر کرتی غِذا　　''کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غِذا

اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام''

غمزدوں کی وکالت پہ کھنچ کر بندھی　　بے نواؤں کی نصرت پہ کھنچ کر بندھی

مفلسوں کی اِعانت پہ کھنچ کر بندھی　　''جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی

اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام''

محوِ حیرت ہیں اِدراک و فکر و شعور　　اس قدر شوکت و شانِ سرکارِ نور

مرحبا ذاتِ محبوبِ ربِّ غفور　　''انبیا تہ کریں زانو اُن کے حضور

زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام''

شاہِ لَولاک سرکارِ والا حَشَم　　نازشِ جزو و کُل ، تاجدارِ حرم

مصطفےٰ ، مجتبیٰ ، مُنتہائے نِعَم　　''ساق ، اصلِ قدم ، شاخِ نخلِ کرم

شمعِ راہِ اِصابت پہ لاکھوں سلام''

وہ قدم عرشِ اعلیٰ بھی ہے جس پہ خَم　　اس کی مِدحت کوئی کر سکے کیا رقم

اللہ اللہ ! یہ اس کا جاہ و حَشَم　　''کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم

اُس کفِ پا کی حُرمت پہ لاکھوں سلام''

رُونقِ بزمِ کُن ، عرشِ اعلیٰ کا چاند　　آمنہ کا دُلارا ، حلیمہ کا چاند

شمعِ غارِ حرا ، اَوجِ اَسرٰی کا چاند　　''جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل اَفروز ساعت پہ لاکھوں سلام''

اللہ اللہ سرکار کی شانِ جُود بہرِ امت دعائیں بوقتِ وُرُود
اے خدائے علیم و خبیر و وَدُود "پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے دُرُود
یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام"

قربِ پیغمبرِ حق کی تاثیر سے سعدیہ خوش ہوئیں اپنی تقدیر سے
خامہ قاصر ہے مِدحَت کی تحریر سے "زرعِ شاداب و ہر ضرعِ پُرشِیر سے
بَرکاتِ رَضاعت پہ لاکھوں سلام"

جو کریں کام سب سے نُمایاں کریں ہر گھڑی پاسِ اَحکامِ یزداں کریں
عدل کی قائم اس طرح میزاں کریں "بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نِصفت پہ لاکھوں سلام"

طِفلِ نوری کی قربت پہ صدہا درود خدمتِ پاک طِینت پہ صدہا درود
پالنے کی سعادت پہ صدہا درود "مہد والا کی قسمت پہ صدہا درود
بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام"

پیکرِ خاک پر نور کا پیرَہَن آمنہ کر رہی ہیں فدا جان و تن
بوُئے مولودِ بطحا چمن در چمن "اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھَبَن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام"

رشکِ فردَوس کی ہر فضا پر درود سجتے باغوں کی آب و ہوا پر درود
بڑھتی شاخوں کی اک اک ادا پر درود "اٹھتے بوٹوں کی نشوونما پر درود
کِھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام"

اِبتدائے نبی پر ہمیشہ درود ٭ خوگرِ بندگی پر ہمیشہ درود
نوبرِ متقی پر ہمیشہ درود ٭ ''فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام''

شانِ فہم و فراست پہ عالی درود ٭ نازشِ ہر سیادت پہ عالی درود
قلبِ حضرت کی وسعت پہ عالی درود ٭ ''اِعتلائے جبلّت پہ عالی درود
اِعتدالِ طویّت پہ لاکھوں سلام''

صورتِ دل رُبا پر ہزاروں درود ٭ سیرتِ حق نما پر ہزاروں درود
فطرتِ بے ریا پر ہزاروں درود ٭ ''بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلّف مَلاحت پہ لاکھوں سلام''

ان کے رخ کی چمک پر چمکتی درود ٭ نورِ حق کی جھلک پر جھلکتی درود
روح افزا دمک پر دمکتی درود ٭ ''بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام''

مالکِ نہرِ جنت پہ شیریں درود ٭ حسنِ گفتار و عادت پہ شیریں درود
ان لبوں کی حَلاوت پہ شیریں درود ٭ ''میٹھی میٹھی عِبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اِشارت پہ لاکھوں سلام''

اُسوۂ پُرکشش پر کروڑوں درود ٭ ذاتِ رحمت مَنِش پر کروڑوں درود
شانِ داد و دہش پر کروڑوں درود ٭ ''سیدھی سادی رَوِش پر کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام''

بزم میں، رزم میں، گھر میں، بازار میں ہے عیاں شانِ یکتائی کردار میں
محو آٹھوں پہر ذکر و اذکار میں ''روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں
کوہ وصحرا کی خلوَت پہ لاکھوں سلام''

سرورِ دین و دنیا ہے لاریب و شک ہیں رعیّت میں سب فرش سے عرش تک
جس کے انوار کی لامکاں پر دمک ''جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء وملک
اُس جہاں گیرِ بعثت پہ لاکھوں سلام''

کافر اپنی جگہ سے سرکنے لگے لات و عُزّٰی بھی دامن جھٹکنے لگے
عشقِ احمد کے شعلے بھڑکنے لگے ''اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام''

ان کے مذہب پہ مشرب پہ بے حد درود ان کے اعزاز و منصب پہ بے حد درود
شیوۂ طاعتِ ربّ پہ بے حد درود ''لطف بیداریٔ شب پہ بے حد درود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام''

نورِ مہرِ شفاعت پہ نوری درود تابِ مہتاب عزت پہ نوری درود
شمعِ ایوانِ رأفت پہ نوری درود ''خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام''

جلوۂ حسنِ سیرت پہ دائم درود پیکرِ مہر و الفت پہ دائم درود
دائمی شانِ رحمت پہ دائم درود ''نرمیٔ خُوئے لینت پہ دائم درود
گرمیٔ شانِ سطوَت پہ لاکھوں سلام''

کبر و پندار کی گردنیں جھک گئیں ناز کرتی ہوئی گردنیں جھک گئیں
جس کے در پر سبھی گردنیں جھک گئیں ”جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام“

طور پر بہرِ دیدار ٹھہرے کوئی سرحدِ لامکاں پار کر لے کوئی
کوئی دیکھے اُسے ، ہوش کھوئے کوئی ”کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام“

حلقہ باندھے ہوئے اہلِ عزم و کمال بیچ میں جلوہ اُفگن شہِ خوش خصال
ہے وہ منظر جو ہے آپ اپنی مثال ”گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام“

عزم بِالجَزم سے سہمی جاتی زمیں حق کی یلغار سے خوف کھاتی زمیں
خود پسینے میں اپنے نہاتی زمیں ”شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں
جُنبشِ جَیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام“

قرأتِ عینِ قرآں سے بَن گونجتے صَوتِ شیرانِ یزداں سے بَن گونجتے
شورِ شمشیرِ عُریاں سے بَن گونجتے ”نعرہ ہائے دلیراں سے بَن گونجتے
غُرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام“

مقتدی تین سو تیرہ اک مقتدا حق و باطل میں پیکار کی ابتدا
بدر کی رزم گہ میں نبی کی ادا ”وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا
مصطفےٰ تیری صَولت پہ لاکھوں سلام“

جاں نثارانِ مولا کی جاں بازیاں　　اہلِ بطحا و طیبہ کی جاں بازیاں
حق پسند اہلِ تقویٰ کی جاں بازیاں　　''ان کے آگے وہ حمزہ کی جاں بازیاں
شیرِ غُرّانِ سَطوَت پہ لاکھوں سلام''

عبدِ حق کیش و حق رُو پہ لاکھوں درود　　شرحِ واللّیل گیسو پہ لاکھوں درود
جسمِ اطہر کی خوشبو پہ لاکھوں درود　　''الغرض ان کے ہر مُو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام''

ان کے اَقوالِ حکمت پہ نامی درود　　ان کی فہم و فراست پہ نامی درود
ان کی ہر ایک سنّت پہ نامی درود　　''ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام''

فصلِ گُل آئی لے کر کروڑوں درود　　بُوئے حق سے معطّر کروڑوں درود
شاہِ دیں پر نچھاور کروڑوں درود　　''ان کے مولا کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عِترت پہ لاکھوں سلام''

پَرتَوِ نور ، شمعِ فضائے قُدُس　　نازِ تطہیر ، زیبِ رِدائے قُدُس
کشتیٔ نوح ، اہلِ سرائے قُدُس　　''پارہائے صُحُف ، غنچہ ہائے قُدُس
اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام''

بارِشِ تیر سے جس میں پودے جمے　　خونِ شبّیر سے جس میں پودے جمے
اشکِ دلگیر سے جس میں پودے جمے　　''آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام''

اہلِ اسلام کے یاور و دست گیر　　درحقیقت ہیں خاصانِ ربِّ قدیر
سب اِناث و ذُکور و صغیر و کبیر　　"خونِ خیرُالرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لَوث طینت پہ لاکھوں سلام"

نور قِندیلِ کاشانۂ مصطفٰے　　ہر قدم رَہروِ جادۂ مصطفٰے
یعنی خیرُ النِّساء ، آیۂ مصطفٰے　　"اس بَتولِ جگر پارۂ مصطفٰے
حجلہ آرائے عِفّت پہ لاکھوں سلام"

جس کو پایا ہے یکتا، مہ و مہر نے　　جس پہ سایہ نہ ڈالا مہ و مہر نے
سر ادب سے جھکایا مہ و مہر نے　　"جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس رِدائے نزاہت پہ لاکھوں سلام"

برتر از سارہ و مَریَم و ہاجِرہ　　فاطمہ ، دینِ اسلام کی ناصِرہ
حامِدہ ، خاشِعہ ، کامِلہ ، صابِرہ　　"سیّدہ ، زاہرا ، طیبہ ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام"

دُرِّ گنجینۂ جُودِ خیرُالورٰی　　موجِ دریائے لُطفِ حبیبِ خدا
پَرتوِ جلوۂ فیضِ مشکل کشا　　"حَسَنِ مجتبٰے ، سیّدالاسخیا
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام"

وہ قتیلِ جفا، روحِ صبر و رضا　　جانِ اہل وفا ، آنِ اہلِ صفا
تابِ مہرِ عطا ، بابِ شہرِ سخا　　"اَوجِ مہرِ ہُدٰی ، مَوجِ بحرِ ندٰی
رُوح روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام"

پرتوِ آب و تابِ زبانِ نبی جوہرِ لاجوابِ زبانِ نبی
بے گماں فیض یابِ زبانِ نبی ''شہد خوارِ لعابِ زبان نبی
چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام''

سبطِ خیرُالورٰی ' شاہِ گلگُوں قبا نائبِ مرتضٰی ، شاہِ گلگوں قبا
دلبرِ فاطمہ ، شاہِ گلگوں قبا ''اس شہید بَلا ، شاہِ گلگوں قبا
بے کسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام''

سبطِ شاہِ اُمَم ، لعلِ خاصِ صَدف لعلِ خاصِ صدف ، تابِ ایماں بَکف
تابِ ایماں بکف ، دُرِّ دُرجِ نجف ''دُرِّ درجِ نجف ، مہرِ برجِ شرف
رنگِ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام''

جن کی عظمت کا عرفان کارِ دَقیق خُلق جن پر ہو قربان ایسی خلیق
مذہبِ حق میں حُجّت ہے جن کا طریق ''اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام''

اصلِ عنوانِ بیتُ الشرف پر درود بزمِ تابانِ بیت الشرف پر درود
جُملہ سُکّانِ بیت الشرف پر درود ''جلوگیّانِ بیت الشرف پر درود
پردگیّانِ عفّت پہ لاکھوں سلام''

اوّلیں بانوئے سرورِ این و آں اہلِ بیتِ نبوت کی روحِ رواں
مادرِ فاطمہ فخرِ اہلِ جہاں ''سیّما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام''

رونقِ دو جہاں جس کی محفل ہوئی　　ماہِ بُرجِ شرف کی جو حامِل ہوئی
شمعِ دینِ ہُدیٰ جس سے حاصل ہوئی　　"عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام"

ہے زمانے میں شانِ خدیجہ عجب　　خُلد میں مسکنِ ناز پر فضلِ رب
جس میں مُطلق نہیں شور و رنج و تعَب　　"مَنْزِلٌ مِّنْ قَصَبْ لَا نَصَبْ لَا صَخَبْ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام"

جس کی ہر اک ادا عکسِ شانِ نبی　　وہ عَفِیفَہ جو ہے ترجمانِ نبی
یعنی مِن جملۂ بانوانِ نبی　　"بنتِ صدیق، آرامِ جانِ نبی
اس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام"

ہر نفَس طبعِ غَیُّور جن کی گواہ　　رفعتِ شانِ دستور جن کی گواہ
وحیِ معروف و مشہور جن کی گواہ　　"یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام"

جن کے آگے سرِ اہلِ عقیدت جھکائیں　　عظمتوں کی قسم اہلِ اسلام کھائیں
بانوانِ نبی جن کو مَسکن بنائیں　　"جن میں روحُ القدس بے اجازت نہ جائیں
ان سُرادِق کی عصمت پہ لاکھوں سلام"

جُملہ خاصانِ بدر و اُحُد پر درود　　سب جوانانِ بدر و اُحُد پر درود
خوش نصیبانِ بدر و اُحُد پر درود　　"جاں نثارانِ بدر و اُحُد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام"

اور چھ دوسرے اہلِ صِدق و صَفا   وہ ابوبکر ، عثماں ، عمر ، مرتضیٰ
''وہ دسوں جن کو جنت کا مُژدہ ملا   اہلِ حق ، اہلِ ایمان و اہلِ وفا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام''

غازیٔ دینِ حق ، نائبِ مصطفیٰ   خاص یارِ نبی ، مؤمنِ باصفا
''خاص اس سابقِ سیرِ قربِ خدا   صدرِ بزمِ خلافت ، شہِ اتقیا
اَوحدِ کاملیّت پہ لاکھوں سلام''

نازِشِ اولیا ، مایۂ اِصطِفا   سیّد الاتقیا ، مایۂ اِصطِفا
''سایۂ مصطفیٰ ، مایۂ اِصطِفا   رہبرِ اَصفیا ، مایۂ اِصطِفا
عِزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام''

اہلِ ایماں کہیں جس کو خضرِ سُبُل   باخدا ، آیۂ خالقِ جزو و کُل
''یعنی اس افضلُ الخلق بعد الرسل   شمعِ باطل ہوئی جس کی ہیبت سے گُل
ثانیِ اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام''

خاص اصحابِ سلطانِ دینا و دیں   فیض یابِ درِ رحمتِ عالمیں
''اَصدَقُ الصّادِقیں ، سیّدُ المتّقیں   یعنی بُوبکر و فاروق ، نورِ یقیں
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام''

وہ مرادِ دلِ شاہِ جِنّ و بشر   شمعِ طاقِ حرم مَوجِ فتح و ظفر
''وہ عمر جس کے اعدا پہ شَیدا سَقَر   جو نگاہِ محمد ﷺ میں ہے معتبر
اس خدادوست حضرت پہ لاکھوں سلام''

حق نِگر ، مردِ عادل ، امام الہدٰی بعدِ صدیق کامل ، امام الہدٰی
حکم قرآں پہ عامل ، امام الہدٰی "فارِق حق و باطل ، امام الہدٰی
تیغِ مَسلُولِ شدّت پہ لاکھوں سلام"

اک مقدس گلِ گلستانِ نبی اک چمکتا ہوا لعلِ کانِ نبی
فیض یابِ درِ دُرفشانِ نبی "ترجمانِ نبی ، ہم زُبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام"

زَوجِ نُورَین کی زندگی پر درود فیض و الطاف کے منتہی پر درود
واقفِ بِئرِ رُومَہ ، سخی پر درود "زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود
دولتِ جَیشِ عُسرت پہ لاکھوں سلام"

زاہد و ساجد و عابد و متقی مردِ مومن ، اطاعت گزارِ نبی
شان کیا ہو بیاں ابنِ عفّان کی "دُرِّ مَنثورِ قرآں کی سِلکِ بہی
زَوجِ دو نورِ عفّت پہ لاکھوں سلام"

کاتبِ وحیِ حق ' نائبِ مصطفٰے کنزِ رحمت کا اک گوہرِ بے بہا
پیکرِ مجود و ایثار و شرم و حیا "یعنی عثمان ، صاحبِ قمیصِ ہُدٰی
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام"

پاسبانِ رہِ سیّدُ العالمیں صاحبِ قولِ فَیصل بَغایت یقیں
دو جہاں میں اَخیِّ شہنشاہِ دیں "مرتضٰی شیرِ حق اَشجعُ الاشجعیں
ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام"

سید الاولیا ، وجہِ وصلِ خدا   پرتوِ مصطفیٰ ، وجہِ وصلِ خدا
''اصلِ نسلِ صفا ، وجہِ وصلِ خدا   شیرِ حق مرتضیٰ ، وجہِ وصلِ خدا
بابِ فصلِ وِلایت پہ لاکھوں سلام''

دشمنِ مجمعِ اہلِ رِفض و خروج   اہلِ حق ، مانعِ اہل رِفض و خُروج
''اولیں دافعِ اہل رِفض و خروج   فاتحِ موضعِ اہلِ رِفض و خروج
چارمی رکن ملت پہ لاکھوں سلام''

سید و سرورِ اولیائے زَمن   آفتابِ رسالت کی چوتھی کرن
''شیرِ شمشیر زَن ، شاہِ خیبر شکن   بُوالحسن یعنی مِن جملۂ پنجتن
پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام''

بُرجِ رحمت ، فِدا جس پہ سارے بُرُوج   دُرجِ دُرِّ کرم ، نازِ جملہ دُرُوج
''ماحیِ رِفض و تفضِیل و نصب و خُروج   وہ علی ، صاحبِ اِعتلا و عُروج
حامیِ دین و سنّت پہ لاکھوں سلام''

خوش وہ ربّ سے ہیں راضی ہوا اُنسے رب   حلقۂ دینِ اسلام کے منتخب
''مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب   خواہ اہلِ عجم ہوں کہ اہلِ عرب
اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام''

رضی اللہ کا تمغۂ باأثر   جس کو حاصل بفیضانِ خیرُ البشر
''جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر   اس پہ قربان تابندگیِ قمر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام''

جن پہ اکرام، سنت ہے اللہ کی جن کا مقصود، چاہت ہے اللہ کی
جن سے الفت، مشیّت ہے اللہ کی ''جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام''

حق گزارِ دکانِ شرابِ طہور بعدِ شبّیر آنِ شرابِ طہور
یعنی سجاد جانِ شرابِ طہور ''باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور
زَینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام''

جتنے رَہرَو ہیں سرکار کی راہ کے چاہنے والے جتنے ہیں ذی جاہ کے
جتنے خُدّام ہیں اُس کی درگاہ کے ''اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے
ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام''

پاک و پاکیزہ طِینت پہ اعلیٰ درود صاف ستھری طبیعت پہ اعلیٰ درود
ان کی اعلیٰ صداقت پہ اعلیٰ درود ''ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سِیادت پہ لاکھوں سلام''

تھی رِضائے خدا جن کی اصلِ مراد جن کے دم سے ہوا دینِ حق شادباد
ساری امت نے جن پر کیا اعتماد ''شمعِ تابانِ کاشانۂ اِجتہاد
مفتیِ چار ملت پہ لاکھوں سلام''

ظلمتِ جُہل کے حق بجانب حریف شارِحینِ کُل اَحکامِ شرعِ شریف
دینِ اسلام کے پاسبان و حَلیف ''شافعی ، مالک ، احمد ، امامِ حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام''

نجم ہائے ولایت پہ کامل درود
تابِ ایوانِ بیعت پہ کامل درود
''کاملانِ طریقت پہ کامل درود
صاحبانِ اجازت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام''

وہ مجسّم امام التقیٰ والنقیٰ
شانِ محکم ، امام التقیٰ والنقیٰ
''غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقیٰ
دافعِ غم ، امام التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام''

عالِمِ باعمل ، حق نگر ، حق نہاد
حُجّتِ دینِ حق ، نازشِ اجتہاد
''قطب ابدال و ارشاد و رُشد الرّشاد
مُرشِدِ اہلِ دیں ، قبلۂ اعتقاد
مُحیِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام''

ماہِ بُرجِ رِیاضت پہ بے حد درود
غوثِ اعظم کی عظمت پہ بے حد درود
''مردِ خَیلِ طریقت پہ بے حد درود
دُرِّ کنزِ وِلایت پہ بے حد درود
فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام''

محوِ طاعت رہی گردنِ اولیاء
خَم جہاں ہو گئی گردنِ اولیاء
''جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء
جس کے آگے جھکی گردنِ اولیاء
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام''

پَرتوِ کُل کراماتِ پیشیاں
فیض یابِ مزاراتِ پیشیاں
''شاہِ برکات و برکاتِ پیشیاں
تابِ حسنِ خیالاتِ پیشیاں
نوبہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام''

عکسِ منصور و سَرَمد ، امامُ الرُّشْد　　حاملِ فیضِ مُسْنَد ، امام الرشد
وجہِ اکرام بے حد ، امام الرشد　　''سیدِ آلِ محمد ، امام الرشد
گُلِ رَوضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام''

شاملِ دُودمانِ علی و بَتول　　گلشنِ غوثِ اعظم کا خوش رنگ پھول
جس کی عظمت کا انکار کارِ جَہُول　　''حضرتِ حمزہ شیرِ خدا و رسول
زینتِ قادریّت پہ لاکھوں سلام''

فہم و اِدراک و عقل و گمان و خیال　　فیض و اکرام و الطاف وجود و نَوال
سیرت وصورت و قامت و خدوخال　　''نام و کام وتن و جان و حال و مَقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام''

عکسِ آئینۂ ہر کمالِ رسول　　ہر عمل شارِحِ قال و حالِ رسول
شانِ اَسلاف برگِ نہالِ رسول　　''نورِ جاں عطرِ مجموعۂ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام''

باعمل ، بااثر ، باخبر ، بامراد　　قہر سے کم نہیں دل میں جن کا عِناد
بُوالحسین احمدِ بے ریا زندہ باد　　''زیبِ سجّادہ سجّادِ نوری نہاد
احمدِ نور طِینت پہ لاکھوں سلام''

جتنے سنّی ہیں دنیا میں ، ہوں فیض یاب　　کامرانی بَہر گام ہو ہم رِکاب
سایہ افگن ہو سب پر کرم کا سَحاب　　''بےعذاب وعتاب وحساب وکتاب
تا ابد اہلِ سنّت پہ لاکھوں سلام''

شُہدَا ، اَولیا ، اَتقیا ، اَصفیا اہلِ بیتِ شہنشاہِ ہر دو سرا
شاہ احمد سعیدؒ اہلِ صِدق و صفا "تیرے اِن دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خِلقت پہ لاکھوں سلام"
میرے اَحباب عُشّاقِ شاہِ زَمن جو ہیں میرے اَعِزّا میں اہلِ سُنن
گھر میں جتنے ہیں چھوٹے بڑے مرد وزن "میرے استاذ، ماں باپ، بھائی بہن
اہلِ وُلد و عَشیرت پہ لاکھوں سلام"
ایک میں ہی شہِ دیں کا منگتا نہیں صرف میرے ہی ماتھے پہ ٹیکا نہیں
فیض یابِ کرم اک میں تنہا نہیں ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام"
یوں ملے صدقۂ صاحبِ غارِ ثَور ہو میسّر مقدر سے ہم کو وہ دَور
خَلق حیرت سے دیکھے ہمارا یہ طَور "کاش مَحشَر میں جب ان کی آمد ہو، اَور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام"
حافِظِؔ زار کا ہے یہ ارماں رضاؔ اس کی مشکل ہو محشر میں آساں رضاؔ
پیش یہ بھی کرے اپنا دیواں رضاؔ "جب کہ خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"

اللھم صل علٰی محمد و علٰی اٰل محمد بعدد کل معلوم لك

چاروں بانیانِ سلسلہ ہائے طریقت اور اپنے پیر و مرشد سے اظہارِ عقیدت کیلئے درج ذیل اضافی بند رقم کئے ہیں، امید ہے کہ اربابِ طریقت کی بارگاہ میں سند قبولیت پائیں گے۔

نائبِ شاہِ اَبرار ، غوثُ الوریٰ   قطبِ ارشاد ، سرکار غوثُ الوریٰ
صاحبِ لطف و ایثار، غوثُ الوریٰ   ''اہلِ حق کے مددگار، غوثُ الوریٰ
منبعِ قادِرِیّت پہ لاکھوں سلام''

مرشدِ مُرشِداں ، رہبرِ اِنس و جاں   وجہِ ضَو باریٔ محفلِ چشتیاں
دینِ حق کے مُعیں ،شاہِ ہندوستاں   ''وہ حَسَن سنجری خواجۂ خواجگاں
شہریارِ طریقت پہ لاکھوں سلام''

خاورِ معرفت، دینِ حق کے شِہاب   فیضیابِ حَرِیم رسالت مآب
جانِ زَہرا و لختِ دلِ بُوتُراب   ''خواجۂ سُہرورد ، اہلِ راہِ صواب
تاجدارِ وِلایت پہ لاکھوں سلام''

دینِ حق کے بَہا ، خواجۂ نقشبند   ذُوالکرم ، ذُوالعَطا ، خواجۂ نقشبند
حق نِگر ، حق نُما ، خواجۂ نقشبند   ''روحِ صِدق و صفا، خواجۂ نقشبند
نکتہ دانِ حقیقت پہ لاکھوں سلام''

وارثِ علمِ خیرُالوریٰ ، کاظمی   ترجمانِ کتابِ ہُدیٰ ، کاظمی
شاملِ زُمرۂ اولیا ، کاظمی   ''مُرشدِ حافِظِ خوش نوا ، کاظمی
آفتابِ طریقت پہ لاکھوں سلام''

(سلام: شیخ الاسلام امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
تضمین: حافظ عبدالغفار حافظ)

تضمین بر سلامِ رضا

اخترِ بُرجِ رفعت پہ لاکھوں سلام　　آفتابِ رسالت پہ لاکھوں سلام
مجتبیٰ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام　　"مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام"

جب ہوا ضَوفگن دین و دنیا کا چاند　　آیا خلوَت سے جَلوَت میں اَسرٰی کا چاند
نکلا جس وقت مسعودِ بطحا کا چاند　　"جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل اَفروز ساعت پہ لاکھوں سلام"

جس کی عظمت پہ صدقے وقارِ حرم　　جس کی زلفوں پہ قرباں بہارِ حرم
نوشئہ بزمِ پروردگارِ حرم　　"شہریارِ اِرم تاجدارِ حرم
نَو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام"

یہ سَراپا حَسیں، ربّ ہے مُطلق جمیل　　اب نہیں اس میں گنجائشِ قال و قِیل
یہ بھی اک ایک ہے جیسے ربّ بے دلیل　　"بے سَہیم و قَسیم و عَدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام"

جس کے قدموں پہ سجدے کریں جانور　　منہ سے بولیں شجر، دیں گواہی حَجر
وہ ہیں محبوبِ ربّ، مالکِ بَحر و بر　　"صاحبِ رِجعتِ شمس و شقِّ القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام"

کتنی اَرفع ہے شانِ حبیبِ خدا　　مالکِ دوسرا، سرورِ انبیاء
مُقتدی جس کے سب، سب کا جو مُقتداء　　"جس کے زیرِ لِوا آدم و مَن سِوا
اس سزائے سِیادت پہ لاکھوں سلام"

جس کا فرمان فرمانِ جاں آفریں   پاک قانون جس کا کتابِ مُبیں
وہ، جو ہے مظہرِ اَحکمُ الحاکمیں   ''عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام''

رہبرِ دین و دنیا پہ بے حد درود   شافعِ روزِ عقبیٰ پہ بے حد درود
ہم ضعیفوں کے ملجا پہ بے حد درود   ''ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثَروَت پہ لاکھوں سلام''

جس پہ قرباں ہیں طُوبیٰ کی رعنائیاں   حسنِ موزونیت کی فدا جس پہ جاں
جس کا روحُ الامیں بُلبلِ مدح خواں   ''طائرانِ قُدس جس کی ہیں قُمریاں
اس سَہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام''

رفعتیں بہرِ سجدہ جہاں خَم رہیں   روز و شب کعبہ و لامکاں خَم رہیں
بہرِ آداب کرّوبیاں خَم رہیں   ''جس کے آگے سرِ سروراں خَم رہیں
اس سرِتاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام''

شام فردوس کی نُوروالّلیل کا   پَرتَوِ مَرحمت رحمتِ کبریا
وہ سَحابِ عطا ظلِّ لُطفِ خدا   ''وہ کرم کی گھٹا گیسُوئے مُشک سا
لکّہٗ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام''

منہ اندھیرے ضیائے سَحَر کی رَمَق   صبح کے خط سے یا پردۂ شب ہے شق
چرخِ والّلیل پر ''والضّحیٰ کی شفق''   ''لیلۃُ القدر میں ''مطلعِ الفجرِ'' حق
مانگ کی اِستقامت پہ لاکھوں سلام''

بوند جو بھی گری زلفِ نَم ناک سے   کر دیئے اس نے پیدا گُہر خاک سے
ہیں عیاں رحمتیں گیسوئے پاک سے   ''لختِ لختِ دل ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی عادت پہ لاکھوں سلام''

وصفِ گوشِ نبی اور میں کج مج زباں — ہے سُجُوْدَ الْقَمَرْ اَسْمَعُ[1] جن کی شان
جن پہ قربان حسنِ سماعت کی جان — ''دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام''

جس کے چہرے پہ جلووں کا پہرا رہا — نجم و طٰہٰ کے جُھرمٹ میں چہرا رہا
حسن جس کا ہر اک چھب میں گہرا رہا — ''جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام''

لامکاں کی جبیں بہرِ سجدہ جھکی — رفعتِ منزلِ عرشِ اعلیٰ جھکی
عظمتِ قبلۂ دین و دنیا جھکی — ''جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام''

پڑ گئی جس پہ محشر میں بخشا گیا — دیکھا جس سمت ابرِ کرم چھا گیا
رُخ جدھر ہو گیا زندگی پا گیا — ''جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام''

فرق مطلوب و طالب کا دیکھے کوئی — قصّۂ طُور و معراج سمجھے کوئی
کوئی بے ہوش جلووں میں گم ہے کوئی — ''کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمّت پہ لاکھوں سلام''

اَوجِ تابِ نگاہِ رَسا پر درود — بے جھجک' دیدِ عینِ خدا پر درود
معنیٔ آیۂ ''مَا طَغٰی'' پر درود — ''نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام''

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقد کنت اسمع سجود القمر امام العرش وانا فی ظلمۃ الاحشاء. فرمایا حضور ﷺ نے بے شک میں چاند کے سجدے کی آواز عرش کے روبرو سنتا تھا اس وقت جب کہ میں شکمِ مادر میں تھا۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۵۸، جلد ۲)

جس کے جلوے زمانے میں چھانے لگے　　جس کی ضَو سے اندھیرے ٹھکانے لگے
جس سے ظُلمت کدے نور پانے لگے　　"جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام"

"مُصحَفِ نور" پر "آبِ زر کا ورق"　　یا "کفِ حور" پر "موتیوں" کا "طبق"
"مَنْ رَّاٰنِیْ" میں ہے قَدْ رَاٰی کی رمق　　"شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی بُراقت پہ لاکھوں سلام"

"مہ کو گھیرے" ہوئے ہے "سنہری کرن"　　یا "لبِ جُو" ہے "خورشید پرتَو فِگن"
"مَوجِ دریا رواں" ہے "کنارِ چمن"　　"خط کی گردِ دَہن وہ دل آرا پھَبَن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام"

مَوجِ حسنِ تبسُّم میں گُل باریاں　　اور گل باریوں میں لطافت کی شاں
جن میں قدرت کی باریکیاں ہیں نہاں　　"پتلی پتلی گلِ قُدس کی پتیّاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام"

جس کے عالی مقالات وحیِ خدا　　جس کے غیبی اِشارات وحیِ خدا
جس کے الفاظ آیاتِ وحیِ خدا　　"وہ دَہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام"

قُلزمِ معرفت نہرِ عرفاں بنے　　بَحرِ توحید دریائے ایماں بنے
عین سرچشمۂ آبِ حَیواں بنے　　"جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اُس زُلالِ حَلاوت پہ لاکھوں سلام"

رحمتِ حق کی ہونے لگیں بارشیں　　دین و دنیا کی لُٹنے لگیں دولتیں
کھول دیں جس نے اللہ کی حکمتیں　　"وہ زُباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافِذ حکومت پہ لاکھوں سلام"

منحصر جس پہ ہے رحمتوں کا نُزول   جس کے تابع ہیں مقبولیت کے اُصول
''وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قُبول   وہ دعا جس پہ صدقے دُرُودوں کے پھول
اس نسیمِ اَجابت پہ لاکھوں سلام''

دن پھرے بختِ شب ہائے مَہجُور کے   جس کی ضَو سے ملے راستے دور کے
''جن کے گُچھّے سے لَچّھے جھڑیں نور کے   جن سے برسیں گُہر حسنِ مستور کے
ان ستاروں کی نُزہت پہ لاکھوں سلام''

رنج سے جان کھوتے ہوئے ہنس پڑیں   مُضطَرِب غم سے ہوتے ہوئے ہنس پڑیں
''جسکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں   بخت جاگ اُٹھیں سوتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام''

حسنِ جان بلاغت پہ لاکھوں درود   اَوجِ شانِ فصاحت پہ لاکھوں درود
''اُسکی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود   گفتگو کی حلاوت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبہ کی ہیبت پہ لاکھوں سلام''

سرکشوں کی اُٹھی گردنیں جھک گئیں   خود سروں کی تنی گردنیں جھک گئیں
''جس کے آگے کِھنچی گردنیں جھک گئیں   تھیں جو اونچی وہی گردنیں جھک گئیں
اس خُداداد شوکت پہ لاکھوں سلام''

دیکھ کر جن کو ہیں چاند سورج خَجِل   شمع روشن ہے قرآن کے مُتّصِل
''حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل   ہے عِذارِ ''رسالت'' پہ تابندہ[1] تِل
یعنی مُہرِ نُبُوّت پہ لاکھوں سلام''

---

[1] یہاں رسالت سے مراد ''درجۂ رسالت ونبوت'' ہے یعنی مہر نبوت نے مجسم رسالت ونبوت کو خوبصورت بنا دیا (بلا تشبیہ) جس طرح کسی حسین وجمیل کے رخسار کا تل پورے حسین مجسمہ کو چمکا دیتا ہے۔ (اختر الحامدی)

دین و دنیا دیئے مال اور زر دیا   حور و غلماں دیئے خُلد و کوثر دیا
دامنِ مقصدِ زندگی بھر دیا   ''ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام''

ڈوبا سورج کسی نے بھی پھیرا نہیں   کوئی مثلِ یَدُ اللہ دیکھا نہیں
جس کی طاقت کا کوئی ٹھکانا نہیں   ''جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام''

قُلزمِ حسن کی جن کو ''شاخیں'' کہیں   جن سے سوتے لطافت کے پھُوٹا کریں
جن سے نہریں تجلّی کی جاری رہیں   ''نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام''

عاصیوں کی بھلائی کے چمکے ہلال   قیدِ غم سے رہائی کے چمکے ہلال
جلوۂ مصطفائی کے چمکے ہلال   ''عیدِ مشکل کُشائی کے چمکے ہلال
ناخُنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام''

عقل حیراں ہے اِدراک کو ہے جُنُوں   کیف ہے سر بہ سجدہ خِرَد سَرنگوں
کون پہنچا ہے تا حدِّ سِرِّ دَروں   ''دل سمجھ سے وَرا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام''

آسماں مِلک اور جَو کی روٹی غذا   لامکاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
کُن فِکاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا   ''کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غِذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام''

بے بسوں کی قیادت[1] پہ کھنچ کر بندھی   بے کسوں کی رفاقت پہ کھنچ کر بندھی
عاصیوں کی اِعانت پہ کھنچ کر بندھی   ''جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام''

---

[1] قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا قائد هم اذا وفدوا (مشکوۃ شریف ص ۴۳۸)

اَوج وہ زانوؤں کا ہے نزدیک و دور یہ جہاں کیا، دو زانو ہے دنیائے نور
یہ مَلک ، یہ فِرشتے ، یہ غلماں ، یہ حور ''انبیاء تہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام''

کعبۂ دین و دل یعنی نقشِ قدم جن کی عظمت نہیں عرشِ اعظم سے کم
ہر بلندی کا سر ہو گیا جس پہ خَم ''کھائی قرآں نے خاکِ گذر کی قسم
اس کفِ پا کی حُرمت پہ لاکھوں سلام''

افتخارِ دو عالم ہے ان کا وُجود وہ سراپا کرم ہیں بِرَبِّ وَدُود
ان پہ ہو، تاابد رحمتوں کا وُرُود ''پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے دُرُود
یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام''

مثلِ مادر حلیمہ پہ اِحساں کریں ان کی بخشش کا طفلی میں ساماں کریں
پاس حقِ رضاعت کا ہر آں کریں ''بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نِصفت پہ لاکھوں سلام''

مولد ذاتِ یکتا پہ یکتا دِرود آمدِ شاہ والا پہ اعلیٰ درود
تاقیامت شب و روز صدہا دُرُود ''فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام''

دلکش و دلربا پیاری پیاری پھَبَن خود پھَبَن نے بھی دیکھی نہ ایسی پھَبَن
جس پہ قربان اچھی سے اچھی پھَبَن ''اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھَبَن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام''

گیسوؤں پر مُعنبر مہکتی درود رخ پہ صدقے منور مہکتی درود
نازکی نچھاور مہکتی درود ''بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام''

ان کے پاکیزہ گیسو پہ لاکھوں درود　　ان کی عَنبر فِشاں بُو پہ لاکھوں درود
ان کے آئینۂ رُو پہ لاکھوں درود　　''الغرض ان کے ہر مُو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام''

فطرتِ بے خلِش پہ کروڑوں درود　　ظرفِ عالی مَنِش پہ کروڑوں درود
جانبِ دل کَشِش پہ کروڑوں درود　　''سیدھی سادی روِش پہ کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام''

جس کے زیرِ نگیں ہیں سَماک وسَمک　　جس کے حلقے میں ہیں چاند سورج فلک
جس کا سکّہ رواں فرش سے عرش تک　　''جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء وَملک
اُس جہانگیرِ بعثت پہ لاکھوں سلام''

کس قدر ہے حسیں بدر کا معرکہ　　اوّلیں باب تاریخِ اسلام کا
لب پہ نصرت کے نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰہَ تھا　　''وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفٰے تیری صَولت پہ لاکھوں سلام''

اُن کی ہیبت سے وہ کپکپاتی زمیں　　ڈر سے پیہم پسینے بہاتی زمیں
گونج سے خوف شیروں کی کھاتی زمیں　　''شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں
جُنبشِ جَیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام''

فوجِ اعداء میں گھس کر سِناں بازیاں　　دور ہی سے کبھی تیر اندازیاں
پرچمِ افتخارِ صفِ غازیاں　　''ان کے آگے وہ حمزہ کی جاں بازیاں
شیرِ غُرّاں کی سَطوَت پہ لاکھوں سلام''

جس کی سرکار ہے بارگاہِ قبول　　جس کے دربار میں اولیاء ہیں شمول
جس پہ ہے رحمتِ مصطفٰے کا نُزول　　''حضرتِ حمزہ شیرِ خدا و رسول
زینتِ قادِرِیّت پہ لاکھوں سلام''

کُل شہیدانِ بدر و اُحُد پر درود سب فدایانِ بدر و اُحُد پر درود
جَیشِ مردانِ بدر و اُحُد پر درود ''جاں نثارانِ بدر و اُحُد پر درود
حق گذارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام''

ذاتِ یکتا کے ان پر کروڑوں درود ربِ کعبہ کے ان پر کروڑوں درود
حق تعالیٰ کے ان پر کروڑوں درود ''ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام''

مظہرِ مصدرِ ذاتِ ربِّ قدیر جن کے دیکھے سے ہوتے ہیں روشن ضمیر
ماہِ توحید کے نجم ہائے منیر ''خونِ خیرُ الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لَوث طینت پہ لاکھوں سلام''

راحتِ جانِ سلطانِ ہر دو سرا نورِ چشمِ جنابِ حبیبِ خدا
عینِ لختِ دلِ سرورِ انبیاء ''اُس بَتولِ جگر پارۂ مصطفےٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام''

وہ رِداء جس کی تطہیر اللہ رے آسماں کی نظر بھی نہ جس پر پڑے
جس کا دامن نہ سہوًا ہوا چُھو سکے ''جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس رِدائے نَزاہت پہ لاکھوں سلام''

صادِقہ ، صالحہ ، صائمہ ، صابرہ صاف دل ، نیک خُو ، پارِسا ، شاکرہ
عابدہ ، زاہدہ ، ساجدہ ، ذاکرہ ''سیّدہ ، زاہرا ، طیبہ ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام''

گوہرِ فاطمہ ، مرکزِ اَتقیاء پِسَرِ مرتضےٰ ، مرجعِ اَصفیاء
نورِ نورِ خدا ، سرورِ اولیاء ''حَسَنِ مجتبےٰ ، سیّدالاسخیاء
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام''

وہ اَنیسِ غمِ مُونِسِ بے کساں　　وہ سُکونِ دلِ مالکِ اِنس و جاں
وہ شریکِ حیاتِ شہِ لامکاں　　"یَعنی پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گذارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام"

شمعِ تابانِ عرش آستانِ نبی　　غم گُسارِ نبی طبعِ دانِ نبی
راحتِ قلب و روحِ روانِ نبی　　"بنتِ صِدّیق آرامِ جانِ نبی
اُس حَریمِ برأت پہ لاکھوں سلام"

عظمتِ حسنِ معمور جن کی گواہ　　عفّتِ ذاتِ مَستور جن کی گواہ
شانِ ربّ ، چشمِ بددور جن کی گواہ　　"یعنی ہے "سورۂ نور" جن کی گواہ
ان کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام"

جن سے اپنی نگاہیں ہوائیں چرائیں　　دیکھنے کا تصور بھی دل میں نہ لائیں
جن کے پردے کا پَرتَو فرشتے نہ پائیں　　"جن میں روحُ القدس بے اجازت نہ جائیں
ان سُرادِق کی عِصمت پہ لاکھوں سلام"

رفعت و افضلیّت کا مُژدہ ملا　　خاص عِزّ و وجاہت کا مُژدہ ملا
رحمتِ کُل سے رحمت کا مُژدہ ملا　　"وہ دسوں جن کو جنت کا مُژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام"

قصرِ پاکِ خلافت کے رکنِ رکیں　　شاہِ قوسَین کے نائبِ اولیں
یارِ غارِ شہنشاہِ دنیا و دیں　　"اَصْدَقُ الصَّادِقِیْن سَیِّدُ الْمُتَّقِیْن
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام"

وہ عمر ، وہ حبیبِ شہِ بَحر و بَر　　وہ عمر خاصۂ ہاشمی تاجوَر
وہ عمر کُھل گئے جس پہ رحمت کے در　　"وہ عمر جس کے اَعداء پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام"

وہ غنی کیوں نہ تقدیر کا ہو دھنی جس نے پائے دو لعلِ کانِ نبی
شرحِ نورٌ علیٰ نور ہے زندگی "دُرِّ منثورِ قرآں کی سِلکِ بہی
زوجِ دو ۲ نورِ عفّت پہ لاکھوں سلام"

سرورِ اولیائے زمان و زمیں مرکزِ معرفت، اصلِ علم الیقیں
بابِ علمِ شہنشاہِ دنیا و دیں "مرتضیٰ شیرِ حق اَشْجَعُ الْاَشْجَعِیْن
ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام"

جتنے تارے ہیں اس چرخِ ذی جاہ کے جس قدر ماہ پارے ہیں اُس ماہ کے
جانشیں ہیں جو مردِ حق آگاہ کے "اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے
ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام"

اُس نظر کا مقدر ہے کس اَوج پر اس کی تقدیر ہے کس قدر بخت ور
اس نظر پر فدا تابِ چشمِ سحر "جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام"

جن کا کوثر ہے جنت ہے اللہ کی جن کے خادم پہ شفقت ہے اللہ کی
دوست پر جن کے رحمت ہے اللہ کی جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام"

نجم ہائے دَرَخشانِ حُسنِ لطیف جن سے روشن ہوئے سینہ ہائے کثیف
چار ارکانِ ایوانِ شرعِ شریف "شافعی، مالک، احمد، امامِ حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام"

حق کے محرم امام التقیٰ والنقیٰ ذاتِ اکرم امام التقیٰ والنقیٰ
قطبِ عالم امام التقیٰ والنقیٰ "غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام"

ایسی برتر ہوئی گردنِ اولیاء　　اوجِ مہ پر ہوئی گردنِ اولیاء
عرش برسر ہوئی گردنِ اولیاء　　"جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام"

ہے خدایا کرم بار تیری جناب　　از طفیلِ جنابِ رسالت مآب
وہ کہ جن کا ہے یٰسین و طٰہٰ خطاب　　"بے عذاب وعتاب وحساب وکتاب
تا ابد اہلِ سنّت پہ لاکھوں سلام"

میں بھی ہوں اک گدائے درِ اولیاء　　میں بھی ہوں اک سگِ کوئے غوث الورٰی
میں بھی ہوں ذرۂ کوچۂ مصطفےٰ　　"تیرے اِن دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خِلقت پہ لاکھوں سلام"

تیری رحمت رہے ان پہ پرتو فگن　　ان پہ ہو سایۂ لُطفِ شاہِ زمن
دیر تک یہ درخشاں رہے انجمن　　"میرے اُستاذ ماں باپ بھائی بہن
اہلِ وُلد و عَشیرت پہ لاکھوں سلام"

ابرِ جُود و عطا کس پہ برسا نہیں؟　　تیرا لطف و کرم کس پہ دیکھا نہیں؟
کس جگہ اور کہاں تیرا قبضہ نہیں؟　　"ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام"

آفتابِ قیامت کے بدلے ہوں طَور　　جب کہ ہو ہر طرف "نفسی نفسی" کا شور
جب کسی کا کسی پر نہ چلتا ہو زور　　"کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام"

مُرشدی شاہِ احمد رضا خاں رضؔا　　فیض یابِ کمالاتِ حسّاں رضؔا
ساتھ اختؔر بھی ہو زمزمہ خواں رضؔا　　"جب کہ خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضؔا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"

(سلام: شیخ الاسلام امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

تضمین: مولانا سیّد محمد مرغوب اختر الحامدی رحمۃ اللہ علیہ)

محفلِ کُن کی ابتدا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

سلکِ رُسُل کی انتہا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

پڑھتے ہیں آپؐ پر سلام، نُوری ملائکہ تمام

پڑھتا ہے عرش پر خدا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

کون و مکاں کے تاجدار، محفلِ ہست کی بہار

مظہرِ شانِ کبریا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

آپؐ کا اے شہِ اُمَمؐ، کتنا بڑا ہے یہ کرم

حقﷻ سے ہمیں مِلا دیا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

جو بھی ملا کریمﷻ سے، بارگہِ رحیمﷻ سے!

آپؐ کے ہاتھ سے مِلا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

فیض رسانِ بے کساں، عُقدہ کشائے مجُرماں

کون ہے آپؐ کے سوا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود

آپؐ کی ذات سے عزیز، ہم کو نہیں ہے کوئی چیز

آپؐ پہ مال و جاں فدا، آپؐ پہ اَن گنت دُرُود



مدحِ چار یارِ نبی ﷺ

بوبکر میں ہے شانِ صداقت رسولؐ کی
اور عمر میں دیکھو عدالت رسولؐ کی
عثمانِ ذی حیا میں مروّت رسولؐ کی
مرتضیٰ میں زُہد و قناعت رسولؐ کی
چاروں ہیں مستنیر رسالت کے نُور سے
چاروں کے حق میں حق ہے خلافت رسولؐ کی

بحضور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ اقبال

من شبے صدیق را دیدم بخواب　　گُل زخاکِ راہ او چیدم بخواب

ایک رات میں نے ابوبکر صدیقؓ کو خواب میں دیکھا اور آپ کی خاکِ راہ سے پھول چُنے

آں اَمَنَّ النَّاس بر مولائے ما (۱)　　آں کلیمِ اوّلِ سینائے ما

وہ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سب سے زیادہ حاضر رہنے والے اور آپ کی ذاتِ مبارک پر بے دریغ خرچ کرنے والے جو ہمارے طورِ سینا کا کلیم ہیں۔

ہمتِ او کشتِ ملت را چو ابر　　ثانیِ اسلام و غار و بدر و قبر

آپ کی ہمت ہماری ملت کے کھیت کے لیے ابرِ بہار کی مانند ہیں آپ ثانی اسلام ہیں اور آنحضرت کے غار اور قبر کے رفیق ہیں۔

گفتمش اے خاصۂ خاصانِ عشق　　عشقِ تو سرِ مطلعِ دیوانِ عشق

میں نے آپ سے عرض کیا کہ اے خاصۂ خاصانِ عشق، آپ کا عشق دیوانِ عشق کا مطلع ہے۔

پختہ از دستت اساسِ کارِ ما　　چارۂ فرمائے آزارِ ما

آپ کے ہاتھوں سے ہماری ملت کی بنیاد استوار ہوئی اور آپ ہماری تکالیف کے چارہ فرما ہیں۔

گفت تا کے در ہوس گردی اسیر　　آب و تاب از سورۂ اخلاص گیر

آپ نے فرمایا کہ تم کب تک ہوس کے پنجۂ زبوں میں گرفتار رہو گے۔ تم سورہ اخلاص سے آب و تاب حاصل کرو۔

(۱) اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ رضؓ (حدیث)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری صحبت میں سب سے زیادہ وقت صرف کرنے والے اور میری رضامندی و خوشنودی میں اپنا مال بے دریغ خرچ کرنے والے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ہر سو بہار حُسن و جمال محمد ﷺ است
تکمیلِ دین حق و کمالِ محمد ﷺ است

صدیق رضی اللہ عنہ عکس صدق مقال محمد ﷺ است
فاروق رضی اللہ عنہ تیغ جاہ و جلال محمد ﷺ است

سر چشمہ وفا ، تب و تابِ رُخِ حیا
عثمان رضی اللہ عنہ امینِ جُود و نوال محمد ﷺ است

قُطب نجات عارف ذات افضل ہُدات
حیدر رضی اللہ عنہ بہار گلشنِ آلِ محمد ﷺ است

نفس بسیط ، پیکر عصمت ، روانِ صرف
زہرا رضی اللہ عنہا ، فروغِ بزم جمال محمد ﷺ است

ابرِ کرم، امامِ امم ، احسنُ الشِیَم
حُسنِ رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ، شبیہ و مثالِ محمد ﷺ است

جاں دادۂ رضائے خدا ، تشنہ لب حسینؓ
روز جزا قسیم زُلالِ محمد ﷺ است

لب تشنگی و بیکسی و شکر ایزدی
بنگرا چہ استقامت آل محمد ﷺ است

ابوذرؓ ابوہریرہؓ ، انسؓ خالدؓ و اویسؓ
سرمست ہر یکے بہ خیال محمد ﷺ است

میزان عدل ، خطِ بقا، نقطہ وجود
غوث الوریٰؓ امین خصال محمد ﷺ است

تطہیر شاں ز آیہ تطہیر آشکار
قرآں گواہ عفت آل محمد ﷺ است

یارب کرم بہ حال نصیر حزیں کہ او
ادنیٰ گدائے کوچہ آل محمد ﷺ است

سید نصیر الدین نصیرؔ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

دُعا

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مُشکلکشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بُھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
انکے پیارے منہ کی صُبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ محشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
ان تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مِری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُلصراط
آفتابِ ہاشمی نُورُ الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے اٰمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضؔا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دَولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حرفِ آخر!

جائیں گے بکھر مصحفِ جاں کے اوراق
کچھ قدر و بہا، نہ رکھینگے آفاق

ہے نقدِ ثنا خوانیِ خواجہؐ لیکن
رہ جائیگی جو ماعِندَ اللہِ باقٍ



پارہ ۱۴ - سورۃ النحل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمَ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
☆	باعث تسکینِ دل و جان صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوہ
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

چیف آرگنائزر بزم عشاق
حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

کی جانب سے

عاشقوں صادقوں کے لئے

عظیم تحائف

- اسمائے محبوب ﷺ
- در محبوب ﷺ
- عکس حسن محبوب ﷺ
- ادائے محبوب ﷺ
- حیات محبوب ﷺ
- کمالات محبوب ﷺ
- آداب محبوب ﷺ
- سیرت محبوب ﷺ
- کلام محبوب ﷺ
- فرمان محبوب ﷺ
- اخلاق محبوب ﷺ
- معجزات محبوب ﷺ
- محبوب کائنات ﷺ
- بزم محبوب ﷺ
- یاد محبوب ﷺ
- پیغام محبوب ﷺ
- گیسوئے محبوب ﷺ
- محبؒ اور محبوب ﷺ
- حقیقت عشق
- عشق اور اہل عشق
- حقیقت انساں
- ذوق زماں
- خیال زماں
- عقل اور عشق